سلسلہ جدیدہ

فصیح ناول سیریز

نمبر ۶

کونٹ آف مانٹی کرسٹو

یا

موتیوں کا جزیرہ

مترجمہ

منشی غلام قادر صاحب فصیح

جلد اول

میاں فیض علی ایڈیٹر سیکرٹری و پراپرائٹر تاریخ اسلام و فصیح ناول سیریز نے لاہور سے شائع کیا۔

جنوری ۱۹۲۳ء

حیرت انگیز اور عبرت خیز ناول

موسوم بہ

کونٹ آف مانٹی کرسٹو

یا

موتیوں کا جزیرہ

مشہور و معروف اہل زبان فرانس اور جادو نگار ناولسٹ

سر الکزنڈر ڈیوس

پہلا باب

مارسیلز میں ایک جہاز کی آمد

۲۸ فروری سنہ ۱۸۱۰ء کو مارسیلز میں خبر مشہور ہوئی کہ جہاز فیرعون جو نیپلز اور دیگر مقامات کے سفر سے واپس آ رہا ہے بندرگاہ میں داخل ہوا چاہتا ہے۔ جیسا کہ حسب معمول ایک ملاح فوراً جہاز کی طرف روانہ ہوا اور قلعہ الیف کے قریب ہو کر وہ سیدھا جہاز کے برج پر گیا اور دیکھا بندرگاہ کے پلیٹ فارم پر بہت سے دیکھنے والوں کا ایک ہجوم ہو گیا مارسیلز میں جب کوئی جہاز بندرگاہ میں آتا ہے تو وہاں شادی روز ہوتی

باقی تھی اور اس جہاز کی آمد پر تو
زیادہ رونق ہونے کی خاص وجہ یہ
تھی کہ یہ جہاز مارسیلز میں ہی بنایا گیا
تھا اور اب تک مارسیلز کے ہی باشندے
اُسکے مالک تھے۔ جہاز چلا آتا تھا جاکر
کے پاس سے جو کوہ آتش فشاں کی وجہ
سے سربہ فلک کلاسیاین اور جزیرہ جہراؤ
کے درمیان بنگئی ہے سلامت نکل
آیا یا مدنک کو طے کرلیا تھا اور
بندرگاہ میں اُس حالت میں کہ بادبان
لگے ہوئے تھے نزدیک آیا جاتا تھا
لیکن اُس کی رفتار اس قدر آہستہ
تھی کہ بلاتوں نے جب شبہہ آملے
لگتی ہے تو اُسکا اظہار ملا وقتاً
دل میں پیلے آتا ہے ایک دوسرے
سے پوچھا جہاز میں کیا حادثہ واقع
ہوا ہے؟ اگر چہ لوگ جہاز رانی میں
تجربہ کار تھے انہوں نے یہ بات صاف
صاف معلوم کرلی کہ اگر کوئی حادثہ
ظہور میں ہوا ہے تو اس کا صدمہ
جہاز کو تو نہیں پہونچا کیونکہ وہ تو
آرام سے چلا آتا تھا لنگر گرایا جانے
کے لئے تیار تھا اور رسّے کھلے تھے
ملاح جو پاس تیار کھڑے تھے لنگر کے پاس
سے جہاز کی طرف گیا تھا جہاز پہونچ
گیا اُسکے پاس ہی ایک اور نوجوان
کھڑا تھا جو بڑی چالاکی سے اور تیز

نظر کے ساتھ جہاز کی ایک ایک حرکت
دیکھ رہا تھا۔ اور ساتھ ہی ملاح کی ہر
ایک بات بہ آواز بلند دہراتا
تھا جو سنتا تھا اس خوف سے کی جلدی
نہ ہو جہاز سا کہیں بھی اس کی
جہاز میں سے ایک ایسا اندکیا
دراس نے بندرگاہ میں جہاز کے آنیکا
انتظار کیا اور ایک چھوٹی سی کشتی
میں سوار ہوکر جہاز کے پاس جانا چاہا
اور جب جہاز خلیج سے گذرا تو اس
کے پاس جا پہونچا جب اُس نوجوان
آدمی نے جو جہاز پر تھا۔ اُس شخص کو
آتے دیکھا۔ تو دہ ٹوپی ہاتھ میں لئے
عرشہ جہاز کے کنارے سے آیا جو
کشتی والا آدمی۔ ڈینٹاز!
تم ہو کیا حال ہے تم آئے مگر ایسے
کیوں نظر آتے ہو؟
ڈینٹاز۔ ایم مارل! ایک بڑی مصیبت
نازل ہوئی ہے خاصکر سے تو اتنہ
رنج ہوا۔ ہمارا بہادر کپتان ہم سے
جدا ہوگیا!
مالک۔ (جلدی سے) اور بار جہاز!
ڈینٹاز۔ ایم مارل! وہ سب صحیح
و سالم ہے۔ جیسا خیال کرتا ہوں
اب ایسی بات سے خوش ہونگے
لیکن ہمارا کپتان؟
مالک۔ (غمگین صورت بناکر) اُسے

ایسا ہوا اس لائق کہاں تھا کہ آن
پہنچا!

ڈنبار۔ وہ مر گیا !!

مالک۔ کیا سمندر میں گر گیا؟

ڈنبار۔ نہیں صاحب! اسے تو تختہ پر چڑھا
ہوا دیکھا تھا اس نے وفادار آدمی
[illegible] کی طرف متوجہ ہو کر
اس نے کہا [illegible]
[illegible] ہوشیار ہو جاؤ
[illegible]
میں [illegible] ملاح تھے
[illegible] کام میں لگ گئے [illegible]
تو اس نے دیکھا کہ اس کے حکم کی
[illegible] - تو پھر وہ
مالک کی طرف متوجہ ہوا -

مالک (پھر سوال کرتے ہوئے) کہ
[illegible] آئی ؟

ڈنبار۔ [illegible] صاحب اس کا
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] اور
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کی
[illegible] آہستہ [illegible]

میں غرق کر دیا تھا ہم اس کی ہوا کے
لئے اس کی تلوار اور ترکش لے آئے
ہیں (اور انھوں آدمی نے زہر خند
ہنسی سے کہا) انگریزوں کے ساتھ
ویسے ہی لڑائی کرنا اور آخر دلی
آدمی کی طرح [illegible]
پایا قابل غور بات ہے۔

مالک۔ ایک مند ڈنبار [illegible]
ہو [illegible] - [illegible]
اپنی [illegible]
[illegible] - اگر یہ ہو - تو کچھ [illegible]
[illegible]
[illegible] کہ بار دیا۔

ڈنبار۔ وہ تو سب صحیح و سالم ہے
اگر آپ میری بات کو باور کریں تو
میں آپ کو یہ صلاح دیتا ہوں - کہ
اس سفر کا منافع [illegible]
ہے کوئی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ہو جاؤ"
اس حکم کی بہت جلد تعمیل ہوئی۔
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

بہت اچھا ہو آ رہا مد نظر آئے ڈینگلرس
اسی کوٹھری سے نکل کر آ رہا ہے وہ
نہیں سر ایک بات کی ضرور دینگا میں
جہاز کا لنگر ڈلواتا ہوں۔ اور اُس کی
ماتمی صورت بناتا ہوں" مالک نے
دوبارہ بلوائے جانے کا انتظار نہ کیا۔
ڈینٹس نے جو رسّا اُسکی طرف ڈالا
تھا۔ اُسنے اُس نے پکڑ لیا اور ملاحوں
کی سی پھرتی کر کے اُسے پکڑ کر جہاز پر
چڑھ آیا ڈینٹس اپنے کام کے لئے چلا
گیا۔ اور مالک کو اُس آدمی کے ساتھ
جسکا نام اُس نے ڈینگلرس بتلایا تھا۔
گفتگو کرنے کے لئے چھوڑ گیا۔ ڈینگلرس
تخمیناً ۲۶ برس کی عمر کا تھا اُسکا چہرہ
نہایت خوبصورت تھا اپنے آقا کا
فرمانبردار تھا۔ اور ماتحتوں سے
سختی سے پیش آتا تھا۔ علاوہ اس کے
چونکہ جہاز کی تمام حساب وہی اُس کے
ذمہ تھی جس سے ہمیشہ ملاح نفرت
کرتے تھے۔ اس سے ملاح ایسے
ناخوش تھے جس قدر کہ ڈینٹس
کے ساتھ وہ خوش تھے۔

ڈینگلرس۔ ایم مارل جو آپنے
سُنا ہوگا۔ کہ ہم پر کیا آفت آئی؟
ایم مارل۔ ہاں ہاں۔ بیچارا کپتان
وہ بہادر اور دیانتدار آدمی تھا۔
ڈینگلرس۔ اور اوّل درجہ کا ملاح
آسمان اور سمندر کے درمیان بوڑھا
ہوا اور ایسا ہی انسان کے جس کا کام تھا
کا تھا

مالک ڈینٹس کی طرف دیکھتے ہوئے
جو لنگر ڈلوا رہا تھا۔ لیکن ڈینگلرس
مجھے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ملاح کو ایسا
بوڑھا ہونا ضرور نہیں جیسے کہ تم
خیال کرتے ہو کہ وہ ایسا کام سیکھ سکتا
ہوتا ہے ہمارا دوست ایڈمنڈ ڈ
ینٹس اسے خوب سمجھتا ہے۔ اور کسی کی
صلاح لینے کی ضرورت نہیں

ڈینگلرس (ایڈمنڈ کی طرف اُسی
نظر سے دیکھ کر جس سے حسد کی بو آتی
تھی) ہاں ہاں وہ نوجوان ہے
اور جوانی میں انسان اپنے اوپر بہت
اعتماد رکھتا ہے ابھی کپتان کی رُوح
نے اُس کے جسم سے پرواز بھی نہیں
کی تھی۔ کہ اُس نے کسی سے مشورہ لئے
بغیر کمان لے لی۔ اور راستے سے سیدھا مارسیلز
کو آنے کے اُس نے ہمارا ڈیڑھ دن
جزیرہ البا میں ضائع کر دیا۔
مارل۔ جہاز کی کمان لینا تو اُسکا
فرض تھا۔ کیونکہ وہ کپتان کا میٹ
تھا اگر جہاز کو مرمت کی کوئی احتیاج
نہیں تھی۔ تو اُس نے البا میں جو
ڈیڑھ دن لگایا تھا۔ تو غلطی کی
ڈینگلرس۔ ایم مارل جہاز تو آیا

مضبوط تھا جیسے آپ ہیں۔ یا میں ہوں۔
اس نے ڈیڑھ دن کنارے پر جانے کی
خوشی میں ضائع کر دیا۔ اور کوئی بات
نہ تھی

مالک۔ (نوجوان کی طرف مخاطب
ہو کر) ڈینٹیز ادھر آؤ۔

ڈینٹیز صاحب ذرا ٹھہریں۔ ابھی
آتا ہوں۔ دیکھیے ملاحوں کو بُلا کر اس
نے کہا "چھوڑ دو" فوراً لنگر چھوڑا
گیا۔ اور زنجیر کی آواز گھڑ گھڑ کرتی
ہوئی بندرگاہ کی شورا شوری میں پہنچی
ڈینٹیز ملاح کی موجودگی کے باوجود
اپنے کام پر ڈٹا رہا۔ یہاں تک کہ یہ کام
ہو لیا۔ اور پھر اس نے کہا "ستول
کو نیچا کرو۔ نشان کو اس کی جگہ میں رکھو
اور جھنڈی کو ترچھی کرو"

ڈینگلرس۔ دیکھیے میں نے کہا تھا
کہ وہ پہلے ہی اپنے تئیں کپتان خیال
کرتا ہے۔

مالک۔ اور حقیقت میں وہ کپتان
ہی ہے۔

ڈینگلرس۔ آپ کے اور آپ کے
شریک کے دستخط کے بغیر۔

مالک۔ اور ہم دستخط کیوں نہ کرینگے
بہ نسبت کہ وہ نوجوان ہے۔ لیکن
وہ مجھے پورا ملاح معلوم ہوتا ہے
اور تجربہ کار دکھائی دیتا ہے۔"

ڈینگلرس کے چہرے پر غم چھا گیا۔
ڈینٹیز (آ کر) جناب اولی معاف
جہاز کا اب لنگر ڈالا جا رہا ہے۔ اور
میں آپ کی خدمت میں ہوں۔ میں
خیال کرتا ہوں۔ آپ نے مجھے پکارا
تھا ڈینگلرس ایک دو قدم پیچھے ہٹ
گیا۔ اور مالک نے کہا جزیرہ البا
میں تم کیوں ٹھیرے۔

ڈینٹیز۔ صاحب مجھے معلوم نہیں۔
میں نے کپتان کی آخری ہدایت کو
سرانجام کرنا تھا جب وہ مرنے لگا
تو اس نے مجھے پیکٹ دی تھی اور
کہا تھا۔ کہ مارشل برٹرانڈ کو پہنچا دینا

مالک۔ تو اچھا۔ تم نے اس سے
ملاقات کی۔

ڈینٹیز۔ کس سے؟

مالک۔ مارشل سے!

ڈینٹیز۔ ہاں

مارل نے اپنے چاروں طرف دیکھا
اور پھر ڈینٹیز کو ایک طرف لے جا کر
اچانک اس سے پوچھا وہ کیسا ہے؟

ڈینٹیز۔ جب میں نے دیکھا تھا۔ تو چنگا
بھلا تھا۔

مارل۔ تو کیا تم نے اس سے ملاقات
کی"

جب میں وہاں تھا۔ تو وہ مارشل
کے کمرے میں داخل ہوا۔

اور تم نے اس سے گفتگو کی"
فنشابز (بہ ہم سے) صاحب اس نے
وہ مجھ سے بات کی تھی"
مارل - اس نے تم سے کیا کہا؟"
فنشابز - مجھ سے جہاز کی بابت سوال
کئے اور پوچھا - کہ کس وقت بارہ
سے تم روانہ ہوئے - کس راستہ سے
آئے - اور کیا مال لائے - میں تسلیم
کرتا ہوں - اگر جہاز میرا نہ ہوتا اور
اور میں اسکا مالک ہوتا - تو وہ اس سے
چھپا لیتا - لیکن میں نے اسے کہا - کہ میں
صرف ایک منشی ہوں - اور یہ جہاز
مارل اینڈ سن کے کارخانہ کا ہے
"آہ آہ" اس نے کہا "میں اچھی طرح
جانتا ہوں - مارل خاندان اباؤاجداد
سے مالکان جہاز ہوتے چلے آئے ہیں
اس خاندان میں سے ایک [illegible]
ساتھ [illegible] نوکر تھا - جب میں
وہاں [illegible] تھا"
حالات [illegible]
ٹھیک ہے وہ میرا جہاز [illegible]
کیسا ہو گیا
فنشابز - [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

"آہ آہ - یہ بڑا ہم نے بہت اچھا
کیا کہ جہاز کی بابت کو [illegible]
اور [illegible] البا [illegible] گو اگر [illegible]
کو معلوم ہوتا ہے کہ تم ایک بیان
مارسل کی طرف لے گئے ہو اور اس
[illegible] کی [illegible] تو اس سے
نہیں نکلنا ہوتے"
فنشابز - صاحب ایسی - مجھے شک ہے
[illegible] کیونکہ مجھ تو [illegible]
[illegible] تھا - کہ [illegible]
ہوں - اور اس نے تو کچھ اور
سوالات کئے - جو وہ ہر ایک راہ گیر
سے کیا کرتا ہے - لیکن مجھ [illegible]
[illegible] اور [illegible]
مشغول رہتے ہیں - اور وہ لوگ
اس مجمع کی طرف گیا - جب وہ چلا
گیا تو [illegible] نے [illegible] کہا"
[illegible]
[illegible]
بیان کیا ہے -
حالات - [illegible]
مشغول"
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کپتان نے اس التوا کے لئے اسے حکم
دیا تھا
ڈینگلرس کیا ڈینٹیز نے تمہیں اُس کا
خط نہیں دیا
مالک مجھے؟ نہیں۔ کیا کوئی تھا؟
ڈینگلرس۔ میں تصور کرتا ہوں
کہ علاوہ پیکٹ کے اُس نے ایک خط
بھی اُسے دیا تھا۔"
مالک تم کس پیکٹ کا ذکر کرتے ہو؟
ڈینگلرس۔ جو اُس نے ایلبا میں پہنچایا
مالک تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ
کہ وہ ایلبا میں پیکٹ چھوڑنے گیا تھا
(اس پر ڈینگلرس بہت سرخ ہوا)
میں کپتان کے کمرے کے پاس سے
گزر رہا تھا۔ جو کشادہ تھا۔ اور میں
نے دیکھا تھا۔ کہ اُس نے ایک پیکٹ
اور خط ڈینٹیز کو دیا ہے۔
مالک۔ اُس نے کسی خط کا میرے
پاس ذکر نہیں کیا۔ لیکن اگر ہوگا تو
دے دیگا۔"
ڈینگلرس کچھ دیر تک سوچتا رہا
اور پھر اُس نے کہا ایم مارل میں
آپ سے التماس کرتا ہوں کہ اس
بارے میں ڈینٹیز کو کچھ نہ کہنا ممکن
ہے کہ مجھ سے غلطی ہوئی ہو۔
اس وقت نوجوان ڈینٹیز واپس آیا۔
اور ڈینگلرس پہلے کی طرح چپکے

ہٹ گیا
مالک "مسٹر ڈینٹیز کیا اب
تم آزاد ہو؟"
ڈینٹیز ہاں صاحب
مالک تمہیں بہت دیر تک مصروف
رہنا نہیں پڑا۔"
ڈینٹیز نہیں۔ میں نے محصول کے
افسر کو اپنے جہاز کے مال کی فہرست
کی نقل دیدی۔ اور باقی کا خزانہ
اس افسر کے حوالے کر دیا ہے۔ جو ملاح
کے ساتھ آیا تھا۔
مالک۔ تو پھر تمہیں یہاں کوئی
کام نہیں۔
ڈینٹیز۔ نہیں اب سب کچھ ہو لیا۔
مالک تو پھر کیا تم میرے ہاں
آکر شام کا کھانا کھا سکتے ہو؟"
ڈینٹیز۔ مجھے مہربانی کر کے معذور
سمجھیں مجھ پر واجب ہے کہ اول
جاکر اپنے والد سے ملاقات کر لوں۔
کہ آپ کی عنایت کا بہ دل سے شکریہ
ادا کرتا ہوں
مالک بیشک یہ بہت ٹھیک ہے۔
میں جانتا ہوں تم نیک فرزند ہو۔
ڈینٹیز تو (الیس ویلی سے) کیا
آپ جانتے ہیں۔ میرا والد کیسا ہے
مالک۔ میرے خیال میں
جانتا ہوں۔ وہ اچھا ہے مگر مجھے

اُسے دیکھے دیر ہوئی ہے۔"
ڈنٹیز۔ ہاں اُسے ایسا ہے۔ کہ اپنے
چھوٹے کمرے میں ہی بند پڑا رہے۔
مالک۔ تو اس سے ثابت ہوتا
ہے۔ کہ تمہاری عدم حاضری میں اُسے
کسی بات کی احتیاج نہیں تھی۔
ڈنٹیز (مسکراکر) صاحب میرا باپ
مغرور ہے اگر اس کے پاس کچھ
نہ ہوتا۔ تو بخدا کے اگر وہ کسی سے
کچھ مانگتا۔ تو مجھے باور نہ آتا۔
مالک۔ تو خیر۔ جب تم ملاقات
سے فارغ ہو گئے۔ تو پھر ملیں گے
ڈنٹیز۔ ایم مارل! میں پھر التماس
کرتا ہوں۔ کہ مجھے معذور سمجھیں۔
اس کے بعد مجھے ایک اور ملاقات
کرنی ہے۔"
مالک۔ ڈنٹیز! ٹھیک میں بھول
گیا۔ کیونکہ فنلونیہ میں پیاری
مرسیڈیز تمہارے باپ سے بھی
زیادہ بے صبری سے تم سے ملنا چاہتی
ہے۔"
ڈنٹیز۔ شرما گیا۔
مالک۔ آہ۔ آہ۔ اس سے مجھے
کچھ تعجب نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ میرے
پاس آکے تین دفعہ پوچھ چکی ہے۔
کہ فرعون (جہاز) کی کوئی خبر آئی
ہے۔ ایڈمنڈ تمہاری معشوقہ
بڑی خوبصورت سنا ہے۔
ڈنٹیز (خفگی سے) وہ میری
معشوقہ نہیں وہ مجھ سے منسوب ہے
مارل (ہنس کر) او وہی بات ہوئی۔
ڈنٹیز۔ صاحب ہم اسے ایک بات
نہیں سمجھتے۔"
مالک۔ خیر خیر۔ عزیز ایڈمنڈ
تم نے کام ایسی خوبی سے سرانجام
کیا ہے کہ جس قدر وقت تم چاہو
ہم تمہیں دے سکتے ہیں۔ تمہیں کچھ
روپیہ چاہیئے۔
ڈنٹیز۔ نہیں صاحب میں نے ابھی
تنخواہ لی ہے یعنی تین ماہ کی تنخواہ
مالک۔ اے شاباش تم بڑے محتاط ہو؟
ڈنٹیز۔ نہیں صاحب یوں کہیں۔
کہ میرا باپ غریب ہے۔
مالک۔ ہاں ہاں۔ میں جانتا ہوں
تم بہت نیک ہو۔ اپنے باپ کے
ملنے میں توقف نہ کرو (تکرار) ہاں
ہاں میں جانتا ہوں۔ تم بہت نیک
ہو۔ اپنے باپ سے ملنے کے لئے توقف
نہ کرو۔ میرا بھی ایک بیٹا ہے۔ اگر
اُسے کوئی تین ماہ کے سفر کے بعد
روکے تو مجھے واقعی ناگوار گذرے
ڈنٹیز۔ تو صاحب۔ پھر آپ کی طرف
سے اجازت ہے۔
مالک۔ ہاں اگر تمہیں مجھ سے کچھ اور

کیا ہوں ہے

ڈینائز: کچھ نہیں

مارتھا: کیا کپتان سے پتہ چلا [illegible]

تمہیں میرے لئے کوئی خط نہیں دیا تھا

ڈینائز: [illegible] وہ لکھ نہیں سکتا تھا اس

سے۔ پر وہ آیا کہ میں اس سے [illegible]

کی رضامندی کی اجازت مانگوں

مارتھا: شادی کرنے کے لئے

ڈینائز: ہاں پہلے شادی اور پھر میں

[illegible] لے گئے۔

مارتھا: بہت اچھا ڈینائز جتنا وقت

[illegible] تمہارا [illegible]

جہاز [illegible] آ رہے ہیں [illegible]

چونکہ [illegible] ماہ [illegible]

[illegible] ماہ کے بعد

واپس آ جاتا اور [illegible]

[illegible] کپتان کے بغیر سفر

نہیں کر سکتا"

ڈینائز: [illegible] آنکھیں [illegible] دل سے

[illegible] اور [illegible]

[illegible]

دل کی [illegible] خواہشات پر نظر ڈالی

ہے۔ کیا واقعی آپ کا ارادہ ہے کہ آپ

مجھے کپتان بنا دیں گے؟

مارتھا: اگر میں ہی مالک ہوتا تو [illegible]

وقت [illegible] کپتان بنا دیتا۔ اور [illegible]

کچھ [illegible] ہو جاتا مگر تم جانتے ہو میرا

ایک [illegible] اور [illegible] کی [illegible]

اور [illegible] شریک [illegible] نہیں ہوتا [illegible]

ہوتا [illegible]

ہے کیونکہ وہ [illegible] ایک [illegible]

[illegible] کر [illegible] گیا [illegible]

[illegible] ساتھ شادی کر لوں گا اور

[illegible] کوشش کروں گا۔

ڈینائز: [illegible] اور مالک کا [illegible]

[illegible]

[illegible] کے نام [illegible] آپ کا شکریہ ادا

کرتا ہوں"

مارتھا: [illegible]

[illegible]

آسمان [illegible] اور [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] میرے پاس آیا"

ڈینائز: [illegible] اور [illegible]

مارتھا: نہیں [illegible] اور کیا [illegible]

میں یہاں [illegible]

کے ساتھ [illegible] دیکھوں گا۔ کیا اس

[illegible] میں تم اس سے خوش رہو گے

ڈینائز: صاحب [illegible] سوال [illegible] آپ

کا یہ مطلب ہے کہ میرے ساتھ [illegible]

[illegible] یہ ہے کہ میری

اس کے ساتھ کبھی [illegible] ایک دن

ایک [illegible] معاملہ [illegible]

ہدایت کیا کہ خود وہ دستاویز کر دیجاوے میں
شہر کو چھوڑ کر لشکر اور تمہارے کو فیصلہ
کرے - مگر اس نے انکار کیا - ابھی وہ
راستہ ہی پر تھا اور یہیں غلطی پر تھا - واقعی
وہ خود بھی اس پر تقرر رکھتا ہے لیکن اگر
آپ کے سوال کا یہ مطلب ہے - کہ وہ
اپنا کام کیسے کرتا ہے - تو میں یاد سے کہہ
سکتا ہوں کہ اس نے نہایت عمدگی سے یہ کام کیا
جس طور سے کہ آپ نے ایسا کام لیا ہے
اسے ... اب ہوش میں ہو گئے

مالک - لیکن ڈنگلر اگر تم کپتان ہو جاؤ
تو کیا تم سب لوگوں کو دیکھکر خوش ہو گے
ڈنبار - کپتان ہوں یا نہ رہوں جتنا
بھروسہ مالک کا ہے وہی ہوں - تب ان کی
عزت کرنی واجب ہے -

مالک - ڈنگلر خوب - جیسا میں خیال
کرتا ہوں کہ تم نے شروع کیا ہے اسے
میں یہیں سمجھ لیا - جاؤ - میں دیکھتا
ہوں - تم کیسے صبر ہو رہے ہو -
ڈنبار - تو پھر اجازت ہے
مالک - میں نہیں کہتا ہوں - جاؤ
ڈنبار - کیا آپ کو کسی پر شک دیجاؤں -
مالک - بیشک -
ڈنبار - ایم تمام کا ایک دو اضح کہتا ہوں
اور اس کی عنایت کا شکریہ ادا
کرتا ہوں
مالک - مسٹر ... ایڈمنڈ

مجھے امید ہے - جلدی میں تم سے ملونگا
جاؤ خدا تمہیں برکت دے -
نوجوان ایڈمنڈ کشتی میں جا بیٹھا -
اور ملاحوں نے بھی اترنے کی آرزو کی
دو ملاح کشتی کھینے لگے - اور وہ سمندر کی
کسی ہوا دار جہازوں میں سے اس
بڑا بندر جو جہازوں کی دو دو قطاروں
کے درمیان ہے بندرگاہ کے کنارے کو جاتا
ہے روانہ ہوئی -

جہاز کا مالک ... کھڑا ہوا دیکھتا رہا یہاں
تک کہ وہ بندرگاہ میں پہونچ گیا وہ اس کو
اور بھیڑ میں غائب ہو گیا کیونکہ وہ بھیڑ
صبح کے سات بجے سے لیکر رات کے نو بجے
تک شہر کی تنگ گلیوں میں لگی رہتی ہے جس
پر یہاں کی فوقان اس قدر مشہور ہیں - کہ
تمام شہر کے ... کہتے ہیں اگر پیرس
میں لاکینسا بیری ہوتا تو پیرس بھی
ثانی مارسیلز ہوتا - مسٹر مالک نے ڈنگلر
کو اپنے پیچھے دیکھا - جو ظاہراً احکام کی
تعمیل میں لگا ہوا تھا مگر حقیقتاً اس
نوجوان ملاح کو دیکھ رہا تھا صرف فرق
تھا تو یہ تھا - کہ وہ دونوں آدمی مختلف
نظروں سے ایڈمنڈ ڈینٹیز کی حرکات
کو دیکھ رہے تھے -

دوسرا باب

باپ اور بیٹا

ہم ڈومبی کو اُسی شہر میں چلتے ہوئے اور جہاز کے مالک سے ملتے ہوئے [illegible] یہاں چھوڑتے ہیں۔ اور فلورنس کا حال لکھتے ہیں جس نے کشتی سے اُتر کر اپنے گھر کی راہ لی اور تھوڑی دیر میں ایک جگہ سے گھر میں داخل ہو کر ایک تاریک زینہ سے چڑھتی ہوئی منزل پر پہنچ گئی۔

اُسکے ہاتھ میں [illegible] اور دوسرے سے اُس نے [illegible] ہوئے دل کو تھاما ہوا تھا۔ اور ایک نیم کشادہ دروازے کے آگے جا کر کھڑا ہوا جس سے اُس جگہ [illegible] کمرے کا تمام اندرونی حصہ معلوم ہوتا تھا۔ اس کمرے میں فلورنس کا باپ بیٹھا ہوا تھا [illegible] کی آمد کی خبر ابھی اُس نے نہیں سنی تھی۔ وہ کرسی پر بیٹھا ہوا [illegible] تھا۔ کہ [illegible] اُس کے دوش پر ہاتھ رکھا۔ اور نہایت شیریں آواز سے کہا۔ "بابا پیارے بابا"

اُس لڑکے کے منہ سے چیخ نکل گئی۔ اور وہ منہ پھیر کر اپنے بیٹے سے چمٹ گیا۔ اُسکے چہرے پر زردی چھا گئی اور [illegible] کا سے لگایا۔"

بیٹا (گھبرا کر) ابا جان۔ خیر تو ہے کیا [illegible]"

باپ [illegible]

بیٹا نہیں ابا جان [illegible] ہیں آگے [illegible] خوش ہو سکتے ہو

باپ۔ ہاں ہاں [illegible] بیٹا ہم خوش ہوں گے ہم خوش ہونگے لیکن ہم کیسے خوش ہونگے کیا تم [illegible] چھوڑ کے تو [illegible] آؤ مجھے بتاؤ تمہارا حال کیسا رہا۔"

بیٹا [illegible] سے میں خوش ہوں لیکن [illegible] کوئی [illegible] ہو لیا۔ اور مجھے اس سے کوئی افسوس بھی نہیں۔ ابا جان ہمارا کپتان [illegible] اور [illegible] کہ [illegible] سے مجھے اُسکی [illegible] ابا جان۔ آپ [illegible]

(سکتہ) مجھے تنخواہ ملیگی اور منافع کا حصہ بھی
علیحدہ رہیگا۔ کیا میرے جیسے غریب ملازم
کے لئے یہ ایک نعمت غیر مترقبہ نہیں ہے؟"
باپ۔ ہاں میرے بچے۔ تمہاری اُمید
سے بڑھ کر"
بیٹا۔ جب مجھے پہلی تنخواہ ملیگی۔ تو میرا ارادہ
ہے کہ آپ کو ایک مختصر سا گھر لے دوں
جس میں باغ ہو۔ تاکہ جو کچھ تم چاہو اُس
میں تم بوؤ۔ لیکن اباجان آپکا کیا حال
ہے۔ کیا آپ اچھے نہیں ہو
باپ۔ کچھ نہیں۔ کچھ نہیں ابھی یہ حالت
رفع ہو جائیگی۔" اور جب وہ یہ کہہ رہا
تھا۔ بیہوش ہو گیا۔ اور پیچھے گر گیا"
بیٹا۔ ٹھیریں۔ ٹھیریں شراب کا ایک
قطرہ لیویں۔ آپ اپنی شراب کہاں
رکھا کرتے ہیں۔ اس سے آپکو طاقت
ہو گی"
باپ نہیں۔ نہیں۔ میں تمہارا شکریہ
ادا کرتا ہوں۔ آپ سے و بیٹے کی تکلیف نہ
اٹھاؤ۔ مجھے نہیں چاہئے۔
بیٹا۔ ہاں ہاں۔ اباجان مجھے بتائیں
کہاں ہے" اور اُس نے دونوں جگہیں
کھولکر دیکھیں۔)
باپ۔ کچھ فائدہ نہیں ہے۔ شراب ہے
نہیں"
بیٹا کیا شراب ہے ہی نہیں" اور اُسکا
چہرہ زرد ہو گیا اور اپنے باپ کے منہ

کی طرف دیکھنے لگا "کیا ذرا شراب نہیں
اباجان۔ آپ کو روپیہ کی ضرورت تھی؟
باپ۔ جب سے تم نظر آئے ہو۔ مجھے
کسی چیز کی ضرورت نہیں"
بیٹا۔ اپنی بینائی سے مستفید ہو چکے) ابھی تین
ماہ گذرے ہیں۔ اب آپ کو دو سو فرانک
دیکر روانہ ہوا تھا"
باپ ہاں ایک ماہ تم درست کہتے
ہو۔ مگر کیا تمہیں یاد نہیں۔ کہ مجھے ہمسائے
کیڈروس کا کچھ قرضہ دینا تھا۔ وہ
بار بار مجھ سے تقاضا کر رہا۔ اور کہتا
رہا کہ اگر میں اُسے نہ دونگا۔ تو ایم مارل
سے لے لیگا میں نے سمجھا کہ وہ تمہیں
کوئی نقصان نہ پہنچا دے
بیٹا تو پھر؟"
باپ میں نے اُسے دیدیا"
بیٹا۔ دو سو۔ مگر کیڈروس کے
میں نے ایک سو چالیس فرانک دینے تھے
باپ۔ (ہکلائی زبان سے) "ہاں"
بیٹا" اور تم نے دو سو فرانک میں سے
جو میں تمہیں دے گیا تھا۔ اس کا تمام
بیان کر دیا۔
پھر مردے نے جواب اثبات میں دیا۔
بیٹا۔ تو تین ماہ تم ساٹھ فرانک پر گذارہ
کرتے رہے۔
باپ تم جانتے ہی ہو مجھے چنداں
ضرورت نہیں ہوتی"

بیٹا (گھٹنوں کے بل اسکے سامنے جھک کر) خدایا! تو مجھے دعا عطا کر"

باپ۔ تم کیا کر رہے ہو؟"

بیٹا۔ آپ نے میرا دل ٹکڑے ٹکڑے کر دیا!

باپ۔ کچھ سمجھا نہیں۔ کیونکہ اب میں گھر میں دیکھتا ہوں تو سب کچھ فراموش ہو گیا ہے"

بیٹا۔ ہاں اب میں آپ کے پاس ہوں میرے پاس کچھ روپیہ ہے اور زیادہ کی امید ہے"

ابا جان آپ بولیں اور کسی کو جلدی کچھ سمجھ لینے کے لئے کہیں" اور اس نے اپنی جیب کو خالی کیا جو کچھ تھا میز پر رکھ دیا کچھ سونے کے سکے [illegible] اور سرکاری [illegible]۔ اور اسکا چہرہ درخشاں ہوا۔

باپ۔ یہ سب کچھ کس کا ہے؟"

بیٹا۔ میرا، تمہارا، ہمارا! اسے لیں جو کچھ چاہو خریدیں خوش ہوں اور [illegible] پاس اور روپیہ ہو جائیگا!"

باپ۔ (مشکل سے) میں تمہارا روپیہ لیتا ہوں اور کفایت شعاری سے استعمال کروں گا"

اگر لوگوں نے تمہیں اس حال میں [illegible] دیکھا۔ تو وہ کہیں گے۔ ہاں تمہارے [illegible] واپس آئے ہیں [illegible] لئے خرید [illegible] ہوا ہوں

بیٹا۔ جیسے آپ چاہیں کریں لیکن ابا جان میں التماس کرتا ہوں آپ ایک نوکر رکھ لیں میں نہیں چاہتا [illegible] کہ آپ اکیلا رہیں [illegible] میرے پاس کچھ [illegible] کافی اور کچھ تمباکو ہے۔ [illegible] آپ نے نکال لے لیا۔ لیکن [illegible] کوئی آ رہا ہے"

باپ۔ "یہ کینٹ دوس ہوگا۔ تمہاری آمد کی خبر سنکر تمہیں مبارکباد دینے کے لئے آیا ہے۔"

بیٹا۔ آہ۔ جیسے منہ میں کچھ اور دل میں کچھ ہے لیکن کچھ مضائقہ نہیں وہ ہمارا ہمسایہ ہے وہ وقت پڑے ہمارے کام آتا تھا۔ سو اسکا آنا مبارک ہے

[illegible] ایک شخص لے آ [illegible] کمنڈ دوس [illegible] ہوا۔ اور پچیس چھبیس برس کا جوان تھا۔ دری کا کام کیا کرتا تھا۔ اور کوٹ سینے کے لئے ایک ٹکڑا اس کے ہاتھ میں پکڑا ہوا تھا۔

کمنڈ دوس۔ (زور سے اور ایسے طور سے کہ اسکے دانت دکھائی دینے لگے) کیا تم ہو واپس آگئے۔

ونٹنز (دیکھنا) امیر خاں کو خوش خلقی سے [illegible] ہاں بھائی کمنڈ دوس تم دیکھتے ہی ہو جیسا آپ چاہیں گے آپ کے حکم کا تابعدار ہوں

کینڈ اڈریس "میں آپ کا شکریہ ادا کرتا
ہوں مگر خدا کا شکر ہے مجھے کسی شے کی
احتیاج نہیں کبھی کسی کو امداد ہی کی
لوہار داستان مجھ سے پوری کر لیتے ہیں۔
میں تمہاری طرف اشارہ نہیں کرتا ہوں
نہیں بلکہ تمہیں وعدہ دیا تھا کہ
ادا کر رہا ہے۔ یہی سب ہمسائیوں کا
کام ہے۔ اور اسکو ٹھیک لیا ہے۔ مسٹر
ڈینٹل ہم پر احسان کرتے ہیں ہم
ان کے بہت احسان مند ہیں اگر آپ
یا رہا ہیں تحفہ دینے کو رد نہیں
تو ہمارے پاس انکی شکر گزاری کے لئے
شکر گزاری کا بہانہ تو ہے"
کینڈ اڈریس احسانات کے بیان کرنے
کا کیا فائدہ جو ہوا سو ہوا۔ ابھی تو آپ
کی دوستی کی باتیں کرو۔ میں صدر ہے ایک
نہال گنج سے کا مقابلہ کرنے کے لئے گیا
تھا۔ وہاں۔ مجھے ڈینٹل صاحب ملا تھا۔
میں نے اسے کہا "کیا تم ہارسلے میں ہو"
اس نے کہا۔ ہاں"
میں نے سوال کیا۔ تم سمرانا میں تھے"
اس نے کہا۔ ہاں۔ لیکن اب واپس
آگیا ہوں"
میں نے پوچھا اور وہ عزیز لڑکا کہاں
ہے۔ ہمارا چھوٹا ایڈمنڈ" تو اس نے
جواب دیا "کنوئیں میں اپنے باپ کے
پاس اسوقت ہوگا" اس پر میں تم

سے ملاقات کرنے کی خوشی میں چلا آیا"
باپ۔ یاک کینڈ اڈریس کو ہم سب بہت
عزیز ہے۔
مسٹر ڈینٹل یقینا۔ ہم تم سے محبت
رکھتے ہیں اور تمہاری عزت کرتا ہوں کیونکہ
نیک آدمی دنیا میں بہت کمیاب ہیں مگر
معلوم ہوتا ہے تم خوب دولت کما لائے
ہو" اور اس نے سر کے اوپر مٹھی بھر
سونا اور چاندی پڑا ہوا دیکھ کر یہ بات
کہی تھی۔
دونوں نے اپنے ہمسائے کی طرف نظر
کی۔ اس کا ساہوکار دل سے چمک رہی
تھی دیکھا۔ اور پھر اس نے بے اختیاری سے
کہا "آہ یہ روپیہ میرا نہیں ہے میرا
باپ کے آگیا" یہ خوف وحشت کا اظہار
کر رہا تھا کہ میری قیمت میں آسمان
حضرت کا نہیں۔ اور مجھے یقین دلا
کے لئے اس نے اسی جیب کو میز پر خالی
کر دیا" اور پھر اس نے کہا "ابا جان۔
آئیے۔ اور اس روپیہ کو صندوق میں
ڈال لیں" اگر کینڈ اڈریس کو اسکی
ضرورت ہو۔ تو وہ لے سکتا ہے"
کینڈ اڈریس۔ نہیں مجھے کچھ ضرورت
نہیں"
میں تمہارا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اپنا روپیہ
اپنے پاس رکھیں۔ ہر ایک کی اپنی ضرورتیں
کیا کچھ کم ہوتی ہے۔ مگر ... اسکے ...

تمہارا اس قدر شکر گزار ہوں کہ میں نے
تمہارا روپیہ بہت لیا
ڈنبار۔ میں نے رات میں تمہیں کہا تھا
کیونکہ میں پیکس میں جاتا ہوں ایم مارل
تم پر بہت مہربان ہے"
ڈنبار۔ ایم مارل مجھ پر بہت مہربان رہا
ہے"
ومازی۔ تو پھر تم نے اسکے ہاں کھانا
کھانے سے کیوں انکار کیا۔ کیا نہیں آ رہے
مدعو کیا تھا"
ڈنبار۔ اسنے بات کے جواب سے مسکرا کر
ہاں آنا تھا۔
وامبا۔ اور تم نے کیا منہ سے کیوں انکار
کیا؟"
ڈنبار۔ تاکہ آپ سے جلدی ملاقات
کروں۔ جب تم سے ملنے کے لیے بڑا
مضطرب ہو رہا ہوں۔
کیٹ ڈوس۔ مگر اس سے ایم مارل
ناراض ہوا ہوگا۔ اور جسے انہیں کہ ہاں
ملنے کی امید ہے تو اس سے آپ سے
تکلیف ہوگی۔
ڈنبار۔ لیکن جب میں نے اپنے انکار کی وجہ
اسکے پاس بیان کی اور میں امید رکھتا
ہوں۔ اس نے ٹھیک ہی اسے سمجھ لیا"
ومازی۔ ہاں مگر کپتان ملنے کے لیے
آدمی کو ذرا خوشامد بھی کرنی چاہیے"
ڈنبار۔ مگر مجھے اسکے بغیر کپتان ملنے کی
امید ہے"
ومازی۔ تو پھر تو وہ ٹھیک ہے۔ میرا بھروسہ
ہے۔ اس سے تمہارے کام خود بخود
بہت درست ہو گئے۔ اور میں جانتا ہوں
کہ وہ مسٹر لنکاسی کے ملنے کے
لیے بھی بہت خوش ہوگی۔
باپ کیا فرماتے ہیں۔
ڈنبار۔ ہاں عزیز باپ۔ اب آپ سے
میں اجازت مانگتا ہوں۔ کیونکہ اب
تم سے میں نے مل لیا ہے۔ اور دیکھ لیا
ہے۔ کہ تم اچھے ہو۔ اور جس چیز کی مجھے
ضرورت ہے۔ وہ تمہارے پاس سے
اس لیے میں آپ کی رضا کا طالب ہوں
کہ جاکر کیٹلوٹیا میں اسے دیکھ آؤں
وامبا۔ بیٹا جاؤ۔ خدا کرے۔ کہ تمہیں
اسی دل سے وہ وفا اور سکھ حاصل
ہو جیسے کہ تم نے میرے ساتھ بیٹا ہونے
کا حق ادا کیا ہے
کیٹ ڈوس۔ اسکی بیوی۔ آپ ابھی
جلدی کیوں کہتے ہو۔ ابھی وہ اس کی
جوڑو نہیں۔
ایڈمنڈ۔ نہیں مگر غالباً جلدی
اس سے شادی ہوگی۔
کیٹ ڈوس۔ ہاں ہاں لیکن
حتی الامکان جلدی کرکے اسکی طرف
جانے میں تم راستی پہ ہو۔
ڈنبار۔ کیوں"؟

دہ لاڈی کیونکہ میں اسکا خوش
صورت لڑکی ہے خوبصورت لڑکی ول
کے کئی چاہنے والے ہوتے ہیں اسکے
دو عاشق ہیں"

ایڈمنڈ - داپنے قسم ہے کہ تمہیں
اضطراب نہیں تھا کیا واقعی؟

کیپٹ دوس - ہاں کئی ایک درخواستیں
ہو چکی ہیں - لیکن تم جانتے ہو -
اب ہم کپتان ہو گئے - اور وہ ہم سے کیسا
انکار کریگی

ڈینگلرز - قسم ہے) تو اسکے یہ معنی ہوئے
کہ اگر میں کپتان نہ ہوا تو

کیپٹ دوس - ہاہا - آہ - آہ"

ملاح - بس بس مری! سنئے
عموماً عورتوں کی نسبت ہم سے زیادہ
درست ہے - اور مرسیڈیز کی نسبت
تو خاص کر - اور مجھے یقین ہے کہ خواہ
میں کپتان ہوں یا نہ ہوں مگر وہ
مجھ سے وفا کریگی -

کیپٹ دوس - تو خوب ہے - خوب
ہے دوست - جب کوئی شادی کرنیوالا
ہوتا ہے - تو اسکے جی میں کامل امید
ہوتی ہے - لیکن جاؤ - اور کہو کہ میں
آ گیا ہوں -

اور اپنی امیدیں اس کے آگے آشکار
کر دو"

ایڈمنڈ - ہاں میں جاؤں گا

(اور [illegible] پاس سے [illegible] کر
کیپٹ [illegible] کو سلام کر کے وہ گھر کے سمت
روانہ ہوا"

کیپٹ دوس - [illegible]
[illegible] ڈینگلرس
کو ملنے کے لئے نیچے اترا وہ گلی کے کونے
میں اسکا انتظار کر رہا تھا

ڈینگلرس - خوب - کیا تم اپنے باپ سے ملے؟"

کیپٹ دوس - میں ابھی اس کے پاس
سے آیا ہوں"

ڈینگلرس - کیا اس نے کپتان بنانے
کی امید کی طرف اشارہ کیا تھا؟

کیپٹ دوس - اس نے تو ایسے طور سے
کہا تھا کہ گویا - یہ فیصلہ ہو چکا ہے"

ڈینگلرس - بس مجھے معلوم ہوتا ہے
وہ بہت جلد ہی کرتا ہے"

کیپٹ دوس - کیوں - معلوم ہوتا ہے
ایم مارل نے آپ سے وعدہ کیا ہے"

ڈینگلرس - تو بس اس پر وہ پھولا
ہوا ہے"

کیپٹ دوس - نہیں تو - [illegible]
نظر آتا ہے" مجھے اس نے [illegible]
لے لئے کیا تھا - گویا کہ [illegible]"

ڈینگلرس - تم نے انکار کر دیا ہے؟"

کیپٹ دوس - کیوں نہ کرتا - مجھے شرم
آئی - کیونکہ [illegible] میں اس نے مجھے [illegible]
دیا - کہ [illegible] اسکے باپ [illegible]

لیکن اب اسے امداد کی کچھ ضرورت نہیں ہوگی۔ وہ کپتان ہونے والا ہے"

ڈینگلرس: "نہیں! وہ ابھی کپتان نہیں ہے"

کیڈروس: نہ ہو تو اچھا ہے پھر تو وہ بات نہیں کرے گا۔

ڈینگلرس۔ اگر ہم چاہیں تو جیسا کہ وہ ویسا ہی رہیگا۔ اور شاید اس سے اسکی حالت بدتر ہو جاویگی۔

ورنانڈ: "تمہارا کیا مطلب ہے"

ڈینگلرس۔ کچھ نہیں۔ میں تو یہی اپنے دل میں کچھ کہہ رہا تھا۔ کیا اس قتلونی سے ابھی تک اسکی راہ و رسم ہے"

ورنانڈ۔ کہتے بھی ہو۔ اور کچھ جدیا سے بھی ہو۔ لیکن مجھے یقین ہوتا ہے کہ کچھ دال میں کالا ہے"

ڈینگلرس: "اپنا مطلب اظہار کریں"

ورنانڈ: میں کیوں اظہار کروں؟"

ڈینگلرس: "شاید تم اسقدر ضرور ہو کہ تم خیال نہیں کرتے تم ڈینٹیز کو پسند نہیں کرتے ہو"

ورنانڈ: "میں تو نہیں کرتا"

ڈینگلرس۔ تو پھر وہ کچھ قتلونی لڑکی کی نسبت تمہیں معلوم ہے اسے بیان کرو"

ورنانڈ: "مجھے اتنا معلوم نہیں ہے۔ وہ میں نے ایسی باتیں دیکھی ہیں

جو مجھے یقین دلاتی ہیں۔ جیسے میں نے تمہیں بتایا۔ کہ ہمارا آئندہ کپتان ان حدود کے اندر کسی قدر تکلیف اٹھاویگا۔

ڈینگلرس۔ جو کچھ تم جانتے ہو آؤ بتاؤ۔

ورنانڈ: سنو جب کبھی مرسیلز شہر میں آتی رہی ہے اسکے ساتھ ایک دراز اکڑ کر چلنے والا سیاہ چشم جسکی رنگت سرخ اور چہرہ کھوراسا ہے اور صورت تند سی ہے۔ جسے وہ چچیرا بھائی کہتی ہے ہمراہ ہے"

ڈینگلرس۔ اور تم خیال کرتے ہو کہ یہ شخص اس سے محبت رکھتا ہے"

ورنانڈ: مجھے ایسا خیال ہے۔ اکیس برس کے آدمی کا سترہ سال لڑکی کے ساتھ چلنے کے کیا معنے"

ڈینگلرس: اور تم کہتے ہو ڈینٹیز کتلونی کے ہاں گیا ہے"

ڈینگلرس: "اگر تم [illegible] چاہیں ہم آگے کو [illegible] [illegible] ٹھہریں گے [illegible] اسطار [illegible] کچھ [illegible]"

کیڈروس: [illegible] تم [illegible]

ڈینگلرس: [illegible] کر [illegible]

[illegible] کیا [illegible]

[illegible]

[illegible]

ہوٹل والے نے ڈنشیبلڈ کو ابھی دس
منٹ بھی نہیں گذرے تھے۔ دیکھا تھا۔
جس نے انہیں یقین دلایا۔ کہ وہ ضرور یو
کیمان سے چناروں کے درختوں کے
نیچے وہ بیٹھے ہوئے ہیں جنکی شاخوں پر
موسم بہار پر ہر دو پرندے خوش الحانی
سے گا رہے ہیں۔

تیسرا باب

قسطولی

اس جگہ سے جہاں دونوں دوست آرام
سے لیٹے ہوئے تھے اور اپنے کانوں کو متوجہ
کئے ہوئے ایک کہنہ خوردہ دیوار کے
پیچھے بیٹھے ہوئے تھے اور پرندوں کا گانا
سن رہے تھے۔ اس سے قریب دو قدم
کے فاصلہ پر قسطولی کا گاؤں تھا۔
جہاں پر ہسپانیہ کی ایک بستی آباد
ہوئی تھی۔ اور جس پر آجتک وہ آباد ہے۔
یہ بات کہ یہ بستی کہاں سے آئی ہے کوئی
نہیں جانتا تھا۔ اور انکی زبان بھی علیحدہ
تھی۔ اُسکے سرداروں میں سے ایک نے
جو یونانی زبان جانتا تھا۔ مارسیلز
کے [illegible] سے التجا کی کہ انکو یہ آباد
[illegible] گاؤں [illegible]
زمانہ کے باشندوں کی طرح رہا کی

کیتھالن سے آئے۔
اُسکی درخواست منظور ہوئی۔ اور پانچ
ماہ بعد آٹھ یا دو پیرو جہاز لیا
کے ارد گرد میں سمندر کے بیچ میں
آ گئے۔ ایک چھوٹا سا گاؤں بن گیا
یہ گاؤں جو ایک نہایت عمدہ اور عجیب
طور سے بنا ہوا ہے۔ اُسمیں آدھے مور
لوگ اور آدھے ہسپانیہ کے رہنے والے
ہیں آجتک انہی لوگوں کی اولاد وہاں
بستی ہے۔ اور اپنی خاص بولی بولتی ہے
اس چار صدیوں تک وہ اپنی زبان کے
قاعدہ پر چلا کرتے ہیں جس پر وہ شروع
سے جانوروں کی مانند آئے تھے
اور مارسیلز کے لوگوں کے ساتھ انکا
کوئی سروکار نہیں ہوا تھا۔ مگر یہ ان
انہوں نے آپس میں شادی کرنی شروع
کر دی۔ اور اپنے وطن کے لباس اور
طرز [illegible] قائم رکھا جیسے کہ
اپنی زبان کو انہوں نے محفوظ رکھا ہوا تھا
ہمارے ناظرین کو اس چھوٹے گاؤں
کے ایک کوچہ تک صرف قدم رنجہ فرمانا
چاہئے۔ اور ہمارے ساتھ ایک گھر میں
داخل ہونا چاہئے جسکی دیوار کے بیرونی
حصہ پر دھوپ اچھے طور سے چمک رہی
تھی [illegible]
آگے [illegible] نظر آتی ہے۔ اور اندر
[illegible] ہوئی تھی۔ اور ایسی خوبصورت

سے پیدا ہوتی تھی کہ بے ساختہ کہنا پڑتا
ہے اُسکی خصوصیت معلوم ہوتی تھی۔ ایک
نوجوان اور خوبصورت لڑکی جسکے بال
کوے کے پروں کے سے تھے۔ اسکی
آنکھیں اَور خوبصورت تھیں جیسے ہرنی
کی ہوتی ہے ایک ناک جس پر شرارت
دکا کر بیٹھی ہوئی تھی۔ اسکے ہاتھ کا ہی
سکے عمدہ ... کا ایک عمدہ کپڑا بنا ہوا تھا کے
بازو کہنی تک برہنہ تھے۔ آنکھ پر رنگ
گرد ہوا تھا ایک قسم کی شوخی سے
حرکت کرتی تھی اور زبان پر ... باتیں
[illegible]
صورت صاف سپاہی کی بہار ظاہر کرتی تھی
اور ریشم کے سرخ موزے اُس کے
پاؤں میں پہنے ہوئے تھے۔ اس سے ... من
قدم کے فاصلہ پر کرسی پر ایک آدمی بیٹھا
ہوا تھا اُس نے اپنی کہنی ایک کرم خوردہ
میز کے اوپر رکھی ہوئی تھی۔ وہ دراز قد تھا
اور اُسکی عمر اکتالیس یا بیالیس برس کی تھی۔
اور اس لڑکی کی طرف ایسی نظر سے کہ
جس میں گھبراہٹ اور بے چینی ملی ہوئی
تھی۔ دیکھ رہا تھا۔ وہ اپنی آنکھوں سے
آہستہ سوال کرتا معلوم ہوتا تھا۔ مگر وہ
لڑکی بباعث استقلال اور ثابت قدمی
سے اُسکی نظر کی مزاحمت کئے ہوئے
تھی۔

نوجوان۔ مس ہیڈیز دیکھو الیشا

(دشوار) آرہا ہے۔ کیا شادی کے لئے
یہ عمدہ موقعہ نہیں ہے۔

مس السپتھ۔ فرینڈ میں نے تمہیں
سینکڑوں دفعہ جواب دیا ہے۔ اگر تم
مجھ سے اصرار کرو گے۔ تو اپنے آپ کے
دشمن ہو گے۔

فرینڈ۔ خوب۔ پھر کہدو۔ میں منّت
سماجت کرتا ہوں۔ تاکہ مجھے یقین آجاوے
ایسا جیسے۔ میں وقت ہی بتادو کہ تم
محبت اور خلوص کی شہادتوں (الہٰ) تکلیف
دے چکی ہے۔ اس سے تم انکار کر لیا
مجھے یہ سمجھادو کہ میری شادی ...
نا امید سمجھ لیا ہو میری موت اور حیات
تمہارے بس میں ہے۔ مس السپتھ
دس سال تمہارے ساتھ شادی کرنے
کے طالب ہوں اُسی اُمید کو جو میری
جان کے قیام کا باعث ہے۔ تم توڑتی ہو

مس السپتھ۔ فرینڈ میں نے تو کبھی
تمہیں اسکے لئے نہیں کہا۔ تم مجھے ذرا
ایسی بات کا الزام بھی نہیں لگا سکتے میں
نے ہمیشہ تم سے کہا ہے۔ کہ میں بہن
کی طرح سے محبت رکھتی ہوں۔ سوائے
بہنوں کی محبت کے مجھ سے اور کسی بات
کی اُمید مت رکھو۔ کیونکہ میں اپنا
دل اور کو دے چکی ہوں۔

فرینڈ۔ کیا یہ بات سچ نہیں ہے؟

نوجوان۔ ہاں۔ میں جانتا ہوں۔ یہ

سچ ہے۔ تم نے ایسی ہی تلخی سے جواب دی
رہی ہو۔ لیکن کیا تمہیں یہ بات فراموش
ہوگئی ہے کہ قسادنیوں کے درمیان
آپس میں شادی کرنا ایک قسم کی سرقت
ٹھہر گئی ہے

مسز اسٹائز۔ تم غلطی کرتے ہو۔ یہ صرف
یہاں دستور ہے۔ اور تم سے التجا کرتی
ہوں اس دستور کو میری نسبت بنا کر
مت لگاؤ۔ فرنیٹا تمہارا نام صرف
بھرتی کرنے والے جنگی محکمہ میں لکھا ہوا
ہے جس سے مشکل سے رخصت ملسکتی
ہے اور خبر نہیں کہ کب تمہیں ہتھیار
کے لئے طلب کیا جائے۔ جب
تم سپاہی ہوگئے۔ تو مجھ غریب یتیم کس
مپرسی سے تم کیا سلوک کرسکتے ہو جس
کے پاس سوائے اس گیہی جھونپڑی۔ اور
ویران جھونپڑی کے کچھ نہیں۔ نہ مال ہے
نہ دولت۔ جو تھوڑا بہت اثاثہ باپ چھوڑ
مرا تھا۔ وہ ماں کی قرضوں میں آیا۔ جو
اس سے بچا۔ وہ مجھے ملا۔

تم جانتے ہو۔ کہ اُسے فوت ہوئے ایک
سال ہوگیا ہے۔ اور میں خیرات پر اوقات
بسری کرتی رہی ہوں لباس و قسمت
تم میرے کام آنے کا بہانہ کرتے ہو
اور یہ تمہارا بہانہ ہے۔ کہ اپنی بگڑی
ہوئی پہیلیوں کو میرے ساتھ بانٹ لو
اور میں ایسے منظور کرتی ہوں۔ کیونکہ

فرنیٹا تم میرے باپ کے بھائی کے بیٹے ہو
اسلئے کہ ہم نے اکٹھے پرورش پائی ہے
اگر میں انکار کرتی ہوں۔ تو اس سے
تمہیں اور تکلیف ہوگی۔ لیکن مجھے بڑا
افسوس ہوتا ہے۔ کہ یہ پہیلی جسے میں جا
کرچکی ہوں۔ اور جس کو بچپن میں اولا
لاکر کھائی ہوا۔ فرنیٹا میں اسے خوب
سمجھتی ہوں کہ یہ خیرات ہے"

فرنیٹا۔ مسز اسٹائز۔ اگر یہ ہو۔ کہ گو تم
غریب اور تنہا ہو۔ تاہم تم میرے لئے ایسی
لائق ہو۔ کہ گویا تم فانڈینیڈز کے اوّل درجہ
کے صاحب کی بیٹی ہو۔ ہمیں بجز اسکے اور
کیا چاہیئے۔ کہ نیک عورت ہو۔ اور گھر
کی خوب انتظام کرنے والی۔ ان باتوں کے
لئے سوائے تمہارے میں کس کی طرف
دیکھوں"

مسز اسٹائز۔ سر ہلاکر۔ فرنیٹا عورت
بدانتظام بھی ہوسکتی ہے۔ اور کون کہہ
سکتا ہے۔ کہ وہ وفادار رہ سکتی ہے
بجائیکہ وہ اپنے خاوند سے زیادہ دلگیر
پرواہ ہو۔ صرف ایسی پر کفایت کرو۔ کہ
میں تمہارے ساتھ دوستی کا وعدہ کرتی
ہوں جو مجھ سے ہوسکتا ہے۔

فرنیٹا۔ میں سمجھتا ہوں۔ تم صبر سے
اپنی مصیبت برداشت کرتی ہو۔ مگر میری
مصیبت سے تم واقف ہو۔ نہیں جب تک
جب تم مجھے اپنی محبت کا وعدہ دوگی۔

مجھے تدبیر کمانے کی ضرورت ہوگی۔ آؤ میں
سے تم میرے پاس ہو جاؤگی۔ اور میں
دولتمند ہو جاؤنگا۔ میں بجلی پلٹنے کے کام
کو سیکھ سکتا ہوں۔ کسی کارخانے
کی نوکری کر سکتا ہوں اور خود
سوداگری کر سکتا ہوں"

مس سیلینا: "تم اپنی کوئی بات نہیں بدل
سکتے تم سپاہی ہو۔ معلوم نہیں [illegible]
شروع ہو جاوے [illegible]
خیال سمجھو میں تمہیں اپنی دوستی کا [illegible]
ہوں اس سے زیادہ کی مجھ سے امید
نہ رکھو"

فرینک: "مس سیلینا تم ٹھیک
کہتی ہو سپاہی اپنے آبا و اجداد کے پیشے
کے [illegible] ہی ہونگا کیونکہ اس سے
تمہیں نفرت ہے۔ میں [illegible] وردی
[illegible] اور نیلی جیکٹ پہنونگا کیا یہ
لباس تمہیں اچھا نہیں لگے گا۔

مس سیلینا: (سوال کی نظر سے اسکی طرف
دیکھ کر) تمہارا کیا مطلب ہے۔ میں تمہاری
بات نہیں سمجھی۔

فرینک: "مس سیلینا میرا مطلب
ہے۔ کہ تم مجھ سے [illegible] اور [illegible]
آئی ہو۔ اور تمہارا دل کیسے شخص پر فدا ہے
[illegible] لباس پہنتا ہے [illegible]
وہ حسن کی امید میں تم [illegible] ہو [illegible]
والا ہو۔ اور شاید وہ زندہ [illegible]
کا معاملہ ہے"

مس سیلینا: "فرینک میں سمجھی ہوں
کہ [illegible] دلیر ہو [illegible] غلطی ہی [illegible]
تم غلطی کر [illegible] ہو۔ اور خدا
کا [illegible] ہے ہو۔ میں
میں اس سے انکار نہیں کرتی جسکی نظر
[illegible]
اور اگر وہ [illegible] نہیں آتا تو [illegible]
[illegible] کا الزام [illegible]
تم [illegible] کہ وہ شخص
[illegible] گیا"

(دوران [illegible] غصہ آیا)

فرینک: میں تمہیں سمجھی ہوں۔ تم اس
[illegible] قائم ہوگے۔ اسلئے کہ میں تم سے محبت
نہیں رکھتی۔ تم اپنی چھری سے اسکا کام
تمام کروگے۔ اس سے کیا کام نکلے گا۔
اگر تم [illegible] ہوسکے۔ تو تم میری دوستی
سے جاؤ گے۔ اور اگر تم قتل ہوسکے۔
تو وہ دوستی نفرت سے تبدیل ہوجائیگی۔
میری بات کو یاد رکھو۔ کہ اس آدمی سے
[illegible] جس سے کوئی عورت محبت
رکھتی ہو۔ اس عورت کو خوش کرنے کا اچھا
طریقہ نہیں [illegible] فرینک [illegible]
کا خیال [illegible] اگر میں تمہاری بیوی
نہیں بنونگی۔ تو اسی [illegible] رہو کہ میں
تمہاری [illegible] اور [illegible]۔ اور علاوہ
اس [illegible] فرینک۔ ٹھیرو۔ ٹھیرو۔ تم نے

ابھی کیا آتا - کہ سمسہ کا معاملہ ہے اور
اُسے گئے چار ماہ ہو گئے ہیں - اور اس چار
ماہ میں اکثر طوفان آتا رہا ہے -
فرنینڈ نے کچھ دیر [illegible] اور پھر
اُس نے وہ آنسو پی [illegible]
[illegible]
[illegible]
تھا مگر یہ آنسو اور کے لئے [illegible]
کھڑا ہوا - اُس جھونپڑی میں [illegible]
ٹہلنے لگا - اور پھر اچانک [illegible]
کے آگے کھڑا ہو کر کہنے لگا - "شاید یہی
ہمارا آخری ارادہ ہے"
نوجوان لڑکی (سنجیدگی سے) "مجھے
ایڈمنڈ ڈینٹیز سے محبت ہے
سوائے اُس کے میں کسی سے شادی نہ
کروں گی"
فرنینڈ "اور تم ہمیشہ اسی سے محبت
رکھو گی"
مرسیڈیز "جب تک میں زندہ
ہوں"
فرنینڈ نے اپنا سر شکست یافتہ آدمی
کی طرح نیچے پھینک دیا - لمبی اور
ٹھنڈی سانس بھری - اور اُسکی طرف
نظر کر کے دانت پیستے ہوئے کہا "لیکن
اگر وہ مر گیا"
مرسیڈیز "اگر وہ مر گیا - تو میں بھی
مر جاؤں گی -"

فرنینڈ "اگر اس [illegible]
[illegible]"
(ایک آواز دکھ [illegible])
[illegible]!
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
فرنینڈ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] دروازے [illegible]
کے راستے [illegible] اندر ڈال رہا تھا
انہیں اپنی [illegible] میں ڈھانپ لیا - پہلے
اُنہوں نے اپنے اردگرد کچھ نہ دیکھا -
اُنکی محبت کی افراط [illegible]
انہیں [illegible] صرف ٹوٹے ہوئے [illegible]
میں جو اُس کثرت محبت پر دلالت
کرتی ہے - گفتگو کی - اچانک ایڈمنڈ
نے فرنینڈ کو اُداس دیکھا - کیونکہ وہ
سامنے میں تھا - اُسکا چہرہ زرد تھا اور
دھمکی دینے والی صورت میں نظر آتا تھا
اور ایک حرکت سے جو اُسکے بس میں
[illegible] - اُس نے اپنی [illegible]
رکھا"
[illegible] (جیبیں [illegible]) معاف [illegible]

میں سمجھ گیا کہ ہم پھنس گئے
پھر ہمایوں کی طرف مخاطب ہو کر
اُس نے کہا "تمہارا ساتھی کون ہے؟"
ہمایوں بولا "یہ وہ ہے جو تمہارا دوست
ہو گا کیونکہ وہ میرا دوست — میرا بھائی
ہے ہمیشہ سے۔"
ایک منٹ تمہارے پہلو میں رہ
[illegible] "
ایک منٹ [illegible] اور ہمایوں نے
[illegible]
دوسرا ہاتھ [illegible]
[illegible] کے ہاتھ کو [illegible]
[illegible] کا [illegible] ایک [illegible]
ہمایوں اُن کی طرف دیکھا [illegible]
اور [illegible] اور پھر [illegible]
کی طرف اُسکا چہرہ [illegible]
[illegible] اور
اُسکی پیشانی پر شکن [illegible]
ایک [illegible] یہاں آیا تو میں
جانتا تھا کہ یہاں ایک دوسری [illegible]
ملنے والا ہے۔"
ہمایوں نے اپنے چھوٹے بھائی کی طرف
[illegible] کی نگاہ سے دیکھا [illegible]
[illegible] کیا [illegible]
ایک منٹ [illegible] اگر [illegible]
[illegible] تو [illegible]
[illegible]

[illegible] اور پھر یہاں کبھی نہ آئی۔"
[illegible] کی آنکھ سے شعلے نکلنے لگے اور
اُس انسان کے ساتھ وہ کہنے لگی میں
[illegible] ہو گیا۔ کہ اُس نے اُس
[illegible] دل [illegible] کو توڑ لیا تھا۔
اگر تم [illegible] آؤ تو میں
[illegible] کی سچ اونچی
[illegible] اور وہاں سے نیچے
گر جاؤں گی۔"
[illegible] لیکن
ایک [illegible] سب
[illegible] کوئی نہیں۔
[illegible] کے سوا یہاں کوئی نہیں وہ
[illegible] دوسرے کی طرح [illegible]
[illegible] "
[illegible] کی طرف
[illegible] اُسکی طرف
آیا۔ اور [illegible] ہاتھ کو پکڑ لیا۔
اُسکی [illegible] آس [illegible]
[illegible] اُس پر [illegible]
[illegible] ہاتھ [illegible]
[illegible] کہ [illegible]
[illegible] تھا
[illegible] گیا اور
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ایک آواز۔ فنا ہو گئی کہاں ہو کہاں؟

فرنیڈا۔ کہاں جا رہے ہو؟

نوجوان اُچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اپنے چاروں طرف دیکھا۔ اور کیپٹن ڈیوس کو ڈینگارس کے ساتھ شراب پیتے ہوئے بیٹھے دیکھا۔

کیپٹن ڈیوس۔ تم کیوں جا رہے ہو۔ کیا واقعی یہیں اسی طرح رہو گے۔ کیا دوستوں سے مزاج پرسی بھی نہیں کر سکتے؟

ڈینگارس۔ خاموش رہو [illegible]

[illegible] فرنیڈا نے [illegible] دیکھا [illegible]

ڈینگارس۔ کیپٹن ڈیوس کو [illegible]

[illegible] معلوم ہوتی ہے [illegible]

[illegible]

بلایا۔ اور ایک کرسی پر جو میز کے گرد پڑی تھی بیٹھا۔ تو کیا ہو گیا۔

کیپٹن ڈیوس۔ بہت تم پاگلوں کی طرح بھاگ رہے تھے ہم نے خیال کیا کہ تم بہت پریشان ہو جاؤ گے تو ہم نے یہاں بلایا۔ جب کسی آدمی کا کوئی دوست ہوتا ہے تو وہ اسے شراب کا گلاس [illegible] تین چار گلاس پانی کے [illegible]

فرنیڈا کے سینے سے آہ نکلی اس نے اپنا سر ہاتھوں میں چھپا لیا۔

کیپٹن ڈیوس گفتگو کے سلسلے کو شروع [illegible] میں کہتا ہوں تم [illegible] عاشق کی [illegible]

[illegible]

کیڈروس (آہستہ سے ڈینگلرس سے) ایک [illegible]
[illegible] آہ! ڈینگلرس [illegible]
[illegible] ایک اور پیاری [illegible] ہے [illegible]
[illegible] کوئی [illegible] ہیں [illegible]
[illegible] لڑکی [illegible]
[illegible] معلوم ہوتا ہے - کہ وہ خوبصورت
لڑکی اس نوجوان [illegible] کیا [illegible]
فرنانڈ کا [illegible] ہے - عاشق ہے اور
[illegible] آج [illegible]
[illegible]

ڈینگلرس [illegible]
کیڈروس [illegible] آگئے
موجود ہو گیا ہے -
فرنانڈ (اپنا سر اٹھا کر اور اسکی طرف
سوال کی نگاہ سے دیکھ کر) تو پھر؟"
مرسڈیز کسی کی [illegible] نہیں ہو
[illegible]
کر سکتی؟"
کیڈروس آہا! اگر [illegible]
[illegible]
خیال کیا کہ تم [illegible] اور [illegible]
[illegible]
[illegible] پاؤں [illegible]
[illegible]
فرنانڈ - [illegible]
انتقام کیوں نہیں ہوتا
ڈینگلرس [illegible] دل سے [illegible]

[illegible] کرنا [illegible]
[illegible]
وہ خیال کرتا ہے [illegible]
[illegible]
[illegible] دل میں [illegible]
پیدا ہوا [illegible]
کیڈروس [illegible] اور اس
کی [illegible] فرنانڈ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ڈینگلرس [illegible] اور
میں کہتا ہوں - کہ [illegible]
[illegible]
کیڈروس [illegible]
[illegible]
حالانکہ ڈینگلرس [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] نوجوان
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ڈینگلرس اور [illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کہا تھا کہ اگر ایڈمنڈ ہٹ گیا تو میں
مرسیڈیز سے شادی کروں گا۔ اور یہ کہ وہ پھر آیا
کرسی پر کہا۔ ڈینگلارس نے دل ہی دل
کی طرف دیکھا اور کہا ایک ترکیب کرو اور
بیٹھا ہوا تھا اور وہ ہر بات سے مطمئن
ہو رہا تھا

ڈینگلارس: شراب پیتے ہوئے اس کا
ہو گا اس سے کہو کہ اس کا بدلہ کس کو اتنا لگا۔
[illegible] ایڈمنڈ [illegible]
کے پاس بیٹھے ہوئے بیٹھے ڈر لگتا ہے
[illegible] اس کی آنکھوں میں جو
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کا [illegible]
لڑکی سے شادی ہو جائے گی۔ وہ کپتان بن
ہو جائے گا [illegible]
ڈینگلارس: کیا تمہیں [illegible] نہیں
معلوم [illegible] کام [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کیڈروس: آہ خوبصورت دلہن کی
مسٹر ڈانٹس کو سلام
ہر شخص خوش ہے۔ ناراض ہو کر [illegible]
ہے۔ اور کہتے ہیں [illegible]
[illegible] کہ جلدی شادی ہو گی
اس کی شادی ہو گئی [illegible]
سے ملایا جا رہا ہے
ڈینگلارز: میں اپنی [illegible] کو
سمجھتا ہے اس سے غلطی کی ہے
ڈینگلارس: دونوں کو سلام کر کے
ان کی شادی جلدی ہونے والی ہے۔
[illegible] ہے۔ [illegible]
[illegible] کل
[illegible]
ہاں [illegible]
[illegible]
[illegible]
کیڈروس: [illegible]
[illegible]
ایڈمنڈ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

دیسوں سادی [illegible] [illegible] کا [illegible] ہے

اسٹون [illegible] کہ [illegible] ڈنمنڈ [illegible] [illegible]

[illegible] گا [illegible]

ڈگلس نے [illegible] [illegible]

[illegible] کہ [illegible] کی [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible]

ڈگلس [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible]

یہ [illegible] سکتا ہے [illegible]

[illegible] والا ہوں"

ڈینگلر [illegible] کو [illegible]

ڈنمار [illegible] وقت ہو گی کہ [illegible]

[illegible]

ڈگلس نے [illegible] کام [illegible]

ڈنمار [illegible] صرف [illegible] کسان [illegible]

کام [illegible] - ڈگلس [illegible]

[illegible] کی طرف اشارہ کرتا ہوں [illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible] [illegible]

ڈگلس [illegible] [illegible]

[illegible] اور [illegible]

[illegible] کو [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible]

اور [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible] اور [illegible] کیا [illegible]"

ایک [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible] اور [illegible]

[illegible] گیا"

چوتھا باب

سازش

ڈینگلر [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible] کو [illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible] دیکھا اور [illegible]

[illegible] گا

ڈینگلر [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible] ہے"

[illegible] ہو گیا [illegible]

[illegible]

[illegible] گئے ہو"

[illegible] اس کی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہو"

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کیا [illegible] ہو"

[illegible] کی [illegible]

[illegible] آسمانی [illegible]

کرنل دولت [illegible]

[illegible] نام [illegible] کا نام

[illegible]

[illegible] ہو"

[illegible] آدمی معلوم [illegible]

[illegible]

[illegible]

کرنل دولت [illegible] "ہاں" [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کرنل [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کرنل دولت [illegible]

جو اس سے ڈر سکتے ہیں تعجب نہ کیجئے
ہیں۔ کیونکہ اسکا سبب یہ ہے کہ ان کے
[illegible] ہوتے ہیں۔ اور وہ ڈرتے ہیں
کہ [illegible] واقعی وہ سزا کا
[illegible] اس وقت [illegible]
لگا سکے گا۔

فرینڈلا صاحب نے کہا۔ کہ مجھے [illegible]
[illegible] مگر"

ڈینگلرس: "[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]"

فرینڈلا: [illegible]
[illegible]"

[illegible]
ڈینگلرس [illegible]
[illegible]
[illegible]

ڈینگلرس [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

ڈینگلرس [illegible] کو [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ڈینگلرس [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ڈینگلرس [illegible]
[illegible]
فرینڈلا [illegible]
[illegible]
[illegible]
فرینڈلا [illegible]

[illegible] آدمی کا
کو [illegible]
[illegible] سے دیکھا
سکیں گے گا۔ میرا کام نہیں [illegible]
کروا کر عمل [illegible]

[illegible] اب یہاں [illegible]
کر کیوں [illegible] نہیں جا سکتا
کر [illegible] سے کوئی والی [illegible]
کیونکہ [illegible] نفرت [illegible]
[illegible] وہ [illegible]
سکتا۔

[illegible] سے نفرت کی وجہ [illegible]
[illegible] کہ ہم [illegible]
اور [illegible] سے [illegible]
پاس [illegible] اور [illegible]
[illegible] اور [illegible]
اور [illegible] آگیا

[illegible] (آ [illegible])
[illegible]
[illegible] سے نفرت [illegible]
[illegible] آسکا [illegible] دل سے اور
کرتا ہوں۔ مگر [illegible] کوئی [illegible]
[illegible] عمل کرے گا۔ [illegible]
سمجھتا ہو کیونکہ [illegible] کہا
کہ اگر وہ [illegible] کی
[illegible] سے [illegible]
ہوا تھا۔ اٹھا یا۔ اور [illegible]

کو [illegible] کو مارے کو [illegible]
کو [illegible] تھا [illegible]
[illegible] اور [illegible]
[illegible] اور [illegible]
[illegible] سکتا

[illegible]
[illegible] آ [illegible]
کیس [illegible] ذکر کیا [illegible]
[illegible] اور آنکھیں [illegible] ایک [illegible]
[illegible] سکا [illegible]
[illegible]
[illegible] کہ [illegible]
[illegible] کا [illegible] سا
[illegible] کی [illegible] ۔
[illegible] اس کے متعلق کچھ نہیں کہا۔
حالانکہ [illegible] کو اپنے [illegible]
[illegible] تھا۔
[illegible] ایک [illegible]
کو [illegible] والوں [illegible]
ایجاد کر [illegible] ہیں۔ وہ [illegible]
[illegible] ہیں۔
[illegible] ایجاد [illegible]
[illegible] کاغذ [illegible]
[illegible] کاغذ قلم [illegible]
[illegible] کا منتظم [illegible] کاغذ قلم
دوات۔ [illegible] ہیں۔ اور [illegible]

اسے تو اُدھر کوئی کچھ نہیں کر سکتا
فرنینڈ نے آواز ملا کر کہا۔ "...
... کی طرف اشارہ کر کے
وہ کچھ نہیں جانتے۔ ... ہوں"
اور وہ مسکرا رہا تھا

کیڈروس۔ کاغذ پکڑ کر ... کوئی
آدمی خیال کرتا ہے تو ... کوئی
کوئی نہ کوئی ... کر سکتا ہے ... مشکل میں
گرفتار کرا سکتا ہے ... زیادہ یقینی طور پر
... کر سکتے۔ مجھے بہتر قلم ... کی ...
اور کاغذ ... دوات اور ...
سے زیادہ ڈر آتا ہے"

ڈینگلرس۔ "یہ شخص ... معلوم ہوتا ہے
... معلوم ہوتا ہے فرنینڈ اسے
... دو"

فرنینڈ نے کیڈروس کا گلاس بھرا
اور اس نے ... ہاتھ سے کاغذ
چھوڑ گلاس لے لیا۔

فرنینڈ دیکھ رہا تھا۔ ...
اس گلاس ... ہو گیا۔ اور گلاس
میز پر گر گیا۔

فرنینڈ۔ کیڈروس کی عقل ... ہی
متاع کو ضائع ہوتے دیکھ رہا تھا"

ڈینگلرس۔ "اچھا ... ہوں
کہ اگر ... سفر کے بعد ... کیا ہے
اور جس ... وہ ... آیا ہے ...
... بادشاہ کے نائب ...

واقعہ کا ...

فرنینڈ۔ "... میں ... سمجھ کر
دوں گا"

ڈینگلرس۔ "اس ... اگر ہم ... اس
اشتہار ... کرائیں تو ... اور ...
ہمارا مقصد ہو گا۔ ... ہمارا ...
لگا ... کہ وہ جہاز ... ہو کر ... کیونکہ
میں اس بات کو سچی مانتا ہوں۔ لیکن
ڈانٹیز ... یہاں ...
... وہ رہا ہو گا اور ...
... ہو گا ...
ہو گا اس کے لئے افسوس"

فرنینڈ۔ "تو مجھے اس سے اور کوئی ...
... نہیں کہ مجھ سے آ کر لڑائی کرے"

ڈینگلرس۔ "ہاں۔ اور ...
کو ... نفرت ہو جائے گی ... کیونکہ
... عاشق کو ...

فرنینڈ۔ "ٹھیک"

ڈینگلرس۔ "نہیں نہیں اگر ہم یہ
ذرا اچھا کریں۔ تو اس میں زیادہ
فائدہ ہو گا۔ یہ قلم لیکر اسے سیاہی لگاتا
ہوں۔ اور یہ ... میں لیتا ہوں ...
بائیں ہاتھ سے لکھتا ہوں۔ اور ڈینگلرس
نے اپنی ... کا ... بائیں ہاتھ
سے لکھا ... اپنی طرز تحریر کو ...
بدل دیا۔ اور ایک ... اور ... طرز سے
اس نے ... ذیل سطریں لکھیں۔

جنابِ عالی

بادشاہ و دین کا ایک خیر خواہ اطلاع دیتا ہے
کہ ایک شخص ایڈمنڈ ڈینٹس جو جہاز فرعون کا
ڈیٹ (؟) آج صبح سمرنا سے نیپلز اور
پورٹو فراجو میں ٹھیرا ہے ایک خط اس کو
سلطان مراد کی طرف سے شاہ نپولین کو
دیا ہے اور بادشاہ نے اسے پیرس
کی بوناپارٹ کی کمیٹی کی طرف خط دیا ہے
اس کا ثبوت اسے گرفتار کرنے سے ملیگا۔
کیونکہ یا تو خط اس کے پاس یا اس کے
باپ کے مکان سے یا جہاز کی کوٹھری
سے"

ڈینگلرس - ہاں اچھا۔ اب تمہارا انتقام
بالکل آسان ہوگا کیونکہ کسی صورت یہ بات خود
بخود آپ کی طرف نہیں ہو سکتی جو ہونا ہوگا ...
جا سکتا ہے اب اسے کچھ نہیں لکھنا تھا ... پھر
اسے لپیٹ ... کے ... تیار ... معاملہ
طے ہو لیا اور ڈینگلرس نے اس پیکٹ کو جیسے
لپیٹا تھا ویسے ہی کر دیا
کیڈروس - جب میں کچھ ٹوٹی ہی ہوش
میں تھا ... اس سے تو ... صرف ایک
بدمعاشی اور شرم ہوگی اور اس نے خط پکڑنے
کو اپنا ہاتھ بڑھایا
ڈینگلرس - خط اس کے ہاتھ سے پرے
کر کے ہاں جو کچھ میں کہتا ہوں اور کرتا ہوں
صرف مذاق ہے اگر ڈینٹس کو کچھ ہوا تو سب
سے اوّل میں ہوں گا جیسے افسوس ہو گا اور دیکھو

لیکر اس نے اسے اپنے ہاتھ میں لے لیا اور
مروڑ کر کمرے کے ایک کونے میں پھینک دیا
کیڈروس - بہت خوب یہ خط میرا
دوست ہے ... اس کو کوئی لکھتا ہے
وہ ... کہ ... یا خیال کو ... لیکر
... صرف فرنینڈ ہے اور
اس نے اٹھا کر اس کو اوپر کی طرف دیکھا
وہ ابھی تک اس خط کو پڑھ رہا ہو کہ ... نیچے کا
گیا تھا دکھائی دیا تھا"
کیڈروس - اس صورت میں ... کچھ
اور نہیں پیا جانا چاہئے ایسا ... ہے
اور خوب صورت ہے لیکن ... تمام شخص
ہوں"
ڈینگلرس - مناسب ہے تم بھی تھوڑا سا
اگر ... کہ ... یہاں سے ہی ہو جاؤ
کیونکہ ابھی ... کے ... تم ... نہیں پہلا
کیڈروس - جوش میں آکر اٹھتے ہوئے
میں اپنی ٹانگوں کے بل کھڑا نہیں ہو سکتا کیا
سمجھتے ہو ... اپنے گھر چلا جاؤنگا۔ اور
لا ذرا ... کھڑا ...۔
ڈینگلرس - خوشی سے ہاں میں تمہارا ... شرط
لگاتا ہوں ... کہ آج دائیں جانب کا
... ہے ... (اور آؤ ...)
کیڈروس - تم ساتھ چلو ... چلیں ہم
اپنا ... نہیں ... آج یا تم
ہمارے ساتھ ... تو ...
فرنینڈ - نہیں میں ... جاؤنگا

کیڈ دوس۔ تم غلطی کرتے ہو۔ ہمارے ساتھ وارپیار کو چلو۔

فرہنڈ۔ میں نہیں جاتا۔

ڈمہاڈف۔ تمہارا کیا ارادہ ہے۔

فرہنڈ۔ تم نہیں جانتے

ڈمہاڈف۔ خیر شاہزادہ صاحب جو چاہو تمام دنیا کے لئے آزادی ہے۔ ڈینگلرس آؤ۔ اور اس شریف زادے کو قبلونیہ کی طرف چلے جانے دو۔ اسوقت ڈینگلرس نے کیڈ دوس کی گردن سے ہاتھ اٹھایا اور وہ وارپیار کو روانہ ہوا اور کیڈ دوس کو جیسے کہ لڑکھڑاتا وہ جارہا تھا۔ اپنے ساتھ لے گیا۔

جب وہ کوئی بیس گز کے فاصلے پر گئے ہونگے ڈینگلرس نے پیچھے مڑکر دیکھا تو فرہنڈ کو جھکتے ہوئے اور اس کاغذ کو اٹھاتے ہوئے اور پھر شراب خانے سے نکل کر ڈاکخانہ کی طرف دوڑتے ہوئے جاتے دیکھا

کیڈ دوس۔ دیکھا اس نے کیسا جھوٹ بولا اس نے کہا تھا کہ قبلونیہ کو جاتا ہوں اور شہر کو جارہا ہے۔ فرہنڈ۔ ادھر آؤ

ڈینگلرس۔ آہ تم اچھی طرح نہیں دیکھتے وہ ٹھیک جارہا ہے۔

کیڈ دوس۔ خیر میں نے نہیں دیکھا تھا شراب کیسی دھوکا دینے والی چیز ہے؟

ڈینگلرس۔ (دلمیں) آؤ آؤ۔ اب وہ کام اپنا اثر آپ کرے گی۔ اور اپنا مطلب نکالنے کے لئے اسے کسی امداد کی ضرورت نہیں ہوگی ٭

پانچواں باب

شادی کی ضیافت

آفتاب صبح کے وقت بہت درخشاں نکلا آسمان اس سے سنہری نظر آرہا تھا اور پانی پر تو اسکی روشنی کا عکس پڑ رہا تھا کہ آنکھیں اس پر ٹھہر نہ سکتی تھیں۔ سامنے ایک عالیشان مکان میں جو اس تقریب کے لئے مقرر تھا۔ تیاری کیگئی تھی۔ اور کمرہ جو اس مطلب کے لئے منتخب کیا تھا بڑا وسیع تھا۔ اور اس میں کئی تاکیوں سے روشنی آتی تھی جن سے ہر ایک کے اوپر فرانس کے بڑے بڑے شہروں کا نام لکھا تھا۔ ان تاکیوں کے ساتھ لکڑی کا بالاخانہ سارے گھر کے اوپر بنا ہوا تھا اور گو کھانے کا وقت بارہ بجے مقرر تھا۔ تاہم ایک گھنٹہ پیشتر سے بیصبر اور منتظر مہمان بالاخانہ میں آ جمع ہوئے تھے۔ جنمیں سے اکثر جہاز کے وہ ملاح تھے جو ڈینٹس سے محبت رکھتے تھے۔ اور علاوہ اسکے تمام وہ دوست جو دولہا سے ذاتی واقفیت رکھتے تھے۔ ان سب نے نہایت عمدہ لباس پہنا ہوا تھا جس سے مجلس نہایت پر رونق دکھائی دیتی تھی۔

بہتیری اس قسم کی افواہیں پھیلی ہوئی تھیں کہ فرعون کے مالک آکر اس مجلس کی عزت و رونق دوبالا کریں گے

ٹکٹکی سے باؤلی اس [illegible] دشتہ ماں تھے
کیا [illegible] کا آخر فتح کی
[illegible] پہنچ سکتی تھے

[illegible] سوا سب [illegible] اور
[illegible] ساتھ [illegible] تھا اس نے
اس افواہ کی تائید کی کہ میں نے ابھی ابھی
ہمارے [illegible] ملاقات کی ہے اور انہیں
[illegible] اپنی زبان سے کہا ہے کہ تمہارے
[illegible] شادی کے موقعہ پر خود
حاضر ہوگا - ابھی وہ اس بات کو بلند آواز
سے کہہ رہا تھا کہ [illegible] جہاز کے [illegible]
[illegible] آمد [illegible] کا نعرہ بلند کیا
اور [illegible] آدمی اس
کی شادی کی ضیافت میں حاضر ہوکر آئے
[illegible]
کے جہاز کا کمان [illegible] ہوگا اور [illegible]
کو تمام اہل جہاز [illegible] کر رہے تھے اور
اس سے [illegible] اس [illegible]
سے مالکوں کے [illegible] خوشی کا
اظہار کیا - سب [illegible] کا نعرہ [illegible]
لوگ [illegible]
اور [illegible] گئے
تاکہ [illegible] آمد کی وجہ [illegible]
[illegible] اور [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

کے لئے جلد روانہ ہوسکے - لیکن پیشتر اس
کے کہ وہ کئی قدم [illegible] ہونگے کہ ایک [illegible]
آتی ہوئی انہیں دکھائی دی - [illegible]
اور [illegible] دونوں تھے [illegible] کے ساتھ
اسکی سہیلیاں اور لڑکیاں بھی تھیں -
اور اسکے ساتھ ساتھ ڈینگلر آپ چلا آ
رہا تھا اسکے ہمراہ فرنینڈ بھی تھا - جس کے
لبوں پر [illegible] کے آثار پائے
جاتے تھے -

[illegible] اور [illegible] فرنینڈ [illegible]
اسکے چہرے کی عجیب صورت کو [illegible]
تھے [illegible] سورج کی [illegible]
[illegible] تھے - انہوں کسی کے چہرے
کے اظہار [illegible] سے کیا کام تھا -
[illegible] اور [illegible] فرنینڈ سے [illegible]
[illegible]
[illegible]
کی طرف اسکی آنکھیں لگی ہوئی تھیں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اس کا چہرہ ... وہ دیکھتا رہا تھا اُسکے
ماں باپ کے گھر ... آیا تھا ...
میں شباب کے ... پاک ... چہرہ
تھا کہ ایسے آدمی ملیں گے - وہ [illegible] سے
ظاہر ہوتا تھا کہ اُسکے دل میں گہری خوشی
رات کے خیالوں کا [illegible] ہاتھ [illegible] اور
اپنا حصہ [illegible] سال
[illegible] اس کی باتوں [illegible]
دل میں [illegible] ہے

[illegible] مایوس عاشق کے [illegible]
لیا تو اُسکے [illegible] کی طرف سے اُسکی
طبیعت [illegible] اور [illegible] شادمان
میاں بیوی کے پیچھے پیچھے جا رہا تھا - اُسکی
خوشی میں اپنا حال بھول گیا تھا اور اُسے
نہیں معلوم ہوتا تھا کہ آیا وہ بھی اس [illegible]
کے ساتھ جا رہا ہے - یا نہیں وہ [illegible]
اور [illegible] تھا کبھی کبھی اُسکے چہرے سے بھی
خوشی کا نشان چھپا جاتا تھا مگر [illegible]
کی طرف دیکھ کر گویا [illegible] کی وہ
[illegible] کر رہا ہے - اُسکے خط و خال پر
ایک [illegible] کا سایہ بکھر جاتا تھا
دستار بھی سادہ مگر خوبصورت لباس سے
جو سوداگروں کے لڑکوں کے لئے [illegible]
[illegible] تھا - اُسکا لباس [illegible] اور [illegible]
افسروں کے [illegible] پہننا چاہئے - اور اُسکا
خوشنما چہرہ خوشی اور شادمانی کے باعث
چمک رہا تھا اس سے بڑھ کر زیادہ [illegible]

[illegible] مشکل [illegible] ایسا [illegible]
کہ [illegible] کی [illegible]
خوبصورتی [illegible] کم [illegible] - [illegible]
[illegible] اور [illegible]
کو [illegible] - اگر [illegible]
[illegible] کی [illegible]
[illegible]
[illegible] کی [illegible]
[illegible] شادمان لڑکی [illegible]
ایسی [illegible] طرف [illegible] تھی [illegible]
[illegible] اور [illegible]
[illegible] اُسکی خوشی [illegible]
[illegible] اپنا [illegible]
[illegible] آئی اور [illegible]
[illegible]
[illegible] کہ [illegible] ایسا [illegible] ہوگا اُسے
[illegible] آیا ہے اللہ [illegible] سے آئیے
[illegible] کی [illegible] اُسکے [illegible]
[illegible] اور [illegible]
[illegible] گیا - وہاں [illegible]
تمام [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ہے
[illegible] - [illegible] ہوچکا [illegible]
[illegible]
[illegible] - اپنی [illegible] طرف

آسے شاوگی جو ہم بدمعاشوں کی طرح بچ رہے
پیش آ رہا ہے اس پر اس نے مسکرا کر فرہاد
کی طرف اشارہ کیا۔ مگر اس کی اطرف سے اور
آسکے لفظوں سے آنے والی ایسی دکھائی ہوتی
کہ گویا اسکے منھ میں ہیرا آ کر لگے ہیں کیونکہ
آسکے ہونٹ بالکل رنگین ہوگئے اور اسکے
اُن کی گال رنگا ہوا سے خون بہتا ہوا معلوم
ہوتا تھا گویا کہ کوئی تازہ پانی اسمیں آ پڑا
ہے [illegible] ایسی ہوگئی تھی کہ
[illegible] نہایت
معزز ممبروں کو باتیں سنانے میں مشغول
کیا تھا [illegible] اس کے ساتھ
[illegible]
اپنے [illegible] اشارے سے [illegible] کی حمایت
[illegible]
[illegible]
آپ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] آپ کے [illegible] اور [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] اور [illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

پاس ہی آس وقت کی گئی تھی ایک [illegible]
ہے اسلئے کوئی آدمی خیال کریگا کہ اس
کو اس میں ایسی خوش [illegible]
کر دی ہے کہ [illegible]
سے [illegible] اور [illegible]
کہ [illegible] آدمی
[illegible]
کی شادی ہونے والی ہے۔

[illegible] اگر [illegible] کا مطلب میں
سمجھا ہوں وہ واقعی [illegible]
[illegible]
ہوں مگر [illegible]
[illegible] حالت کی [illegible]
کہ [illegible]
[illegible]

[illegible]
کی [illegible]
جاتا تھا اور اسکا دل [illegible]
[illegible]

کہ [illegible]
کی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] نہ ہوگا۔

[illegible]
[illegible] معلوم ہوتا ہے کہ
انسان [illegible]

اُٹھا۔ شکر ہے اللہ کا [illegible] ہوا استاد [illegible] ان دانا دانشمندوں کی طرح ہے جن کی نسبت ہم ابھی کتب خانہ کے زمانہ میں پڑھتے ہیں جنکے دروازوں کے آگے بڑے بڑے اژدہا مُنہ پھیلائے پڑے رہتے ہیں اور طرح طرح کے دیووں بھوتوں کو معلوم کیا ہو [illegible] کہ میں فتح نصیب ہوئی ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ میں استقدر تعجب میں مستغرق ہو رہا ہوں کہ جس کا بیان نہیں کر سکتا مجھے اسقدر عزت دی گئی ہے۔ کہ میں اپنے تئیں اس قابل نہیں دیکھتا اور وہ [illegible] میری سادگی [illegible] ہے"

کیٹ ویگنر۔ (فاسٹ سے) نہیں [illegible] ابھی تمہیں وہ عزت حاصل نہیں ہوئی۔

فاسٹ۔ [illegible] ابھی تمہاری عمر [illegible] ہے ذرا [illegible] کی طرح اسے خدمت تو کرو۔ دیکھو کیسی وہ [illegible] ہے۔ [illegible] وہ عزت انہیں حاصل نہیں ہوئی۔

ڈاکٹر [illegible] ہوا۔ اور [illegible] کی علاوہ [illegible] ہیں۔ اور فاسٹ ہے کسی طرح سے [illegible] آتا تھا اور [illegible] تھا [illegible] اور یہ [illegible] ہوتا معلوم ہوتا تھا اور کیسی رومال سے [illegible] تھا۔

ڈاکٹر فاسٹ۔ کیا [illegible] ایسی [illegible] [illegible] [illegible] واقعی ابھی میری [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

ڈاکٹر [illegible] (درد [illegible]) کیا [illegible] [illegible]

ڈاکٹر [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

ڈاکٹر [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

سوتا تو اس سے زیادہ وحشت کیا باہم آہ!
آپ کے منہ سے نکل گئی مگر خوشی کی بات ہے
تری کہ آپ سے رومیو غائب کسی نے اس
کی طرف التفات نہ کیا

پیتار وچ - تاوان بابت شکیب باسا لوری
ہے - کہ تم نے بڑی جلدی اتنا کام سرانجام
کیا کل صبح آئے - اور آج تم سے شادی
کی ٹھہرادی - اس قدر جلدی شائستہ ہے

ڈینگلرس - (رئیس دور آواز سے) الکس
ہم نے یہ تمام سامان درست کیسے کیا کہ معائنہ
تھیں !!

ڈنٹاز (روتے ہوئے) حالانکہ برکینا کو
کاغذات جاری کئے گئے - مرسیڈیز کے پاس
دولت نہیں - میرے پاس نہیں - لیکن
اس کے لئے جانے میں کوئی دیر نہیں - اس
پیچھے انتظار کر سکتا نہیں تھا" یہ سب
تمام حاضر ہنس پڑے

ڈینگلرس - تو جسے ہم نے بیٹا کا کھانا
تصور کرتے تھے وہ شادی کا کھانا نکلا۔

ڈنٹاز - نہیں نہیں مت خیال کرو کہ
میں تمہیں لوٹ ہی ٹال دونگا کل میں
پیرس جانے والا ہوں - پانچ دن جانے
میں لگیں گے - پانچ آنے میں ایک دن
جس کام کے لئے میں لے جاتا ہے ستر
رہونگا - … میں یہاں واپس
آجاؤنگا - اور اسی سے اگلے دن شادی
کی ضیافت دونگا !!

ضیافت کے اہتمام … وہ مرتا ہم جام …
جوش ہوا … ڈنگلر … لگے
کہ ڈنٹاز کا ہاتھ سے کھانے کے شروع
ہونے وقت سے کو جب … جانے کے
لئے کہا تھا - اس شور و غل کے درمیان
اس بات کو مشکل معلوم کرنے لگا - کہ آج
ایسا موقعہ آگئے - کہ دولہا اور دولہن کا
جام صحت پئیں

ڈنگلر جو ہمیشہ اس کے اشتیاق کو غور
کی نظر سے دیکھ رہا تھا - بیقراری سے
بھری ہوئی نظر کے ساتھ مرسیڈیز کی
طرف دیکھا کیا اور اس نے جس کی
آنکھیں ایسے کی خوشنودی کی طرف
لگی ہوئی تھیں - اسکی طرف نمایاں اشارہ
کیا ضیافت کی … تمام جوش و
خرم بیٹھے تھے - ہر ایک قسم کی … دشت
سے آزاد تھے - جیسا کہ … ضیافت
کے اختتام پر ہوا کرتا ہے - اور چونکہ
چونکہ ادنیٰ درجہ کے لوگ تھے تو کوئی پابندی
نہیں کی - اسلئے ہر طرح کا شور بپا تھا
اور کوئی کسی کی نہیں سنتا تھا کھانے کے شروع
کے وقت جو اپنی جگہ … بیٹھے
تھے - بلا لحاظ اٹھ کر … اور جس
جس مرد عورت کے ساتھ … انہیں …
تھا - اسکے پاس جا بیٹھے - … کلام
کرنے لگے کسی کو … کی کچھ پرواہ
نہیں تھی - ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آپ اپنے

حالوں کو مخاطب کئے ہوئے ہیں

فرہنٹ - کورا درد و کھاکر ڈینگلرس کے جیسے چھوٹے ہوئے تھے اور فرہنٹ کا واسو ممنت جو حال ہو رہا تھا - اسکو خدا ہی جانتا ہے چونکہ اسے کل ہیں شہ نئی تھی اسلئے دسترخوان پر اس طور سے سرو یا اٹھے تو اُن سے سب سے اول وہ تھا - اور چونکہ اس خوشی و خرمی میں اُسکا دل لگتا ہی نہیں تھا - اسلئے وہ اس کمرے کے تیرتھے سرے کی طرف جہاں آواز سنائی نہیں دیتی تھی - چلا گیا -

کیپٹن روس بھی ڈینگلرس کے پاس جس سے فرہنٹ بچنے کی کوشش کرتا تھا اور جو اس کمرے کے گوشے میں تھا اُسکے ساتھ جا شامل ہوا تھا - جا بیٹھا -

کیپٹن روس - سچ دل سے ڈینٹز کی ضیافت کھانے سے تمام حسد کے خیالات جاتے رہے تھے - میں سچ کہتا ہوں ڈینٹز بہت اچھا آدمی ہے - اور جب میں اُسے اُس بیوی کے پاس جس سے اُسکی ابھی شادی ہونے والی ہے - بیٹھا ہوا دیکھتا ہوں تو مجھے خیال کرکے بڑا افسوس ہوتا ہے کہ اُس سے وہ دھوکا - جسکی تجویز کر رہے تھے - کھیلا جاتا -

ڈینگلرس - آہ اس سے کوئی نقصان مد نظر نہیں تھا - پہلے تو واقعی مجھے بھی جوش پیدا ہوا تھا کیونکہ فرہنٹ کے سے تھے تو کیا سب ہوئی تھی لیکن جب میں نے خیال کیا کہ وہ تو اسکا رشتہ ہوا - تم کیوں آپ سے جاتے ہو - اسلئے میں نے اس بات کا خیال چھوڑ دیا -

کیپٹن روس نے نظر کر کے فرہنٹ کی طرف دیکھا اُسکا چہرہ زرد تھا -

ڈینگلرس - جب وہ اپنی محبوبہ کی طرف نظر ڈالتا ہے تو واقعی وہ بات اچھی نہیں معلوم ہوتی - میں اپنی جان کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ہمارا کپتان بڑا خوش قسمت ہے - کاش کہ اُس کی جگہ میں ہوتا -

مرسیڈیز - (خوش الحان آواز کے ساتھ کہا) اب بارہ بجا سے ہونے کو ہیں چلئے - ہم جانتے ہو کہ ہوٹل میں دو بجے ہمارا انتظار ہوگا -

ڈینٹز - (جلدی سے آشکی) ٹھیک ٹھیک ٹھیک ٹھیک آؤ - سب بیٹے اور بیٹیاں" تمام مجلس اسکے ساتھ ہم آواز ہوئی خوشی کا نعرہ مار کر سب اٹھ بیٹھے - اور جلسہ کی طرح اپنے تئیں آراستہ کرنے لگے -

اس اثنا میں ڈینگلرس نے جسکی نظر فرہنٹ پر لگی ہوئی تھی - اُسے لڑکھڑاتے معلوم کیا گویا اُسے غش آگیا - اور تالی کے پاس کی ایک کرسی پر گر گیا - اسی وقت زینے سے قدموں کی آہٹ سنائی دی ایک افسر آرہا تھا - جسکے پیچھے سپاہی تھے - اور اُن کے ہتھیاروں کی جھنکار سے گھبرا اُٹھے تھے - آخر میں انہوں نے اپنے طور سے پکارا کہ تمام جلسہ

چپ ہو گئے اور اُن پر ایسا ہم چھایا کہ
گفتگو کرنے کی قوت اُن سے مفقود ہو گئی
اور ایسی خاموشی چھا گئی کہ گویا کسی میں جان
و حرکت باقی نہیں رہی۔

وہ خوفناک اور [illegible] آ ہی گئیں۔
تلوار کے دستے کی دفعۃً دروازے کے
ساتھ کھٹکھٹانے سے اُس خوش و خرم جماعت
کے چہروں پر خوف چھا گیا۔ سب ایک دوسرے
کی طرف تکنے لگے۔ اور اُن کے دل میں
یہ خواہش پیدا ہوئی کہ سلامتی سے گھر چلے
جاویں۔ تو اچھا ہے

کمرے کے باہر سے ایک آواز دی
میں اندر آنا چاہتا ہوں چونکہ اُس کے آنے
کے لئے کوئی مزاحمت نہ کی گئی۔ دروازہ
کھولا گیا اور افسر وردی پہنے آ موجود
ہوا۔ اُس کے پیچھے چار سپاہی اور ایک حوالدار
تھا ان کو دیکھ کر [illegible] سب کے
ہوش و حواس باختہ ہو گئے۔

اجم مارل (دہشت سے وہ جانتا تھا
کیا مجھے اجازت ہے کہ اپنے عزیز رفقہ
اسکی وجہ کی نسبت دریافت کروں ضرور
کوئی غلطی ہو گئی ہے

افسر اگر کوئی غلطی ہو۔ [illegible]
اُسکی اصلاح ہو سکتی ہے آپکے ساتھ ہی میں
یہ کہتا ہوں۔ کہ مجھے ایک گرفتاری کا پروانہ
ملا ہے اور گو اس کام کو میں بہت برا
سمجھتا ہوں [illegible]

کرتا ہوں مگر کیا کیا جائے۔ [illegible]
درمیان ایڈمنڈ ڈانٹز کے [illegible]
ہر ایک آنکھ اُس شخص کی طرف جس کا
نام لیا گیا تھا۔ متوجہ ہوئی جس پر [illegible]
باوجود اس کے یہ نقشہ دیکھ کر مضطرب ہو گیا
آہستہ آگے آیا اور کہنے لگا وہ میں ہوں
مجھے کیا حکم ہے

افسر ڈانٹز میں قانون کے نام پر تم کو
گرفتار کرتا ہوں

ایڈمنڈ ذرا ٹھہرو گرفتار کرتا ہے
اور میں التجا کرتا ہوں کیوں

[illegible] بیٹا۔ میں تمہاری اس کی
خبر نہیں دے سکتا لیکن جب وہ [illegible]
سے تمہیں گرفتار کیا گیا ہے اُس کی [illegible]
میں تمہیں بتلا سکتا ہوں

اجم مارل کو معلوم ہوا کہ اب اصرار
کرنا عبث ہے۔ کیونکہ اُس نے دیکھا
کہ وہ قانونی عملدرآمد کے لئے آیا ہے اور
جان لیا کہ اُس سے سفارش کرنا بیکار ہو
ہوگا۔ مگر ڈانٹز کے پاس جا کے کہا
آپکی پیرانہ محبت نہایت نمایاں [illegible]
کرتی کہ ساری [illegible]
حوالات کی ہوا کھانے [illegible]
[illegible] مجسٹریٹ کے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

نہیں تھا۔ اُس نے کہا "میرے لائق دوست میں تمہاری منت کرتا ہوں۔ کہ تم اس قدر اندیشہ مت کرو۔ تمہارے بیٹے نے غالبًا کسی مقررہ فارم یا مال کے رجسٹر کرانے میں غلطی کی ہے اور غالبًا مجھے خیال ہے کہ خود ہی وہ اُسکی نسبت اطلاع دیگا جو کچھ گیا رہا ہوگا خواہ وہ یا تو آپکے ملاقات کی نسبت ہوگی۔ یا کرایہ کی قیمت کے متعلق"

کینڈروس (ایک خیال کر کے ڈینگلرس سے) اس بات کا کیا مطلب ہے"

کینڈروس نے پھر فرنینڈ کے لئے چاروں طرف دیکھا مگر وہ غائب ہو گیا تھا

اُس وقت گذشتہ رات کا نظارہ اُس کی آنکھوں کے آگے پھر گیا۔ اس خوفناک حادثے سے جو اُس نے ابھی دیکھا تھا اُس نے دو کوششوں کے اندر ہی نے اُسکا آپکے حالات کے درمیان ڈال کیا ہوا تھا پھاڑ ڈالا

کینڈروس (ڈینگلرس سے خوفناک آواز سے) کس لئے میں سوال کرتا ہوں کیا آپ اس تجویز کا نتیجہ ہی ہے جس پر تم کل مشورہ کر رہے تھے۔ جو میں کہہ سکتا ہوں وہ یہ ہے کہ جنہوں نے آئی کی ہو سکتی ہے۔ انہیں اسکا خود بدلا دینا پڑیگا۔ اور آپ پر دہری مصیبت آئیگی۔

ڈینگلرس (کیسے واپسانا بکتا ہے) ہو۔ میں کہتا ہوں کہ مجھے اسکے کچھ فیصلہ نہیں علاوہ اس کے تم جانتے ہو میں نے اُس کاغذ کو پھاڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا تھا۔

کینڈروس۔ نہیں تم نے اسے ٹکڑے ٹکڑے کہاں کیا تم نے صرف اُسے مسلک دیا تھا میں نے اُسے کونے میں پڑا دیکھا تھا

ڈینگلرس۔ خوفناک زبان بند کرو۔ تمہیں اُسکی نسبت کیا معلوم ہے تمہیں تو نشہ چڑھا ہوا تھا۔

کینڈروس۔ فرنینڈ کہاں ہے

ڈینگلرس۔ مجھے کیا معلوم ہے وہ اپنے کاروبار کے لئے چلا گیا ہوگا۔ دانا آدمی تھا کیسا وقت ضائع کر سکتا ہے اُسکا کچھ فیصلہ نہیں وہ کہاں ہے؟ یا کہاں نہیں آؤ ہم اور تم چلیں اور اپنے مصیبت زدہ دوستوں کو اُن کے کام میں امداد دیں۔

اس اثناء میں ڈینٹس نے اپنے تمام ہمدرد دوستوں سے ہاتھ ملایا اور اپنے تئیں اُس افسر کی جو اُسکی گرفتاری کے لئے آیا تھا سپرد کیا۔ اور کہا۔ دوستو آپ کچھ اندیشہ نہ کریں کسی امر کے متعلق کوئی غلطی ہوگی اور اغلب ہے کہ مجھے حوالات تک جانا بھی نہ پڑیگا۔

ڈینگلرس۔ (تو اسے جاتے کے ساتھ آتا تھا) آہ واقعی مجھے یقین ہے سوائے غلطی کے اور کوئی بات نہ ہوگی"۔ ڈینٹس

جسکے آگے افسر اور پیچھے سپاہی تھے اندر گاڑی کھڑی تھی جسمیں ایک افسر اور دو سپاہی اسکے ساتھ داخل ہوئے۔ اور یہ گاڑی مارسیلز کی جانب روانہ ہوئے۔

ہربیٹ بیز کھڑکی سے اُسکی طرف ہاتھ ہلا کر اسے عزیز ایڈمنڈ الوداع! الوداع!!"

فیڈی نے جس کے کانوں میں اُس کی منسوب کی آواز آئی تھی ایسا محسوس کیا کہ گویا موت کا سرد ہاتھ اس پر اپنا وار کریگا اور گاڑی سے باہر سہارا لگا کر اُس نے اپنے اطراف کے کہنے کی کوشش کی کہ سلام میری ناریں ہم پھر جلدی ملینگے مگر گاڑی کی تیز رفتار ہونے کے سبب سے وہ منشا نکلس کے موڑ کے پاس غائب ہوگئی تھی۔ وہ کچھ زیادہ نہ بول سکا۔

ایم مارل تم سب یہاں ٹھہرو میں گاڑی لیکر مارسیلز جاتا ہوں۔ اور خبر لاتا ہوں۔ کہ کیا معاملہ ہے

سب حاضرین ہاں شوق سے جائیے۔ اور جتنی جلدی ہو سکتا ہے واپس آئیے!"

اس شخص کے جانے سے ہوا اُڑ گیا کہ وہ تمام سے حیران و پریشان رہ گئے ڈینگلرز کا باپ اور [illegible] لو اپنے اپنے خیالات میں [illegible] لیکن آخر کار اُن سب [illegible]

اونچی کیں۔ اور یہاں بہت سے اگر آہ کے ساتھ ایک دوسرے کی بغل میں جا پڑے اس اثنا میں فرنانڈ آموجود ہوا اور کانپتے ہوئے ہاتھوں سے اپنے لئے پانی کا گلاس بھرا اور جلدی سے ایک پاس کی کرسی پر جا بیٹھا یہ کرسی اتفاقاً وہی تھی جس کے پاس ڈالی مرسیڈیز بے ہوش ہو کر گری ہوئی تھی جب وہ اُس پیر مرد کے بازوؤں سے رہا ہوئی تھی جس کہا کہ اُس مر گئی تھی۔ فرنانڈ نے جلدی کرسی اُس سے ہٹالی۔

کیڈروس۔ ڈینگلرس کے کان میں مجھے یقین ہے کہ اس تمام مصیبت کا باعث وہ ہے!"

ڈینگلرس۔ میرا خیال تو ایسا نہیں اُس بیوقوف کو بھلا ایسی تجویزیں کہاں سوجھ سکتی ہیں۔ مجھے تو صرف یہ امید ہے کہ جس نے یہ کام کیا ہے۔ اُس پر مصیبت آئیگی۔ ہمیں اس سے کیا کام

کیڈروس تم اُن لوگوں کا نام نہیں لے سکتے جنہوں نے ایسی بری حرکت کے کام میں امداد دی۔ چہ جائیکہ تم اُن کا نام بتاؤ جنہوں نے ایسا مشورہ دیا!"

ڈینگلرس بدا انسان اُن باتوں کا [illegible]

ایک ڈیگلس اس علم انگریز حادثے کی
ہے ہمارا خیال کیا ہے۔
ڈیگلس: میں تو سچ کہتا ہوں مجھے
کچھ معلوم نہیں مگر اتنا کہہ سکتا ہوں کہ
شاید بازار میں سے کوئی غلطی ہو گئی ہے
کہ جس سے یہ واقعہ ظہور پذیر ہوا"
ڈیمپی: مگر ڈیگلس ہمارے علم کے
بغیر کوئی بات کیسے واقع ہو سکتی ہے تم
ہمارے [illegible] ملازم ہو
ڈیگلس: کیوں آپکے متعلق تو صرف
اتنی بات ہے کہ بازار میں کیا کچھ ہوا ہے
میں جانتا ہوں کہ اس میں زہر ملی تھی اور وہ
اسکی [illegible] شربت کے جس پیالے میں
اور [illegible] پیالہ کے جس پیالے سے
لادی گئی تھی [illegible] جو صرف لئے ہوا کا
لازم ہے اور میں التجا کرتا ہوں کہ آپ
اس حال کی نسبت مجھے معاف فرمائیے
ڈیمپی: اب مجھے معاف فرمائیے میرے
[illegible] نے کہا تھا کہ میں تمہارے [illegible]
اور پتا کو لایا ہوں"
ڈیگلس: [illegible] آج
کی ہے۔ [illegible] آپ یاد کریں [illegible]
[illegible] ہو گا [illegible]
[illegible] ہوئے اور ان کا [illegible]
[illegible] ہو گا۔ مگر [illegible] کی گرفتاری
اس بات کی طرف [illegible] نہ کی [illegible] اس نے
اپنے علم کو [illegible] کر کے [illegible] ایک [illegible]

اس سے اور برداشت نہ ہو سکا اور وہ
پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی
[illegible]
رکھو [illegible] یہاں اسے ہے"
ڈیگلس: اسے ہے"
ڈیمپی (منہ ہی منہ میں) "اسے" مگر یہ
لفظ اسکے زرد ہونٹوں سے باہر نہ نکل سکا
اور اسکے چہرے کا رنگ دگرگوں ہو گیا
حاضرین میں سے ایک [illegible] کے
[illegible] ایم مارل [illegible]
[illegible] کہ اسے ہم
سننے لگے ہمارا دوست [illegible] ہو گیا۔
حاضرین: کیسی بات کیا ہے
ایم مارل: [illegible] کو افسوس ہے [illegible]
میرے دوست [illegible]
اس [illegible] معاملہ سنگین ہے"
[illegible] (ہو سکے)
[illegible] یاد کریں [illegible]
[illegible]
ایم مارل: میں اس بات کو تو مانتا ہوں
مگر پھر بھی اس پر الزام لگایا گیا ہے"
[illegible] کیا الزام"
ایم مارل: [illegible] کا الزام کہ تو نا
[illegible] کی کیٹی کا [illegible] ہے" ہمارے
[illegible] کو معلوم ہو جاتا [illegible]
[illegible] ہماری [illegible] کا تعلق ہے آپ
[illegible] پر الزام [illegible] گیا۔ [illegible]

کی مایوس سوں سے صحیح نکل گئی اور اسکا ہاتھ
ایک کرسی پر جا ایک رحمدل نے اس کے ہاتھ
لا رکھی تھی غش کھا کر گرا

کمشنر ڈوبس - دکان میں آ کر ڈیسگارس
تم نے مجھے دھوکا دیا۔ میں دیکھتا ہوں - کہ تمہیں
جو پیر گذشتہ رات تم نے مسودہ کا اعوا اسی
کا سبب ظاہر ہے لیکن میں ہرگز یہ نہیں
کر سکتا کہ تمہارہ بارہ اور بےگناہ لڑکی کو
قصور کی وجہ سے ہلاک ہوں [illegible]
اس کے آگے ساری کہہ دیتا ہوں

ڈیسگارس (اسکا ہاتھ پکڑ کر) ہوش
میں رہو۔ [illegible] کی کوئی اور دوا کا
کون کہہ سکتا ہے کہ آیا ڈینٹار مجرم [illegible]
یا معصوم ہے۔ واقعی الماس جا [illegible]
جہاں اس نے اسے ٹھہرایا اور تمام [illegible]
مرہبے میں لے گیا اسے اگر کوئی حملہ یا
مخبر ایسی اس کے پاس سے نکل آئے
سکا اسے الزام نہ لگایا جاتا [illegible] اسے
امداد دینے کی کوشش کر رہے ہیں کیا
آپکے سر [illegible]
[illegible] تو اسکی آنکھیں [illegible]
ڈیسگارس کی طرف [illegible]
دیکھا اور [illegible]
سے وہ کیسے لگا تھا [illegible]

کمشنر ڈوبس - ڈیسگارس کی طرف [illegible]
سے دیکھ کر ہم ذرا مجبور ہیں [illegible]
پیش کیا ہوتا ہے۔

ڈیسگارس - تاہم ہر حال میں انتظار
کرنا چاہئے اگر وہ بےگناہ ہوگا - تو وہ آزاد ہو
جائیگا اگر مجرم ہوگا تو میں اس کے ساتھ
شامل ہونے کی گناہ بڑھتا ہے"

کمشنر ڈوبس - تو آؤ یہاں سے ملیں مجھے
سے اس [illegible] کی حالت دیکھی نہیں جاتی"

ڈیسگارس - ساتھی کے ساتھ [illegible]
ہوں بہت اچھا [illegible] کیا کام تھا
[illegible] جا سکتے [illegible]"

ان کے چلے جانے کے بعد [illegible]
بیچاری لڑکی کا اس [illegible] ایک وقت میں
[illegible] اس روتی ہوئی لڑکی کو گھر
[illegible]
[illegible] واپس لایا اور ڈیسگارس
[illegible] پارسل [illegible] کو اسکے
[illegible] گھر میں چھوڑ آئے

[illegible] کی مدد کرنا
[illegible]
[illegible] ہوا کی طرح [illegible]
[illegible]

[illegible] ایڈمنڈ
[illegible]
ڈیسگارس سے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ایم مادل - کیا اس سکوک کی نسبت میرے
سوا کسی اور سے بھی تم نے ذکر کیا ہے؟
ڈیگلرس - بالکل نہیں۔ پھر آہستہ اُس کے
کان میں کہنے لگا تم سمجھتے ہو کہ سب بیمار
بیچارا ایم ناٹکر کے حق میں غلط سا ظن
ظاہر کرتا ہے اور وہ کسی بات کو نہیں
چھپاتا۔ ان مضمون کی نسبت آپکے خیال
میں آتی ہے اس پر ہم لوگ بہ آسانی
شک سا کیا جاتا ہے اگرچہ ان کی باتیں ایسے
سکتے ہیں جیسے بیان کیا۔ رائلڈ سائل
سکے اور آپ کے انہیں کوئی سبب نہیں تھا
ظاہر ہو ... کہ گو میں یا ہے تب ہے
تاہم ناٹک جہاز کو ہر ایک بات سے ضرور
اساسی سمجھتا ہوں اور بہت سی باتیں
ہیں جنہیں اسے بڑی احتیاط سے پوشیدہ
رکھنا چاہیے۔
ایم مادل - ڈیگلرس تم نے جو سنا یا
تم لائق آدمی ہو ۔ سوا رسے اینڈ سنڈ کے
کپتان صاحب کے وقت مجھے تمہارا بھی خیال
مد نظر تھا۔
ڈیگلرس - ممکن ہے کہ آپ کے
دل میں ایسا خیال پیدا ہوا۔
ایم مادل - ہاں میں نے اول ہی ڈینٹیز
سے دریافت کیا تھا کہ اسکا منشا ...
کیا خیال ہے اور ...
اسکے دل میں کوئی ناراضی تو نہیں ...
کیونکہ کسی نہ کسی طرح سے مجھے معلوم ہوا

رکھو وہ اس بارے میں ... جس ...
میں یہ خیال کیا کہ شاید وہ تمہاری نسبت
وہ کسی اور کو جہاز کا منتظم مقرر کرے گا
ڈینگلرس - اس نے کیا جواب دیا؟
ایم مادل - اس نے کہا کہ واقعی اُس سے
تم ایک بات پر ایسی ہو گئی تفصیل اس نے
مجھ سے آگے بیان نہیں کی اور بیان کرنے لگا
کہ جہاز کے مالک جو رکھے انشاء کریں گے
اسے اسکی بابت کچھ عذر نہ ہوگا۔
ڈینگلرس (دل میں) مکار!
کہا۔ تو ہیں بیچارہ ڈینٹز اسکے ساتھ
ہو میں کسی کو کلام نہیں؟
ایم مادل - لیکن ... وہ ایک ... کے
جہاز ان باتوں کو فراموش نہیں کرنا چاہیے کہ
... کا کوئی کیا ... نہیں ہے؟
ڈینگلرس - جبکہ میں یہ بات ہم اس
... واقف نہیں ہو سکے نہیں اس وار
رہنا چاہیے کہ اس بارے میں ڈینٹیز رہا ہو
جائے گا؟
ایم مادل - اس کی بات تو مجھے کچھ پسند
نہیں مگر ... کیا کرنا چاہیے؟
ڈینگلرس - ایم مادل - میں آپکا عقیدت
مند ملازم ہوں۔ تم جانتے ہو کہ میں جہاز کا
ایسا ... سے انتظام کر سکتا ہوں جیسے
کوئی ... تجربہ کار ملاح ہو کر سکتا ہے اس
سے آپ کو کوئی فائدہ ہوگا ... ڈینٹیز
رہا ہو جائے گا تو نہیں اپنی اپنی جگہ لیں ہیں

کوئی مشکل نہیں ہوگی۔

ایم مارل۔ مسٹر سکریٹری! میں تمہارے اس مشورے سے بہت اتفاق کرتا ہوں۔ اس کی تمام مشکلات دور ہو جائینگی۔ میں تمہیں اسکی غرض کا پورا پورا اختیار دیتا ہوں۔ تمہیں چاہیئے کہ اُسکے مال کے اندر ولیم جو سائکوز برداشت کرو۔ جاؤ گی اسکا اثر شہر میں ایسے سپاہیوں کا ہو کو برداشت کرنا نہیں چاہیئے"

ڈینگلرس۔ آپ کسی بات کا اندیشہ نہ کریں لیکن آپ کس بات کا خیال کرتے ہیں کہ ہم اپنے دوست ڈینٹیز کو قید خانے میں جا کر دیکھیں؟"

ایم مارل۔ خوشی کہ ایم ڈی ویلفورٹ سے میں ملکر آیا ہوں جونہی اُسکو پہنچیگی میں درخواست کرونگا اُس سے ایڈمنڈ کے حق میں سفارش کرونگا۔ میں جانتا ہوں وہ بڑا سخت مزاج ہے مگر باوجود اسکے اور باوجود بادشاہ کی طرف سے حاکم ہونے کے وہ ہمارے جیسا ہی آدمی ہے میں خیال کرتا ہوں کہ شاید میری بات کو وہ مان جائیگا"

ڈینگلرس۔ شاید مانے عام لوگ کہتے ہیں کہ وہ بڑا حریص ہے اور خصوصاً ان کو بہت دل ستاتی ہے"

ایم مارل۔ خیر خیر آپ جہاں تک جلدی جا سکو اب جلدی تمہیں وہاں آ جاؤنگا" یہ کہکر اس نے ان دونوں سازشیوں کو چھوڑا اور عدالت کی طرف روانہ ہوا۔

ڈینگلرس (کیڈروس کی طرف مخاطب ہو کر) دیکھا تم نے کاش یہ لوگ سمجھتے کہ ابھی تک تمہارا دل چاہتا تھا کہ اس کی امداد کرو!"

کیڈروس۔ ذرا بھی نہیں لیکن بہتر ہوا سمجھا اس بات کے معلوم کرنے سے تو اور بھی مطمئن ہو گیا ہے کہ ڈینٹیز سے اس قدر خدا کی سخت نفرت ہو

ڈینگلرس۔ لیکن وہ شخص کیا اور کسے کہے کیا۔ میں نے تو تم سے فرنانڈ نے کیا نہیں اچھی طرح سے معلوم ہے۔ کہ میں نے اس کاغذ کو لیکر ایک کونے میں پھینک دیا تھا۔ واقعی میرا خیال تھا۔ کہ میں نے اپنی طرف سے اسے ضائع کر دیا"

کیڈروس۔ او نہیں نہیں اس بات کے لئے صاف آگاہ کرتا ہوں۔ کہ تم نے کچھ نہیں کیا کاش کہ وہ کاغذ وہیں پڑا رہتا

ڈینگلرس۔ تو پھر اسکے بعد کیا ہوا فرنانڈ نے اسے اٹھا لیا یا اسے نقل کیا یا کرایا۔ شاید اس نے اسکے دوبارہ نقل لکھنے کی تکلیف گوارا نہ کی ہو۔ میں خیال کرتا ہوں کہ شاید اس نے وہی کاغذ روانہ کر دیا خوش قسمتی کی بات ہے۔ کہ اس پر میرا دستخط نہیں تھا"

کیڈروس۔ تو تمہیں اس بات سے آگاہی نہیں تھی کہ ڈینٹیز اس سازش میں شریک ہے"

ڈینگلرس۔ جیسے میں نے ابھی کہا ہے

میں آج سے ایک قسم [illegible] کا [illegible]
تسخیر حاصل کرتا ہوں مگر معلوم ہوتا ہے کہ
[illegible] طور پر صاف ظاہر [illegible] ہے
کمٹ ڈی ویس - تاہم اگر اس قسم کا [illegible]
[illegible] میں نہ آتی تو [illegible]
ڈینگلرس - میں معلوم ہوگا - کہ ہم
ہمارے لئے اچھا [illegible] ہوگا" [illegible]
اگر کوئی بات ہوگی تو [illegible] کیا [illegible]
اس کو ڈر ہے اور تم جانتے ہو - کہ وہ [illegible]
سے ہم کیسے [illegible] سکتے ہیں [illegible]
پکڑا گیا [illegible]
[illegible] اور کسی سے [illegible]
کہ یہ لوگ ہم پر [illegible]"
کمٹ ڈی ویس - ڈینگلرس کی طرف
الوداع کے لئے ہاتھ اٹھا کر اشارہ کرتے ہوئے
ڈینگلرس - دل ہی دل میں [illegible]
[illegible]
کارگر ہوئی - کچھ عرصہ کے لئے تو [illegible]
ہوگیا ہوں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

چھٹا باب

(بابت علم اعلیٰ)

[illegible] کے [illegible] کے مقابل ایک
[illegible] قریبا اسی وقت جس
[illegible] کی شادی کی [illegible]
رہی تھی ایک اور [illegible] ہو رہی تھی مگر
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] لڑکوں کو [illegible]
[illegible] اور اس سے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

آج وقت جو صدیوں کے اسرار دان ہے کہ لوگ ان میں
جہاں دریں بد قسمت پر سوتے میں سہاگہ کا
کام دبا ہوا تھا پیدا ہو رہی تھی بہت سے ساہ
جو اس جزیرہ آلبا کا چھوٹا بادشاہ تھا دنیا
دیکھ رہا تھا پھر کر سکے کرنے کے لئے [illegible]
ہم کی اس کی رعایا میں سے ہیں کہ ہماری
آزادی کلیم دو کر دی تھی" اس کا نتیجہ [illegible]
منقطع ہو گیا تھا اور جو ایسا آزادی کا
سو گنا زیادہ آزادی کے شہر سے "ڈوکا ڈی
مولیں" کے شعبے کا عادی ہو گیا تھا اس
مارسیلز کے باشندے تباہ شدہ آدمی تصور
کرتے تھے اور ایسا خیال کرتے تھے کہ گویا
فرانس اور اس کے تخت سے اس کا کوئی تعلق
نہیں رہا۔ شہنشاہ آزادی سے بالکل
باہمی بیان کرتے تھے جنگی افسر جو ابا
[illegible] اسکو اور پلیٹ کا ذکر [illegible]
تھے۔ اور عورتیں ملکہ کی طلاق کے بارے
میں گفتگو کرتی تھیں سب آدمی اس بات
کو ظاہر کر رہے تھے کہ ایک آدمی کے [illegible]
میں ہی وہ خوش نہیں ہو رہے کہ اپنے [illegible]
ہیں [illegible] بالکل تھا اس کے [illegible]
ہو سکتے [illegible]
اتنا دی میں ایک پیر مرد نے شمشیر [illegible]
کی حمایت آراستہ تھا۔ [illegible]
[illegible] کا جام صحت نوش کیا [illegible]
آج [illegible] تھا۔ اس فرشتہ سے
بادشاہ کی [illegible] یاد آگئی جس کا نام

یہاں دی گفتگو ختم ہو گئی۔ گلاس اٹھائے ملائے گئے
گئے۔ اور عورتوں نے پھولوں کے ہار اپنی
گردنوں سے نکال کر میز پر بکھیر دیئے۔

مارکیس ڈی سینٹ میران
جو سینٹ میران کی بی بی اور باوجودیکہ اس
کی عمر پچاس برس کی تھی۔ تاہم خوبصورت
نظر آتی تھی) "[illegible]
والوں جنہوں نے ہمیں ان مقدمات [illegible]
نکال دیا تھا جنہیں آج [illegible]
صرف [illegible]
کا اقرار کرنے کے لئے مجبور ہو گئے [illegible]
میں ہم ہی [illegible] تھے۔ اس لئے کہ ہم [illegible]
پیر بادشاہ کی قسمت کی ہمدردی کرنے کے
لئے راضی تھے حالانکہ انہوں نے [illegible]
اس کے طلوع کرنے والے [illegible]
کرتے [illegible]
[illegible] کو [illegible] کرتے تھے [illegible]
[illegible] سکتے کہ وہ بادشاہ جس کی خاطر ہم نے اپنی
عزت [illegible] اپنا مال و دولت قربان کر دیا
[illegible] اور ان کا [illegible]
اور ظالم [illegible]
بدنام رہے گا [illegible]
نہیں کہتی ہو؟"

مارکوئس [illegible] معاف
میں حقیقتاً آپ سے التجا کرتا ہوں کہ مجھے
معاف رکھیں
واقعی امر یہ ہے کہ میں آپ کی گفتگو کی

ہاں مجھے تو وہیں کہہ گیا تھا۔ اور پھر اُسی پیرس
کے لباس نے تو مشہور کیا تھا مسٹر
ماریس تو ان کو چھوڑ دیں میں آپ سے
عرض کرتا ہوں۔ شادی کے دل رایہ پر
لیجیئے ہم مصاحبوں کو چھڑا دیں گے"

ایک نوجوان لڑکی۔ جس کے بال
[illegible] کے پیچھے [illegible] تھے اور آنکھیں
[illegible] درخشاں معلوم ہوتی تھیں [illegible]
[illegible] کہ میں نے ایم [illegible]
کو [illegible] کہ وہ تمہارے
گفتگو کی طرف [illegible] نہیں ہو سکتا لیکن اب
آپ سے آپ جو چاہیں [illegible] ایم
[illegible] میں اس سے ایسا کہا کہ
میری والدہ سے گفتگو کرنا چاہتی ہے"
ایم ولفوریش اگر [illegible]
[illegible] الفاظ کو دہرائیں جنہیں [illegible]
[illegible] [illegible] کر اُن کا جواب
دو گا"

مسٹر ہم [illegible] جس کی [illegible]
کر [illegible] ہوئے کہ [illegible]
[illegible] طور سے [illegible]
[illegible] معاملہ [illegible]
کرتی ہوں۔ ولفوریش [illegible]
پیدا کر [illegible] طرف [illegible]
میں نہ ہمارے کی طرف داری [illegible]
[illegible] ہماری [illegible]"
ایم ولفوریش [illegible]

وال سکے قائم مقام ہو سکتے ہیں اور وہ
حقیقتاً کی ہو ولایت اپنے زمانہ کا شاہانہ
گذرے ہیں جنکے آنکھ دیکھی معاون سرتشن
کر ترہیں۔ وہ کہ جیسا سالار اور جیسے پہلے نہیں
تھا بلکہ وہ اس بات کا موید تھا کہ کل انسان
مساوی ہیں

مسٹر ہم [illegible] ہولایت مساوات
کا حامی! تو پھر ہم [illegible] کو کیا کہو گے۔ یہاں
نہیں اُس بات کو [illegible] دونوں
میں [illegible] خیال میں [illegible]
کا [illegible]۔

ولفوریش یہاں مسٹر ہم [illegible] خیال
میں [illegible] کی یاد گار
وہاں [illegible] جہاں اُسکی پھانسی لکڑی
کی گئی تھی۔ اور [illegible] کی اُسکی جگہ [illegible]
فرق ہے۔ اُس مساوات کی [illegible]
جسکے [illegible] حامی ہے ایک اس
مساوات کا حامی ہے جس کا [illegible]
ہے دوسرا اُس مساوات کا موید ہے جس کا
[illegible] ہے۔ ایک بار [illegible]
[illegible] ہے۔ اور اُن اشخاص کو [illegible]
[illegible]" اور ولفوریش نے [illegible] کہا
[illegible] اس بات سے [illegible]
[illegible] ہے۔ کہ وہ اُن اشخاص کی طرف
[illegible] سلطنت کے
حامی تھے۔ [illegible]
[illegible] کے [illegible] قسمی [illegible]

جو اس قائل ہیں کہ ہر ایک شخص جو تخت سلطنت
کا حامی اور ملکی امن و امان کا مؤید ہے۔ ملک
کا غدار ہے۔ آپ یاد رکھئے مسٹر ایورسلے کے
بیان سے ظاہر ہے۔ کہ گو اُسے زوال ہو گیا
تاہم وہ شریف کا شخص تھا علاوہ بریں
میڈم صاحبہ اُن کا ... بھی یہی حال
ہوا ہے مثلاً ... کا قول جو ... سے
کچھ کم نہیں تھا۔ آپ کے طرفدار اور حامی تھے"
میڈم صاحبہ۔ ولفورٹ کیا تم نہیں
سمجھتے کہ تمہاری گفتگو سے سلطنت کے
انقلاب چاہنے والوں کی بو آتی ہے لیکن
میں ایسا معذور سمجھی ہوں مگر ... کے
بیٹے سے یہ امید رکھنا لا حاصل ہے کہ وہ
اپنے باپ کے برے خیالات سے اپنے دل
کو بالکل پاک کر سکتا ہے۔ ولفورٹ
کے چہرے پر سرخ رنگ پھر گیا۔
ولفورٹ۔ میڈم آپ درست فرماتی
ہیں۔ میرا باپ گراہٹن تھا۔ مگر وہ اُن لوگوں
سے نہیں تھا۔ جنہوں نے بادشاہ کے قتل کے
لئے رائے دی تھی اُس ظلم و ستم کے زمانے میں
جیسے ہم نے تکالیف اُٹھائی اور درست تھا۔
کہ وہ بھی آپ کے والد کے ساتھ پھانسی پر لٹکایا
جاتا۔ مگر اتفاق سے وہ بچ گیا۔
میڈم۔ ایسا افسوسناک واقعہ سر جو
معرض بیان میں آیا تھا۔ ذرا ہوش ظاہر
کریگا) تشکیک لیکن اس بات کو یاد رکھو کہ
مسٹر ... باپ اور تمہارے ماننے ...

اصولوں سے ... کنارہ کشی اختیار کی۔ اسکا
... میں پیش کرتی ہوں۔ کہ میرا خاندان
جلا وطن شہزادوں کا دل سے طرفدار رہا۔ اور
ہمارا باپ سلطنت کے ساتھ شامل ہو گیا
اور بعد اُسکے کہ ہمارا باپ پھر ... گراہٹن
ہو گیا۔ اسکے ساتھ ہی وہ ایک مشہور ...
اور کونسلی ہو گیا"
ملکہ لڑکی۔ ساری باتیں تم ثابت
اچھی طرح سے جانتی ہو۔ کہ نام ناگوار یا تمہیں
فراموش کر دیا جاتا ہے۔
ولفورٹ۔ میڈم صاحبہ آپ مجھے بھی
اجازت دیگی۔ کہ گزشتہ را صلوٰۃ کہنا چاہئے
اُن واقعات کو یاد کرنے سے اب کیا حاصل
اگر آپ مجھ سے پوچھیں۔ تو میں نے تو اپنے باپ کا
نام بھی فراموش کر دیا ہے اور اُسکے پولیٹکل
خیالات سے جُدا ہی رائے رکھتا ہے وہ نپولین
بادشاہ کا طرفدار تھا۔ بلکہ ابھی تک ہے اور
اُسے نپولین کہتے ہیں۔ میں برخلاف اسکے
شاہی خاندان کا داعی ہوں۔ اور ولفورٹ
کہلاتا ہوں۔ ... انقلاب سلطنت کا جو
رنگ و ریشہ باقی ہے اُسے بیخ کنی سے ہی
... ہو جانا چاہئے۔ اور ... شکوک
کی طرف خیال کریں۔ جو اس وقت سے ذرا
در رکھتا ہے۔ جنہیں سوائے خواہش کے
اور کوئی نہیں ہے کہ اُس درخت سے جس
سے وہ آگاہ ہے بالکل علیحدہ ہو جاوے
... کر لیں۔ ولفورٹ شاباش ... نے خوب کہا

اب مجھے ان باتوں کے حصول کی امید ہوگئی
ہے جن کی برسوں سے میں مسٹر [illegible] کو یقین
دلانے کی خواہش رکھتی تھی - اور وہ یہ
کہ گذشتہ باتوں کو یک لخت فراموش کر
دینا چاہئے ''

'' میں [illegible] دل و جان سے [illegible]
ہوں کہ گذشتہ کو [illegible] کرنا چاہئے [illegible]
[illegible] دلاتی ہوں کہ ان باتوں
[illegible] سے مجھے [illegible]
[illegible] مطلب
ہے - [illegible] آئندہ [illegible]
[illegible] حالات میں [illegible]
[illegible] - ولفورٹ [illegible]
[illegible] آنے کی
[illegible] اٹھائی ہے اسی باعث
سے بادشاہ نے ہماری سفارش سے گذشتہ
باتوں کی طرف التفات نہیں کی [illegible]
[illegible] میں تمہاری درخواست [illegible]
کرتی ہوں - لیکن اور [illegible] تم [illegible]
سلطنت کے خلاف سازش کرنے کے
لیے مجرم ہو [illegible] تمہاری [illegible]
ہم [illegible] مگر [illegible] اس
بات کے لئے [illegible] کیا جاتا ہے کہ تم نہ
[illegible] ہوگا ''

ولفورٹ '' اے میڈم صاحبہ
[illegible]
[illegible]

کرتا ہے - میں نے اکثر ہی بعض معاملات
سیاست کا میلان کے ساتھ [illegible] کئے ہیں اور
مجرموں کو [illegible] سزائیں دی ہیں لیکن ابھی
ہم نے جو بات کرنی چاہی تھی وہ یہیں [illegible]
میڈم کہا [illegible] واقعی اب [illegible] کر لے
[illegible] ''

ولفورٹ '' مجھے ایسی بات سے ڈر رہتا
ہے [illegible] جزیرہ البا [illegible] ہے - جو
فرانس کے بہت قریب ہے - اور اس
[illegible] سے اسکے طرفداروں کو
امید لگی رہتی ہے مارسیلیز میں اس
کے [illegible] سپاہی پڑے ہیں - جو دل
ہی دل [illegible] کوئی [illegible] ہیں اور
شاہی طرفداروں سے لڑائی کرتے ہیں
یہی باعث ہے کہ فرانس کی اعلیٰ جماعت
کے لوگوں میں جھگڑے ہوتے رہتے ہیں اور
[illegible] قتل [illegible] جاری ہے

کونٹ ڈی سالویز (ایم ڈی
سینٹ میران کا دوست) شاید تم نے
سنا ہوگا - سلطنت [illegible]
دور لے جانے کا ارادہ کر لیا ہے ''

ایم ڈی سینٹ میران '' آہ [illegible]
ہم [illegible] تھے [illegible]
[illegible] کو انتظام کر رہے تھے ''

کونٹ ڈی سالویز '' اور اسے
کہاں لے جانے کا ارادہ ہے ''

ایم ڈی سینٹ میران -

سینٹ صلیبا کو"۔
میڈم (تعجب سے) خدا کے لئے وہ کیا
کیا ہے؟"
ایم ڈی سینٹ صبران" وہ ایک
ایک حجرہ ہے جو خدا کے واسطے مرتب ہے
کم سے کم یہاں سے دو ہزار میل ہوگا۔
کونٹ: بہت خوب رکھو مگر کبھی
خیال کرنا ہے کہ ایسی جگہ کہ درمیان میں
رکھنا بہت موقوف ہوا۔ کار سکا میں وہ
پیدا ہوا۔ سارا علم اُسکا سالہا سال کا تباہ
ہے۔ اور اطالیہ وہ ملک ہے جس میں سلطنت
کی وہ ہمیشہ کے واسطے حرص کرتا تھا"
میڈم" میں نے سلطنت کی اور ... ہم
فرانس سے کواس پائیں گے۔ مگر ایم
ڈی۔ ولفورث کی اصلاح مقصود ہے
کہ بار مگر اُسکے طرف داروں سے خالی ہو
جائیگا۔ بادشاہ یا تو بادشاہ ہے۔ یا پھر کچھ
اگر بادشاہ سلیم کی جان بچے کہ فرانس
کا بادشاہ ہے۔ تو امن کے وقت اُسکو
اطاعت کرنی چاہیے اور یہ بات
طور سے ہوسکتی ہے کہ سلطنت کی ہر ایک
شاخ کا قلع وقمع کر دیا جائے۔ ...
سے لئے مجھ کو یہ سلسلہ ... سے شروع
کرتے تھا
ولفورث" میڈم بڑی پاسداری
ہے۔ مگر از روئے قانون کے سوا ...
ہوسکتا ہے کہ جب کبھی ... الزام

عائد ہو"۔
میڈم: ذرا جو کچھ آپ نے کیا ہے
اُسکی اصلاح کی کوشش کی جاتی ہوگی"
ولفورث" نہیں میڈم از روئے
قانون کے اب نہیں ہوسکتا۔ جو ہوسکتا ہے
وہ یہ ہے کہ جس پر کسی کا الزام ثابت ہو
اُس پر خدا سے سزا دیتا ہے"
ایک نوجوان لڑکی۔ (جو کونٹ
سلیری کی بیٹی تھی۔ اور میڈم کو بہت پیاری
تھی) آہ! ایم ڈی۔ ولفورث جس
کا ... اور سلطنت ہیں۔ کوئی مقدمہ
دکھلائیں ... کبھی
... کو دیکھا ایسا کہتے ہیں۔ وہ جگہ
بہت دلچسپ ہوتی ہے"
ولفورث۔ بیشک دلچسپ تماشا گاہ
ہیں تو وہی داستان ہم انگریز ہی آنسو بہاتے
جاتے ہیں۔ مگر عدالت میں تم سچ مچ کا
مقدمہ ہوتے دیکھو گی۔ وہ قیدی جسے
وہاں زرد روی اور مضطرب الحال دیکھو
گی۔ تماشا گاہ میں اسکا یہ حال ہوتا ہے
کہ جب تماشا ختم ہو جاتا ہے تو اپنے گھر
جاکر کھانا خوب مزے سے کھاتا ہے۔ اور
پھر سو جاتا ہے تاکہ اُن حالوں کو اگلے دن
کرنے کے لئے پھر آمادہ ہو۔ مگر وہاں یہ حال
تمہاری آنکھوں کے سامنے نہیں آئیگا اسکے
بجائے تم وہاں دیکھو گی۔ کہ واقعی قیدی
قید خانہ کو جاتا ہے اور جلاد کے حوالے

سمجھ ہوتا ہے - اس بات کو سمجھنا آسان ہے
دشوار نہیں کہ کس قدر بہار سے ڈرتے ہیں
بادشاہ دولتوں کی برداشت کر سکتے ہیں
مگر اطمینان رکھیں - جب کوئی موقعہ آئیگا
تو میں تمہیں وہ سوال دکھلانے کے
لئے کوتاہی نہیں کرونگا

مبندھم کی بابت - (جسکا نام ہاتھیا
تھا) " ایم ڈی ولفورٹ ! یہ بہت کی
بات ہے تم نہیں معلوم کر سکتے کہ جن باتوں
سے ہم سب واقف ہیں - انہیں تم بہس
بہس کر بیان کرتے ہو "

ولفورٹ - کیونکہ میں تو اوّل ہی ان
باتوں میں مصروف ہوں - جو ساتھ دوہر
ہوں کا منصوبہ سازش کرنے والوں کو ڈھونڈ
رہا ہوں - کون جان سکتا ہے - کہ کتنے
خنجر میرے لئے تیار ہوتے ہونگے اور منتظر
ہوں گے کہ کب موقعہ ملے - اور میرے
جگر سے پار کر دیں "

بیٹی (زیادہ خوفزدہ ہوکر) ابا !
تم مشہور کرتے ہو کیا

لوہوالٹ ایبشامیٹا (مسکرا کر)
میں سچ کہتا ہوں - اور اس وقت ایک
مقدمے سے جسے وہ نوجوان لڑکی
دیکھنے کی مشتاق ہے - معاملہ ایسی بابت
ہو - فرض کرو - کہ قیدی نے جیسے کہ اکثر
ہوتا ہے - مقتول ایسے ہی کمال بلا رحم
کی ہے تو کیا خطرہ کرکے لئے کہیں آئیے

ہوسکتی ہے کہ وہ اپنے سے بالا رتبہ
ایک کلیسا روشن کی سنگینوں سے آگے آگے
جا کر سر پیش ہوجاتا ہے اُس شخص سے
دل کے خنجر پار کرنے سے فرق کریگا - جسے وہ
اُسکا جانی دشمن تصور کرتا ہے - بہ نسبت
اسکے کہ اپنے ہی نوع کو قتل کرے صرف
اس لئے کہ اُسے اس شخص کا حکم ماننا فرض
ہے - کہ جسکا اُسے حکم ملا ہے - علاوہ بریں
ملزم کی آنکھوں میں نفرت کا جوش دلانا
ذرا درکار ہوتا ہے جس پر اُسے خوب جوش
آتا ہے - ایسے شخص کے آگے میں تشخیص کیونکر
کرسکتا ہوں ؟ نہیں بلکہ یہ میرا فرض ہے - کہ اپنی
فصاحت بیانی سے ملزم کو حیران پریشان
اور سراسیما کر دوں "

ایک مہمان " شاباش گفتگو کیا اسے
کہتے ہیں "

دوسرا - ٹھیک ایسا آدمی ہے جسکی حالت
میں بہت ضرورت ہے "

تیسرا پیارے ولفورٹ تم نے جو آخری
مقدمہ کیا کیا عالیشان تھا - میرا مطلب
اُس مقدمہ کے تفتیش کی نسبت ہے جس
میں ایک شخص نے اپنے والد کو قتل کیا تھا
میں سچ کہتا ہوں - جلاد کے ہاتھوں پڑنے
سے تم نے اُسے پہلے قتل کر دیا "

رنی " ایسے مقدموں کی نسبت جس میں
کسی نے والد کو قتل کیا ہو - بہ نسبت معاملہ
ہیں ملکیں جو بیچارے سازش میں پکڑے

جاسکیں"

ڈی سینٹ میران "کیوں یہ تو اُس سے

بدتر جرم ہے جسکا وہ ارتکاب کر چکے ہیں

دنیٰ کہ تم بھی خیال کرتے ہو بادشاہ

رعایا کا باپ ہوتا ہے اور جو کوئی اُسکے

کروڑ رعیت کی جان کو سلامتی کے

برخلاف سازش کرے اُسکا نام تو مادر

کُشی سے بڑھکر رکھنا چاہیئے"

رینی - مجھے تو ایسی کوئی بات معلوم نہیں

ہوئی - لیکن اگر مسیو ولفورٹ تم نے

مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ جہاں تک تم سے

اُس پر رحم کروگے جس کے لئے میں سفارش

کروں گی"

ولفورٹ - (مسکراکر) اس بات سے

مطمئن رہو تم اور میں ہمیشہ مجرموں

کے بارے میں مشورہ کیا کرینگے -

مارکوئس - رینی میری پیاری تم اپنی گڑیوں

اپنے کپڑوں اور زیوروں کی چیزوں میں

مصروف رہو مگر اس میں دخل مت دو جسکو

تم سمجھ نہیں سکتی آجکل جنگی آرام میں ہیں -

اور اس کے بہادر بہادری کے کاموں کی

دوش پر رکھے ہیں اب اُسکے لئے جانے

والوں کا کام ہے - مجھے اگر مسیو ولفورٹ

ہے کہ ناموری حاصل کریں اسلئے اس

بات میں دخل دینے کی کوشش نہ کرو -

جتنے گناہ ہیں … کرو اور طرح سے

کرنا چاہیئے"

ولفورٹ - افسوس ہے کہ اس پیشے میں ہم

نے … اور پیشہ کیوں نہ منتخب کیا مثلاً

ڈاکٹر کا تم جانتی ہو اصل کے …

کے نام سے … کا کام جانا ہے

ولفورٹ (اُسکی طرف محبت کی

نگاہ سے دیکھکر) عجیب لڑکی! ہو"

مارکوئس - مجھے بہت امید رکھنی چاہیئے

کہ مسیو ولفورٹ اپنے عہدے کا رعب

اور … ثابت کریگا

اگر اس نے ایسا ہی … ثابت کیا تو

وہ سب سے اچھا کام کریگا"

ڈی مارکوئس - اور اُس کام کے اُسکے پاس کے

حال حال … جو … کیا جاتا ہے …

جا سکیگا"

ولفورٹ (افسوس سے مسکرا کر) مادام

میں نے اول ہی … بات کو … کر لیا

… کہ … نے اپنی گذشتہ … لیا

… کی ہے یا کم سے کم مجھے ابھی اُمید

ہے کہ اس وقت وہ … اور …

کو جان و دل سے … ہے - اور اپنی

… کی … کرے … کیونکہ اُسے ابھی

کہ … کا … ہوا … دیا ہے - …

… کوئی ایسی بات نہیں"

یہ گفتگو کرکے ولفورٹ نے … لیا

طرف … معلوم کرنے کے لئے دیکھا - کہ

اُسکی … ایسا ہی … کیا یا نہیں ہوئی ہے -

…

کی کرسی سے اٹھ چکے تھے جو تخت کا منتظر تھا

کونٹ ڈی سلابر (باآواز بلند)

میرے عزیز ولفورٹ کیا تم جانتے ہو۔ جو
میں نے تولینڈ کے آگے ہو رہی ہیں
بیان کیا تھا۔ جب بادشاہ کے ایک خاص
درباری نے مجھ سے گراں ڈل سے
شیخ اور ڈیوک آف کانڈی کی بیٹی
کی نسبت سوال کیا تھا میں جوہر بااپنی
دلاتا ہوں کہ وہ اس بات کو کھوکھلی سمجھتا
معلوم ہوتا تھا کہ پولیٹیکل اسباب کے
طور سے دفع کرنے کا اصول نہایت عقلی
بنیاد پر ہی ہے۔ جب بادشاہ نے جسے
ہم نے شہر دیکھا ہماری گاہ کو کوشش
لیا۔ اور یہ کہکہ ہماری بات کو قطع
کیا۔

ولفورٹ۔ دیکھو بادشاہ نے تولینڈ
کا لفظ نہیں بولا بلکہ برخلاف اسکے [illegible]
کے لفظ پر زور دیا۔ ولفورٹ نہایت چست
اور دانا نوجوان ہے۔ امید ہے اسے
عہدے کو اپنی عمر کی سے بدلا جائیگا
ہم اسے نہایت چاہتے ہیں اور یہی اس
بات کے سننے سے بڑی خوشی ہے کہ ایم
ڈی مارکوئس اور مادام ڈی —
سینٹ میران کے کان اس کی سمت
ہوئی ہے۔ اگر مارکوئس پہلے ہی بیٹی
کی کے ہماری [illegible] شادی [illegible] تو ہم خود
اس بات کے لئے [illegible] کرینگے

ولفورٹ (خوش ہو کر) کیا ممکن ہے
کہ بادشاہ نے میری نسبت مدد کہا؟

کونٹ۔ میں نے تمہارے دوسروں کے
الفاظ جو ہم بیان کرو۔ سمجھیں۔ اگر [illegible]
کوئی کو یاد ہے تو وہ اقرار کریں گے ایسا
جب دل کا موجب ہو کر آتا ہے وہ اپنی
بیٹی کی بہار کے ساتھ [illegible] کرنے کے لئے اس
کے ساتھ مشورہ لینے کو گئے تھے۔ تو بادشاہ
نے کیا کہا تھا؟

مارکوئس۔ مسکت۔ تم سچ کہتے ہو۔

ولفورٹ۔ اس مہربان بادشاہ کا میں کس
قدر احسان مند ہوں اسے خوش کرنے کے لئے میں
کیا اقرار کرونگا۔

مادام: بہتر ہے میں تمہیں ایسا ہی
دیکھنا چاہتی ہوں بس اب اگر کوئی سازش
کرنے والوں ہمارے ہاتھ میں پڑیگا تو وہ
بہانہ [illegible] ہوگا"

رینی (دل اور معقول ہو کر) اماجان میں
دعا کرتی ہوں میں اعتقاد رکھتی ہوں تمہاری
[illegible] ہوگی [illegible]
کم درجے کے ملزموں کو پیار سے قرضدار اور
محبت [illegible] دینے والے کو ایم ڈی
ولفورٹ کے ہاتھوں میں لائیگا تب میں
خوش ہونگی۔"

ولفورٹ۔ تمہاری [illegible] ایسی ہے کہ ڈاکٹر
صرف سر درد اور چھوٹی چھالے اور پھوڑوں
کی [illegible]

کوئی اور شخصیت [illegible] ملتی ہو [illegible] اگر آپ چاہو
یا یہی ہو کہ بادشاہ کی طرف [illegible] دربار کا حاکم
[illegible] ہوتا تو پھر [illegible] اس کو کوئی علاج
[illegible]
[illegible] ہوتا

اس تماشے میں جب ولفورتھ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ولفورتھ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ولفورتھ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ولفورتھ [illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ولفورتھ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ڈیفنی (دیکھکر) یہ خط تو گھسیٹ گھسیٹ کر لکھا ہوا ہے تمہاری طرف نہیں لکھا ہوا بلکہ اعلیٰ حاکم کی طرف لکھا ہوا ہے۔

ولفورٹ مگر مسٹر موصوف یہاں حاضر نہیں ہیں اسلئے میری اسکے خطوط کو جنکے کھولنے کی اجازت دیگیا ہوگا کھول لیا ہوگا اس خط کو ضروری سمجھا اس سے پہچانا ہوگا لیکن چونکہ میں لاچار ہوں اسواسطے اس نے ملزم کو گرفتار کرنیکے لئے خود حکم دیدیا ہوگا

میڈم تو مجرم برخواست ہوگا"

ڈیفنی بس اما جان آپ ہم تم نہ کہیں۔ ملزم کہیں کیونکہ ابھی جرم اس کی طرف منسوب نہیں ہو سکتا

ولفورٹ ہاں وہ ٹھیک ہے اسے آپ اپنا منہ کو یاد رکھیں اگر وہ ہمارا آسکی پاس سے نکل آیا تو اس پر کچھ الزام نہ ہو سکیگا"

ڈیفنی اور وہ کمبخت کہاں ہے؟

ولفورٹ وہ میرے گھر ہے

میڈم بیٹا آدمی آ کر اپنے فرض سے تغافل نہ کرو تم بادشاہ کے ملازم ہو۔ جہاں کہیں تمہاری ضرورت ہو تمہیں جانا چاہیے

ڈیفنی (ہاتھ ملکر اور اسکی طرف التجا کی نگاہ سے دیکھکر) آج ہماری نسبت کا دن ہے رحم کرنا"

نوجوان نے میز کے پاس سے ہٹکر کھا کر جہاں وہ خوبصورت سفارش کرنے والی بیٹھی تھی۔ اور اس کی کرسی پر محبت سے تکتک کر کہا"

میری عمر بھر کی بہار سے حوض کرنے کے لئے جس قدر مجھ سے ہو سکیگا میں یہی کرونگا لیکن اگر وہ الزام جو اس پر ہے بادشاہ کے بارے میں ثابت ہوگا تو پھر مجھکو اجازت دو کہ اسکا سر قلم کرواوں (دفعہ) کر اس نے منہ پھیر لیا گویا ہم جنس کے قتل کرنیکا نام لینا اسکی نازک طبیعت برداشت نہیں کر سکتی تھی

میڈم۔ اس بیہودہ لڑکی کی بات نہ مانو۔ وہ جلدی ان باتوں کو دیکھکر بے حوصلہ ہو جائیگی۔ یہ کہکر اس نے اپنا ہاتھ ولفورٹ کی طرف بڑھایا اس نے ادب سے اسے چومتے ہوئے ڈیفنی کی طرف دیکھا گویا یہ کہا پیاری تمہارا خوبصورت ہاتھ ہے جسے چومنے کی میں کوشش کرتا ہوں" ڈیفنی (آہ کھینچکر) سنسنے کے دن یہ کم انکی واقعہ"

میڈم بیٹی ہاں سچ کہتی ہو۔ تمہاری بیوقوفی کی حد نہیں رہی۔ [illegible] بادشاہ [illegible] کیا تعلق ہے"

ڈیفنی (گھبراتے ہوئے) آہ اما جان"

"مسیو اما جان اسکی علاوہ [illegible] میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ آپکی التجا پورا کرنیکے لئے [illegible] پیشتر ادا کرونگا

اپنی ساس کی طرف اس نے محبت سے دیکھا گویا یہ کہا کہ [illegible] تمہاری خاطر میں [illegible] کرونگا۔ اور اسکے [illegible] آہستہ سے کہا کہ

دیکھکر وہ گھر سے باہر نکلا۔

ساتواں باب
(تحقیقات)

جونہی ولفورتھ گھر سے نکلا اُس نے
اپنی طرح وضع ایسی بنالی کہ گویا وہ ایسا
شخص ہے جس کے ہاتھ میں موت وحیات کی
باگ ہے۔ سوائے اُن پولٹیکل اصولوں کے
جو اسکے باپ نے اختیار کئے تھے۔ اور جو اُسکے
کاروبار میں دخل رکھتے تھے۔ وہ بڑی عقل و
حکمت سے کام کرتا تھا اپنی حالت میں
ولفورتھ ایسا شاندار تھا جیسے کہ کوئی آدمی
ہوسکتا ہے۔ گو اُسکی عمر تیس برس کی تھی
وہ آدمی دولتمند بھی تھا وہ اعلیٰ عہدہ پر سرفراز
تھا۔ اُسکی عنقریب ایک خوبصورت اور حسین
لڑکی سے شادی ہونے والی تھی اور علاوہ
اسکے ذاتی اوصاف۔ لاورینز کے سیٹھ امرڈی کی بیٹی
میراں۔ بڑا پولٹیکل اعتبار رکھتی تھی جو واقعی
وہ اُسکے حق میں کام لاسکتی تھی اُسکی ہیرے کا
جیسے ہیرا روشن تھا۔ اور بادشاہ کی
دولت ہر جیسے ہیرے کی جاگیر اور ہیرے کی کان دونوں
ہو جیسا [illegible] دار سے مراد ہے اور پولیس
جو اُنکی انتظار کر رہا تھا۔ [illegible]
ولفورتھ نے ایسا چہرہ بنالیا۔ کہ گویا وہ
منزل آسمان سے زمین پر اترا ہے تاہم اُس
نے اپنے چہرے کو مطمئن بنایا اور کہا میں نے
وہ خط پڑھ لیا تم نے اچھا کیا کہ اُس آدمی
کو گرفتار کر لیا ہے اب مجھے اسباب کی اطلاع
دو کہ اُسکی نسبت اور سارہ کی نسبت تم نے
کیا دریافت کیا ہے؟"

انسپکٹر "حضور ابھی تک ہمیں سارہ کی
نسبت کوئی بات معلوم نہیں۔ جو کاغذات
دستیاب ہوئے۔ وہ سربمہر آپکی میز پر رکھے ہوئے
ہیں۔ قیدی کا نام ہی ایڈمنڈ ڈینٹس ہے
جو فرعون جہاز پر میٹ ہے اور اسکے تجارتی
تعلقات [illegible] دلی کی سوداگری کا مال لایا کرتا
ہے اور مارسلیز کے مارل اینڈ سنس
کا ملازم ہے"

ولفورتھ "بجز اسکے کہ بحری کاروبار
کرنے لگا۔ کیا کبھی اس نے کوئی ملازمت
کی ہے۔

انسپکٹر پولیس۔ "نہیں حضور وہ بہت
تھوڑا ہے"

ولفورتھ۔ "کتنا بڑا ہے"

انسپکٹر پولیس "اُنیس یا زیادہ سے زیادہ
بیس برس کا"

اس وقت جب ولفورتھ ڈیوڑھی کو جانے
کو گھر سے [illegible] ایک شخص اُس سے ملاقات
[illegible] معلوم ہوتا تھا آگے آیا وہ ایم
ڈی بوائل تھا

ایم مادل ۔ [illegible] میں [illegible]
[illegible] آدمی ہے
[illegible] ہوتی ہے اُنہوں [illegible]
[illegible] اختیار کر لیا ہے

ولفوریشا ۔ میں ایسا کرتا ہوں
ان باتوں کی حقیقت کو جاننا چاہتی ہوں

مادل ۔ وہ کسی دوستی [illegible] دلیر ہو کر
آپ سے کہتا ہوں [illegible] چاہتا ہوں
[illegible] دنیا میں [illegible] اور [illegible]
آدمی ہے اور میں کہہ سکتا ہوں ۔ [illegible]
کی دنیا میں اسکے برابر کوئی آدمی نہیں [illegible]
[illegible] آشنائی کرتا ہوں [illegible]
[illegible] ہے ولفوریشا [illegible]
[illegible] لوگوں میں [illegible]
[illegible] مادل
[illegible] ولفوریشا
[illegible] اور [illegible]
کی [illegible]
[illegible] مادل کی [illegible]
[illegible] دیا

صاحب آپ [illegible] کی
[illegible] کہ کوئی [illegible]
اور [illegible]
[illegible] اگر [illegible] دیکھا [illegible]
[illegible]
[illegible] دیا کہ
[illegible] دیا

[illegible] ہے اور ساتھ ہی اسکے [illegible] اپنی [illegible]
اُسکے دل میں [illegible] اور آہستہ [illegible] اور
[illegible] اپنی [illegible]
[illegible] مادل کا [illegible]
[illegible] صاف
[illegible] اسکے [illegible]
[illegible] کے ساتھ [illegible] کیا تھا
اور [illegible]
میں ڈال دیا [illegible]

ایم ڈی ولفوریشا ۔ میں [illegible]
کرتا ہوں [illegible] کی
طرح [illegible] رکھنے والے ہو [illegible] طرح سے
[illegible] اور [illegible] واپس [illegible]
[illegible] ولفوریشا کو [illegible]
کی [illegible] آواز [illegible] ساتھی [illegible]

ولفوریشا ۔ آہ آہ ۔ [illegible]
[illegible] ساتھی کا [illegible] کہ اسکا [illegible]
اس [illegible] استعمال کیا ہے
[illegible] سے [illegible]
[illegible] ۔ پھر اُس نے کہا صاحب آپ [illegible]
رکھیں ۔ [illegible] طرفداری [illegible]
[illegible] اگر وہ بے گناہ ہوگا ۔ تو [illegible]
[illegible] نہیں [illegible] آپ
[illegible] ہوگا ۔ لیکن اگر وہ [illegible]
ہے ۔ تو [illegible] وقت کا لحاظ رکھ
[illegible] کہ آپ سے معقول [illegible]
[illegible] کرنے [illegible] اپنے گھر کے [illegible]

پر شور مچ گیا۔ جو کمرے کے اندر سے اٹھ رہا تھا
[illegible] اسکے مالک کو [illegible] اندر [illegible] اور
وہ ولھو پیشا کے پیچھے [illegible] ساتھ [illegible]
[illegible] باہر کھڑا رہا۔ [illegible] کمرے کے
سامنے [illegible] پولیس اور سپاہی موجود تھے
ان کے درمیان [illegible] قیدی [illegible] تھا۔ اور [illegible]
[illegible] انسان اور [illegible] آتا دیکھا
تھے۔ ولھو پیشا [illegible] شکار
کی طرف [illegible] دیکھا اور [illegible] کو
[illegible] سپاہی سے [illegible] دیا۔
[illegible] ہوا اندر چلا گیا "قیدی کو اندر لا"
ولھو پیشا نے [illegible] آدمی کی
طرف دیکھا اور فوراً اس آدمی کی صورت
[illegible] سوال [illegible] اٹھا اسکے دل
[illegible] ہوا اس نے اسکی [illegible]
[illegible]
[illegible] اور [illegible] معلوم
ہوتا تھا [illegible]
[illegible]
[illegible] ولھو [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] اور [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کی حالت [illegible] معلوم [illegible]
کچھ نہیں [illegible]"
ولھو پیشا [illegible]
[illegible]
تم کون ہو اور کیا کام کرتے ہو؟
لوھوانٹ میرا نام [illegible]
[illegible]
کا [illegible] کام کرتا ہوں"
ولھو پیشا [illegible]"
[illegible]"
ولھو پیشا [illegible] تم [illegible]
تو اس وقت تم کیا کر رہے تھے۔
لوھوانٹ (وہ [illegible])
[illegible] اس وقت [illegible] اپنی شادی کی [illegible]
[illegible] ہوا تھا
[illegible] تم اپنی شادی
کی [illegible]
[illegible]
ساتھ تعلق [illegible]
شادی کرنے والا ہوں" ولھو پیشا [illegible]
[illegible]

کی خواہش کو مٹانے والی آواز سے آ، کہ دولت کی
اُسے کی رسم سے بھری ہوئی بار بار حرکت پیدا ہوئی
اُسکی ہی شادی ہونیوالی تھی اور اُسے اُسکی
شادمانی سے ایک اور کی شادمانی کا حصہ کرنے
کے لئے طلب کیا گیا تھا۔ اُس نے خیال کیا
"میاں ایم ڈی سینٹ میران کے
دل میں بہت جوش پیدا کریگا۔ اور جب
ڈینٹاز اور سوالات کے لئے انتظار کر رہا تھا
اُس نے دل ہی دل میں کچھ تصفیہ کر لیا اور
ڈینٹاز کی طرف مخاطب ہو کر کہا۔ اچھا پھر
کیا ہوگا؟"

ڈینٹاز۔ "آپ مجھ سے کیا دریافت کرنا چاہتے
ہیں؟"

ولفورٹ۔ "جس قدر جلد ہو سکے تم
اُسے بیان کرو۔"

ڈینٹاز۔ "کسی بات میں آپ مجھ سے دریافت
کریں۔ جو بات میں جانتا ہوں۔ اُس کی
نسبت انہیں خبر دونگا۔ اور پھر اُس نے
تبسم سے کہا میں آپکو آگاہ کرتا ہوں کہ
میں بہت کم جانتا ہوں۔"

ولفورٹ۔ "کیا تم نے عاصیوں کی ملازمت
کی ہے؟"

ڈینٹاز۔ "جب آپ نے شکست دی۔ تو میں
کرسی فوج میں بھرتی ہو چکا تھا۔"

ولفورٹ۔ جس نے کبھی ایسا ہم کی کوئی
بات نہیں سُنی تھی۔ لیکن اس بات کے دریافت
کرنے کے لئے اُسکے دل میں افسوس نہیں تھا۔
گویا کہ برابر الزام ہے۔ سُنا گیا ہے کہ تمہاری
پولیٹکل رائے بادشاہ کے برخلاف ہے۔"

ڈینٹاز۔ "میری پولیٹکل رائے! افسوس صاحب
میری تو کسی کوئی رائے بھی نہیں۔ میں تو ابھی
اُنیس سال کا بھی نہیں ہوا۔ مجھے کچھ معلوم نہیں رہا
دھوکا باز نہیں ہوں۔ اگر مجھے وہ جگہ مل گئی جسکی
مجھے آرزو ہے تو اُسکا مالک کا بڑا احسان
مند ہوں۔ میری تمام رائیں ایک طور سے
بیان کی ہیں۔ ان باتوں میں مجھ کو یہ
اپنے باپ کی عزت کرنا۔ اور مس مرسیڈیز
سے محبت کرنا صاحب یہ باتیں ہیں جو میں
آپکو بتا سکتا ہوں اُسکے علاوہ اور کچھ کو
خبر نہیں۔" جب ڈینٹاز نے یہ بات بیان کی
ولفورٹ اُسکی کشادہ پیشانی کی طرف دیکھتا
رہا۔ اور اُسے (رینی) کے الفاظ یاد آ گئے جو
بغیر اسکے کہ دیکھا ہو مجرم کون ہے اُس کے
سزا کرنے کے لئے سفارش کی تھی۔ ایک کار
دیار میں جس قدر اُسے تجربہ تھا اُس سے اُسے
یہی معلوم ہوا۔ کہ وہ بےگناہ ہے۔ یہ لڑکا ہے
کیونکہ ابھی اُسے بمشکل آدمی کہا جا سکتا ہے
سادہ بلا تصنع اور بڑا بےتکلف اور فصیح البیان
تھا۔ اور اس کا بیان سننے والوں پر اثر ڈالتا
ڈالتا تھا۔ اُسکی باتوں سے ہر ایک کے دل میں
محبت پیدا ہوتی کیونکہ وہ خوش تھا۔ اور خوشی
ایسی چیز ہے۔ کہ بُرے کو بھلا بنا دیتی ہے۔
حتی کہ ولفورٹ بھی اُس پر راضی ہو گیا۔ باوجود
اسکے کہ وہ نرمی سے دیکھ رہا تھا اور سخت

ہل رہا تھا ڈونالڈ اس پر پشیمان ہو
ولفورینا خود اور دو جوانوں کو معلوم ہوتا
ہے ... محسوس کر رہا ہوں کہ دنیا کی اس
ادا حکم کے ماننے سے وہ مجھ سے خوش ہوگی
مالکہ میں وہ مجھ سے زور سے ہاتھ ملائیگی اور
بوسہ لو ... دینے سے انکار نہیں کریگی
اس خیال پر ہو کر ولفورینا کا چہرہ مارے
خوشی کے کھلنا نے لگا کہ جب اس نے ڈونالڈ
کی طرف منہ پھیرا تو ڈونالڈ اُسکے چہرے سے
نمایاں تبدیلی دیکھ کر شکر ادا کرنے لگا"
ولفورینا - کیا تمہارے دشمن بھی ہیں
جنہیں تم خاص سمجھو؟"
ڈونالڈ - میرے دشمن بھی ہیں اور میری حالت
بھی ایسی ہے اگر میرے حال کی بابت دریافت
کریں تو اس میں سارا قصہ سمجھتا ہے لیکن
بس ملنے نہ دینا ملنے کی کوشش کی ہے
میرے نیچے جس بارہ الزام ہیں - اگر آپ اُن
سے دریافت کریں گے - تو وہ آپ کو بتلا دینگے
کہ وہ مجھ سے ایسی محبت رکھتے ہیں اور
ایسی عزت سے پیش آتے ہیں - کہ گویا میں
اُن کا بڑا بھائی ہوں"
ولفورینا - مگر تمہارے دشمنوں کے تم سے
کیسی مدد کیا ہو - انہیں میں کی بھی
ہیں کہ ان ... ہوا کہ ... اعلیٰ جگہ
سے تمہارا ... لڑکی سے
شادی کا ہونے والی ہے - جو تم سے محبت رکھتی
ہے ایسا [illegible] لوگوں کے سامنے کسی کے حوالے

بار بار حسد پیدا ہوا ہو
ڈونالڈ - آپ درست فرماتی ہیں آج
لوگوں کو میری نسبت زیادہ حسد ہے میں
اقرار کرتا ہوں کہ جو آپ کہتی ہیں - ممکن ہے
کہ سچ ہو میں آپس میں بیان پسند نہیں کرتا
کیونکہ میرے دل میں اُن کی نفرت پیدا
ہو گی"
ولفورینا - تم بہادری کرتے ہو تمہاری اپنی طرف
... سے دیکھا جاتا ہے تم قابل ہو اور اُن کی
معلوم ہوتے ہو میں اپنی ... کو پیش کرتی ہوں
کے معلوم ہے ... ذرا ہلکی ہے اگر [illegible]
اور اس ... کے لئے [illegible]
وہ لگا ... ہے - تم اس لکھائی کو پہچانتے
ہو" جب اس نے کہا تو اس نے اپنی
جیب سے وہ خط نکالا - اور اُسکے ہاتھ میں دیا
ڈونالڈ نے اسے دیکھا اور جب اس نے سر [illegible]
دیکھا ... ہیں تو اس کے
چہرے پر ... چھا گیا
ڈونالڈ - ہاں حضور میں اس لکھائی کو پہچان
جاتا ہوں ... ہے - اس نے اسے لکھا
ہو - لکھا ... ہے" اور ولفورینا کی طرف
دیکھ کر اُسے شکر گذاری کے لہجہ سے کہا" میں
بڑا خوش ہوتا ہوں کہ حضور کے پاس [illegible]
... ہوئی - کیونکہ یہ ... میرا
دشمن ہے" اور اس ... لوٹا
دیکھ رہا تھا ولفورینا نے معلوم کیا کہ [illegible]
کی ... کیا ... ہے"

[illegible] پیشہ [illegible] مجھ [illegible] کی [illegible]

[illegible] کو [illegible]

[illegible] ایک [illegible]

[illegible] کو [illegible] اس [illegible]

[illegible] مال [illegible]

اور [illegible]

کی [illegible] دیا

[illegible] واقعی [illegible]

پاس [illegible] ہوں میں [illegible]

کو [illegible] اپنے [illegible]

[illegible] دیا

ولفیرٹ [illegible]

پھر [illegible] دل میں [illegible]

ہوئی [illegible]

ہوئی [illegible]

ڈیشائز [illegible] جب [illegible]

[illegible]

[illegible] بیماری [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہماری [illegible]

[illegible]

[illegible] اپنے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جیسا [illegible] ہوگا

کہ افسوس [illegible] دوست [illegible] بیماری کی

[illegible] پوچھنے [illegible] تم نے [illegible]

[illegible] اور [illegible]

[illegible] آیا [illegible]

[illegible] دنیا [illegible]

[illegible] کچھ کرنا چاہتا

[illegible] کرنا [illegible]

[illegible] جواب

دیا

کپتان صاحب [illegible] کلام [illegible]

کہ [illegible] قتل کے

[illegible] حاضر [illegible]

کمرا [illegible]

[illegible] ہوگا [illegible]

[illegible] مشکل [illegible]

[illegible]

[illegible] حالت [illegible]

اگلے دن وہ مر گیا۔

ولفیرٹ [illegible] تم نے کیا کیا؟

ڈیشائز [illegible] کرنا چاہتا تھا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کا حکم دیا اور اکیلا کپتان لے کر گیا حتیٰ کہ
مجھے اُمید ہی گرینڈ مارشل سے مجھے ملنے
دیا وقت ہوئی لیکن جو انگوٹھی کپتان نے
مجھے دی تھی۔ میں نے وہ اُس کے پاس بھیجی
جس پر مجھے اُسکے حضور میں حاضر ہو سکا
حکم ہوا۔ اُس نے مجھ سے کپتان کی موت
کی بابت سوال کیا۔ اور جیسے کپتان نے
مجھے کہا تھا اُس نے پیرس میں ایک
شخص کے پاس مجھے خط لیجانے کے لئے دیا
میں نے اُسے لے لیا کیونکہ آخری اپنا میرے
کپتان کا حکم تھا اور یہاں آ کر جہاز کا
کام کاج دیکھنا اپنی منسوبہ سے ملنے
کے لئے گیا۔ جسے میں نے پہلے سے زیادہ اور
اپنی محبت میں محو پایا۔ غرضیکہ مسٹر میرل سے
آپ کو سنایا ہے رقص اپنی شادی کی دعوت یاد ہ
میں تھا۔ ایک گھنٹے کے بعد میری شادی
ہونے والی ہے اور اگلے دن میں پیرس
جانا تھا"

ولفورٹ۔ آہ ! یہ سب [illegible] سچ معلوم
ہوتی ہے۔ اگر تم سے کوئی قصور سرزد ہوا
تو تمہاری بیوقوفی کے سبب ہوا۔ اور وہ
بھی قانونی اپنے کپتان کے حکم سے تم سے صادر
ہوئی۔ اچھا سے جو خط تم لائے ہو مجھے دیدو
جو کچھ میں تم سے سوال کرونگا اُسکا جواب
دو۔ اور پھر اپنے دوستوں میں جا شامل
ہو"

ڈینٹیز (خوشی سے) تو آپ نے رہا

میں آزاد ہوں"

مجسٹریٹ۔ ہاں لیکن پہلے مجھے
وہ دو"

ڈینٹیز۔ آپ کے پاس وہ پہلے ہی آ چکا
گیا ہے۔ وہ اس پیکیٹ میں ہے [illegible]
سے آگے میرے پڑی ہے"

مجسٹریٹ۔ (جب ڈینٹیز نے اپنے
دستانے اور ٹوپی اُٹھائی) ذرا ٹھہرو یہ
کس کی طرف لکھا ہوا ہے"

"مسیو نوئرٹیر کاک ہیران"

پیرس۔" اس سے کمرے میں بجلی گری
ہوئی معلوم ہوئی۔

ولفورٹ جو زیادہ مبہوت ہو سکتا
تھا وہ اپنی کرسی پر گر گیا۔ اور جلدی اُس
پیکیٹ کو اُٹھا کر اس میں ایک خط کو نکالا
اور [illegible] کی طرف دہشت سے اُس نے
نظر کی"

مجسٹریٹ۔ (بڑبڑا کر)
ایم نوئرٹیر کاک ہیران نمبر ۱۳"

ڈینٹیز۔ "ہاں" کیا آپ اسے جانتے
ہیں؟"

ولفورٹ۔ نہیں بادشاہ کا وفادار
ملازم سازش کرنے والوں سے واقفیت
نہیں رکھا کرتا"

ڈینٹیز۔ جب سے میں آزاد معلوم کر چکا
کے بعد مجھے فکر ہو گیا تھا" تو سازش

ہے؟ مگر میں نے اُس سے اول ... کہ ...
ہے ... خدا کے ... میں ... آیا دیا"

ولفورٹ "لیکن تم اُس آدمی کے پیچھے کو تو جانتے تھے۔ جس کی بابت وہ لکھی ہوئی تھی؟"

ڈنیاز "مجھے اُس کے مالک کو بچانے کے لئے بہت پڑھنا لازمی تھا"

ولفورٹ "کیا تم نے کسی اور کو بھی یہ خط دکھایا ہے؟"

ڈنیاز "کسی کو بھی نہیں"

ولفورٹ "ہر ایک آدمی اس بات سے واقف ہے کہ تم جزیرہ البا سے ایک خط لائے ہو۔ جو ایک نوآرٹیئر کی طرف لکھا ہے"

ڈنیاز "ہر ایک آدمی سوائے اُس کے جس نے وہ خط مجھے دیا"

ولفورٹ "یہ بہت بڑی بات ہے"

ولفورٹ کی پیشانی پر بل پڑ گیا۔ اُس کے ... ہونٹوں اور ... دانتوں کو دیکھ کر ڈینٹس کے دل میں خطرہ پیدا ہوا ... کہ ... ولفورٹ نے اپنا چہرہ ہاتھوں سے ڈھانپ لیا"

ڈنیاز (ڈر کر) "آہ! کیا بات ہے؟"

ولفورٹ نے کچھ جواب نہ دیا۔ ... اور اُس نے اپنا سر اوپر کیا۔ اور ... خط کو پڑھا"

ولفورٹ "تم نے اپنی عزت کی قسم کھائی ہے ... ... ہے"

ڈنیاز ... ...

... ... کیا تم کسی آدمی کو ... ... جانتے ہو۔ کیا کسی کو بلاؤں"

ولفورٹ "ٹھہرو آٹھ گھنٹہ۔ جناب تم ہو۔ وہیں ٹھہرو۔ حکم دینا میرا کام ہے۔ تمہارا نہیں"

ڈنیاز (مغرور ہو کر) "جناب حضور اُس کے لئے ... ... کہ ... نہیں تھا"

ولفورٹ "مجھے امداد کی کچھ احتیاج نہیں ... ساری طبیعت حاضر تھی ... ... اور مجھے جواب دو"

ڈنیاز نے انتظار کیا کہ سوال کی امید تھی مگر ... ... نہ ہوا۔ ولفورٹ پھر کرسی پر گر گیا۔ اپنی پیشانی پر ہاتھ پھیر کر ... ... خط کو پڑھنے لگا

ولفورٹ ... ... تم ہو ... آؤ اگر آپ ... ... اور ... ولفورٹ کا باپ ... ... کہیں ... کا ... اور ... ... کی طرف ... ... کے لئے غور سے دیکھا

ولفورٹ (دھاک سے) "آہ! ایسا نہیں ... کرنا ممکن ہے"

... ... کے لئے اگر

اپنا کو مجھ پر شک ہے مجھ سے سوال
کریں۔ میں آپ کو جواب دونگا ولفریڈ
نے سختی کوشش کی اور کہا۔
ولفریڈ۔ صاحب جیسے کہ میں نے کہا
کہا تھا کہ میں جلدی آزاد کر دونگا اور
میں یہ کر سکتا ہوں [illegible] کر کے
مجھے حاکم اعلیٰ سے [illegible] لیکن
پھر تم سے شادی [illegible] سلوک کرونگا
ڈیناز۔ اپنی [illegible]
[illegible]
ولفریڈ [illegible]
[illegible] لیکن [illegible]
وقت کو کم کرنے کی [illegible] ممکن ہوگا۔
[illegible] کرونگا ہمارے [illegible]
الزام ہے اور ہم دیکھتے ہوں
ولفریڈ آگ کے پاس گیا اس خط کو
اس میں ڈال دیا۔ اور دیکھتا رہا۔ یہاں
تک کہ وہ بالکل جل گیا
"دیکھو [illegible] میں اسے جلا دیتا ہوں"
ڈیناز (آواز بلند) آہ صاحب آپ سزا
نہ کریں"
ولفریڈ [illegible] جو کچھ میں نے کہا
[illegible]
[illegible]
ولفریڈ [illegible]
[illegible] ہوں"
ڈیناز [illegible]

کو سر و چشم قبول کرونگا۔
ولفریڈ۔ میں یہاں آج تمام بکس اس
عدالت کے محل میں رکھتا ہوں۔ اگر کوئی
تم سے سوال کرے تو اس خط کی بابت
[illegible] نہ بتانا"
ڈیناز۔ میں وعدہ کرتا ہوں" ولفریڈ اس
سے التجا کر رہا تھا اور ڈیناز اسے یقین دلا رہا تھا
ولفریڈ دیکھتے ہو۔ خط کو میں نے جلا
دیا ہے صرف مجھے اور تمہیں اسکا علم ہے
اسلئے اگر کوئی تم سے سوال کرے۔ تو انکار
کر دینا"
ڈیناز۔ آپ اندیشہ نہ کریں میں انکار کر
دونگا"
ولفریڈ۔ [illegible]"
ڈیناز جی اچھا"
ولفریڈ۔ قسم کھاؤ"
ڈیناز میں قسم کھاتا ہوں" ولفریڈ
نے گھنٹی بجائی پولیس کا ایک سپاہی اندر آیا
ولفریڈ نے اسکے کان میں کہا۔ جس پر
اس نے اپنے سر سے اشارہ کر دیا۔
ولفریڈ (ڈیناز) اسکے پیچھے جاؤ۔
ڈیناز نے سلام کیا اور اس کے پیچھے ہو لیا
دروازہ بند ہوا تھا کہ ولفریڈ کرسی پر
گر گیا
ولفریڈ [illegible]
[illegible]
[illegible]

رہا تھا اُن لمحوں حال سے میری تمام [illegible]
ہوا کہ میں طولانی کس آہ [illegible] سہارا تھا
دور زندگی میری کامیابی کا [illegible] راہ
ہو جائے گا۔ اچانک اُسکی پیشانی پر ایک
آئی اُسکے منہ پر تبسم نمودار ہوا اور
کہ ہونٹوں کی زردی [illegible] جاتی رہی۔ اور
[illegible] کہا [illegible]
[illegible] گیا [illegible]
کر [illegible] اور [illegible] کہ [illegible]
[illegible] چلا گیا [illegible]
[illegible]

آٹھواں باب

(قلعۂ الموت)

[illegible] کر [illegible] اُس سے ایک [illegible]
[illegible] ہوا [illegible] کیا
[illegible] ہو کر [illegible] ہوا تھا
[illegible] گیا [illegible]
[illegible]
رہا [illegible] چلے گئے۔ [illegible]
[illegible] تھا [illegible]
[illegible] اور [illegible] کے [illegible]
[illegible]

کے [illegible] ایک [illegible] دروازہ دکھا
[illegible] کی [illegible]
[illegible] دل [illegible] ہو چکا تھا۔ دروازہ
کھلا [illegible] آہستہ آہستہ اندر
[illegible] اور پھر دروازہ [illegible]
[illegible] حال پر [illegible] تھا
[illegible] اور [illegible]
[illegible] کیا
[illegible] کی [illegible]
[illegible] ہوا تھا [illegible] اُسکی
[illegible] ہو گئی
[illegible] کے [illegible]
[illegible] گیا تھا اپنی آزادی
[illegible] کی [illegible]
[illegible] گیا [illegible] بیٹھی
[illegible] گیا [illegible] کی تاریخ
[illegible] رہ گیا تھا
تاریکی [illegible] آسکی [illegible] تیز ہو گئی
[illegible] سے [illegible] تھا
[illegible] جلدی [illegible] اور
[illegible] تھا [illegible] ہوا [illegible]
[illegible] اپنی جگہ
[illegible] تھا [illegible] کہ
[illegible] گیا تھا [illegible]
[illegible]
[illegible] کی۔ اور وہ

ہماری نشانہ بلوط کی لکڑی کا سا تھا۔ دروازہ
کھلا اور سپاہیوں کی [illegible]
ہوا۔ اُس رکشہ سے ڈسٹرپلے چار سپاہیوں
کو سنگین تلواریں ہاتھ میں لئے ہوئے اور کارتوس
اُٹھائے ہوئے دیکھا۔ پہلے تو وہ آگے آیا
تھا۔ مگر یہ صورت دیکھ کر گھبرا کر پیچھے ہٹ گیا
ڈسٹرپلے۔ کیا تم مجھے لینے کے لئے آئے ہو؟
ایک سپاہی۔ ہاں۔
ڈسٹرپلے۔ [illegible] کیا تم کہہ سکتے ہو
سپاہی۔ ہاں۔
اور [illegible]
[illegible] کے حکم سے آئے [illegible]
وہ [illegible] ہوا۔ اطمینان سے آگے آیا اور
سپاہیوں کے بیچ میں چلا۔ گاڑی دروازہ
پر کھڑی تھی۔ گاڑی میں بیٹھا ہوا تھا
اور اُس کے پاس بیٹھا [illegible]
ڈسٹرپلے۔ اور یہ گاڑی مجھے [illegible]
سپاہی۔ ہاں۔
ڈسٹرپلے [illegible] کہ [illegible] آگے
[illegible]
[illegible] اور [illegible]
گاڑی پر [illegible] اور [illegible]
پیچھے ہوئے اور باقی [illegible]
اور گاڑی [illegible]
[illegible]
وہ پیدل ہی گاڑی کی طرف دیکھا۔ اُس [illegible]
[illegible] ہوئی تھی۔ [illegible]

ہم دو مرتبہ قید خانے میں آ چکا تھا
اور معلوم نہیں تھا کہ وہ کہاں جا رہا ہے
تاہم ڈسٹر [illegible] سے اتنا ضرور معلوم
کر لیا کہ وہ سرکار کی طرف جا رہے ہیں
گاڑی [illegible] اندھیرا [illegible] گاؤں میں گیا۔
[illegible] ایک سپاہی [illegible]
[illegible] اور ڈسٹرپلے اُن کے
[illegible] کی [illegible]
[illegible]
ڈسٹرپلے۔ [illegible] کیا [illegible]
[illegible] ہیں۔
[illegible] قفل لگا ہوا تھا
کھولا اور پھر ایک [illegible] لگا کے
ڈسٹر کے سوال کا جواب دیا کہ [illegible]
سپاہیوں کے [illegible] دیکھا۔ کہ ایک [illegible]
[illegible] اور گاڑی [illegible] کو [illegible]
[illegible] وہ سپاہی [illegible] پہلے
[illegible] اُترنے کا حکم ملا۔
[illegible] سپاہی بھی پیچھے آئے اور
[illegible] طرح [illegible] ہو گئے۔ وہ ایک
[illegible]
[illegible]
[illegible] ڈسٹر [illegible] طرف [illegible]
[illegible] دیکھا۔
[illegible]
[illegible] ہو گئے۔ اور [illegible]
[illegible]

اور چار [illegible] سے پانی کی طرف
کھینچنے لگے کشتی کی آواز سے وہ [illegible]
[illegible] کو [illegible] ہول ہے
نیچے کی گئی - اور [illegible] میں کشتی [illegible]
ہو جاتا -
[illegible] ہو گئی [illegible]
ہوا [illegible] ہے لیکن جلدی [illegible] لگے
[illegible] اسکا [illegible]
[illegible]
[illegible] کی [illegible]
[illegible] ڈیوڈ نے [illegible]
اور آسمان کی طرف نظر اٹھائی اور [illegible]
[illegible] چلتی رہی [illegible]
[illegible] مسافر کے مقابل آ گئی
اور [illegible] قریب پہنچی
مگر اس سے ڈیوڈ کو کچھ پتہ نہیں لگتا تھا
ڈیوڈ "مجھے کہاں لے جا رہے ہو"
سپاہی "نہیں جلدی معلوم ہو جائیگا"
ڈیوڈ "[illegible]"
سپاہی - [illegible] کہنے کا حکم نہیں
ڈیوڈ نے معلوم کیا کہ سپاہیوں سے [illegible]
[illegible] پوچھنے [illegible] فائدہ [illegible]
[illegible] دل میں [illegible]
[illegible] کشتی
[illegible]
[illegible] تھا

کہ [illegible] وہ سوار ہوتا - [illegible] خیال کیا
[illegible] سے [illegible] دور چھوڑ [illegible]
[illegible] ہوا [illegible] تھا - اور نہ
اسکے [illegible] میں [illegible]
[illegible] معلوم ہوا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کیا [illegible] اسکے کہا -
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
وہ مسافر کے مقابل [illegible]
[illegible] طرف [illegible] تھا - اور [illegible]
کے سامنے [illegible] نظر آ رہا
تھا کہ گویا [illegible]
[illegible]
کیا [illegible]
[illegible] اسکا [illegible]
[illegible]
[illegible] کو معلوم ہوتا تھا کہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اور وہ کیا کہاں گئے

وہ چپکا کھڑا رہا۔ آنکھوں سے [illegible]

اس نے ملاح کا کچھ [illegible] مگر

قبر کی طرف [illegible] الگ ہی [illegible]

رہا۔ آخر ایک [illegible] آگیا۔

جب اس کی طبیعت درست ہو گئی تو ڈونالڈ

نے [illegible] معلوم کیا کہ [illegible]

اور جب وہ اپنے حالات [illegible]

انہوں نے یاد [illegible] اٹھا لیا۔

ساتھیوں سے پوچھا [illegible]

پایا کہ ایک ساتھی کو [illegible] اور

اس کا [illegible] کر کیا [illegible]

[illegible] دیتا ہوں کہ

مجھے [illegible] کہاں [illegible] ہیں [illegible] کہتا

ڈونالڈ اور ایک ملاح [illegible] ہیں۔

گو مجھ پر [illegible] وحشت کا [illegible] آگیا۔

[illegible] کہ مجھے کہاں لے [illegible] ہو اور

[illegible] کی [illegible] اٹھاتا ہے۔

کہ [illegible] کر دیگا۔

ساتھی نے اپنے ساتھی کو [illegible] دکھایا جس

[illegible] کر کہا۔ اب [illegible]

[illegible] ہیں۔ اور کہا تم [illegible]

[illegible] سے ہو۔ [illegible] سچ ہو۔ اور [illegible]

بھی معلوم نہیں ہوا کہ [illegible]

[illegible]"

ڈونالڈ مجھے [illegible] کی قسم [illegible]

انہیں جانا۔

[illegible] "

ڈونالڈ [illegible] کہ [illegible] ہوں کہ [illegible]

[illegible] ہوں۔ [illegible] کرتا ہوں مجھ [illegible]

[illegible] حکم ملا ہے"

ڈونالڈ "ہمارا حکم [illegible] سے [illegible]

روک نہیں سکتا کہ جو بات مجھے [illegible]

نہیں معلوم ہوا [illegible] ہو۔ تم [illegible]

اگر میں جانتا [illegible] تو پھر بھی نہیں بتا سکتا"

"اچھی۔ اگر [illegible] اور [illegible]

[illegible] رنگ [illegible] دیکھا [illegible]

[illegible] نہ ہوتا۔"

ڈونالڈ "میں سچ کہتا ہوں۔ مجھے معلوم

نہیں"

[illegible] پھر اپنی [illegible] طرف دیکھ

ڈونالڈ [illegible] کی۔ اور کیا دیکھتا

[illegible] سے [illegible] کے [illegible]

[illegible] ایسا بنا ہوا ہے

[illegible] اور [illegible] کی [illegible]

[illegible] سے [illegible]

[illegible] ڈونالڈ کو [illegible] دکھائی

دینے لگا۔ [illegible] کو [illegible] دکھلائی

[illegible]

ڈونالڈ [illegible] ہم اس [illegible]

[illegible] ساتھی [illegible]

ڈونالڈ [illegible]

[illegible] قید [illegible]

میں سے کوئی جرم ہوا ہے کیا کسی داور [illegible]

رحم یا سفارش سے ہیں؟

سپاہی: وہاں صرف حاکم، سپاہی، داروغہ، دربان اور موٹی موٹی دیواریں ہیں۔ آؤ اور اسقدر حیران ہو کر مت دیکھو۔ [illegible] اس بات کے سوچنے پر آمادہ کر سکے۔ کہ تمہاری ہیبت کی نظر سے تم [illegible] رہے ہو"

ڈینٹیز نے سپاہی کا ہاتھ اسطرح سے دبایا کہ گویا وہ چور ہو گیا"

ڈینٹیز: تو کیا تم خیال کرتے ہو۔ کہ [illegible] مجھے قید کرنے کے لئے آئے ہو"

سپاہی: غالباً یہی بات ہے لیکن ایسا [illegible] دریافت کرنے کی کیا ضرورت ہے"

ڈینٹیز: کیا بلا عدالت"

سپاہی: قصور کی نہیں ضرورت ہے"

ڈینٹیز: بلا عدالت ولفورٹ کے سوا [illegible] کے ہے"

سپاہی: میں نہیں جانتا۔ ولفورٹ نے تم سے کیا وعدہ کیا۔ لیکن مجھے یہ معلوم ہے کہ ہم [illegible] جا رہے ہیں [illegible] تم کرتے ہو کیا۔ سپاہی [illegible] دیکھنا"

ڈینٹیز کی حرکت سے جسے سپاہی کی تجربہ کار آنکھ نے تاڑ لیا ڈینٹیز سمندر میں کودنے کے لئے جھپٹا۔ لیکن قبل اس کے کہ وہ کشتی سے قدم اٹھانے لگا۔ اس پر چار مضبوط ہاتھوں نے آ کر [illegible] لیا اور [illegible] مارے [illegible] چھوڑ دیا۔ پیچھے ہٹ گیا"

سپاہی (اس نے اپنا [illegible]) کو اسکی چھاتی پر رکھ کر [illegible] ہوے ہاتھ پاؤں مارے تو میں [illegible] کا حکم دیا گیا ہے۔ لیکن دوسرے حکم کو میں ترک نہیں کرونگا۔ اور اگر تم ہلے۔ تو گولی سے تمہارا بھیجا اُڑا دونگا۔ اور اس نے [illegible] کو ڈینٹیز کی طرف کیا۔ جسے اسکا سرا [illegible] لگتا ہوا محسوس ہوا

اوّل تو ہاتھ پاؤں مارنے کا خیال اسکے دل میں پیدا ہوا۔ اور اس نے سوچا کہ [illegible] طور سے اس مصیبت میں مبتلا ہو گیا ہوں۔ اس کا خاتمہ کر دونگا۔ لیکن سپاہی نے [illegible] ولفورٹ کے وعدے کا خیال دلایا اور [illegible] سپاہی کے ہاتھ سے مرنا [illegible] معلوم ہوا۔ وہ [illegible] اور [illegible] بیچارہ گیا۔ اس وقت [illegible] کشتی کا [illegible] ایک [illegible] کر کے [illegible] اور [illegible] معلوم کیا کہ [illegible] سفر کا اختتام ہو پہنچ گیا

سپاہیوں نے اسے [illegible] سے پکڑ کر اٹھایا اور [illegible] زینے کی طرف لے گئے [illegible] قلعہ کی [illegible] راستہ جاتا تھا۔ اور [illegible] ڈینٹیز نے کچھ مخالفت نہ کی۔ وہ ایسا [illegible] [illegible]

اُس نے دیکھا کہ وہ ایک دروازے سے
گذرا ہے اور دروازہ اُسکے پیچھے بند
کیا گیا ہے لیکن سب کچھ اُسکو ویسا ہی
معلوم ہوا صاف طور سے اُسے کچھ نہ
دکھلائی دیا

سپاہی کچھ لحظہ ٹھہرنے کے لئے ٹھہرے اور
اسی سلسلہ میں اُس نے اس حالت کو سمجھنے کی
کی کوشش کی اُس نے چاروں طرف
دیکھا [illegible]
[illegible] چاروں [illegible] دیوار
[illegible]
ایک قدم اٹھایا اور [illegible]
میں سے ہو کر گذر رہے - تو اس نے اُن کی سنگینوں
کا سر چمکتے ہوئے دیکھا انہوں نے کوئی دس ایک
منٹ انتظار کیا اور اس بات سے یقین ہو
کر اب وہ بھاگ نہیں سکتا انہوں نے
اُسے چھوڑ دیا وہ حکم کے منتظر معلوم ہوتے تھے
حکم آگیا -

وحشی آدمی "بدی کہاں ہے؟"
سپاہی "ادھر ہے"
وحشی آدمی "اسے میرے پیچھے آنے دو - میں اسے اس کے کمرے میں لے جاتا ہوں"
[illegible] "اسے [illegible] لے جاؤ"

[illegible] اپنے رہنما کے پیچھے [illegible]
آگے [illegible]
اُسکی [illegible] اور [illegible] معلوم ہوتا
تھا وہاں جا کر اُس نے [illegible]

کمرے میں ذرا روشنی ہوئی اور ڈینٹس کو
اُسکے رہنما کی شکل سے معلوم ہوا کہ وہ پایہ
داروغہ سے [illegible] کے کمترے اولیٰ ہیں اور
[illegible] سا معلوم ہوتا ہے
[illegible] اُس نے کہا [illegible] تمہارا کمرہ
[illegible] اعلیٰ [illegible] اور اگر
[illegible] کل وہ [illegible]
[illegible] روٹی [illegible] اس [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کوئی [illegible] کرے -
[illegible] وہ روٹی اور پانی کہاں
رکھا ہے [illegible] اور کونے کی طرف
[illegible] وہاں گھاس [illegible] داروغہ
چراغ لے کر چلا گیا
ڈینٹس عالم تاریکی میں تنہا رہ گیا اور وحشت
نے اُسے گھیر لیا [illegible] رہ کر [illegible]
[illegible] کہاں وہ ہے [illegible]
[illegible] کو [illegible] جگہ [illegible] چھوڑ گیا
[illegible] اُسکی آنکھیں [illegible] سوچ رہی
[illegible] رات [illegible]
[illegible] داروغہ آگیا
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible] ہوگی

داروغہ نے اُسکے [illegible] سے معلوم
کیا۔ کہ وہ [illegible] اور [illegible]
[illegible] داروغہ کو [illegible]
پیں اُس نے آہستہ آواز سے کہا۔
جو کچھ تم کہتے ہو یہ غیر ممکن ہے لیکن اگر تم
[illegible] اعتبار کروگے۔ تو [illegible]
[illegible] اور [illegible] تم [illegible]
اگر وہ [illegible]
ڈسمائر۔ لیکن مجھ کو [illegible]
پڑے گا"
داروغہ۔ ایک [illegible]
ڈسمائر۔ یہ تو [illegible] ابھی [illegible]
[illegible] چاہتا ہوں"
داروغہ۔ تو جو بات [illegible]
[illegible]
[illegible] پاگل ہو جاؤگے
ڈسمائر۔ تمہیں ایسا خیال ہے؟"
داروغہ۔ ہاں ابھی [illegible] واقعہ ہو کر [illegible]
ایک [illegible] کو [illegible] دیکھ کے [illegible]
[illegible] پاگل ہو گیا تھا
[illegible] وہ [illegible]
ڈسمائر۔ اُسے یہاں سے گئے کتنا عرصہ ہوا؟
داروغہ۔ دو سال"
ڈسمائر۔ تو کیا پھر وہ آزاد ہو گیا؟"
داروغہ۔ نہیں اُسے اور [illegible] قید
خانہ میں [illegible] کیا گیا"

ڈسمائر۔ [illegible]
[illegible]
[illegible] پاگل [illegible] ہوں [illegible]
وعدہ کرتا ہوں"
داروغہ [illegible] کہا"
ڈسمائر۔ میں [illegible] کروں تو [illegible]
[illegible] میرے پاس [illegible]
[illegible]
[illegible] تم [illegible]
میں ایک [illegible]
[illegible]
[illegible]
داروغہ۔ اگر میں تمہارا [illegible]
اور [illegible]
[illegible] ہزار [illegible]
[illegible] ہو جاؤں گا [illegible]
[illegible]
[illegible]
ڈسمائر۔ [illegible] اگر [illegible]
[illegible] کو تم [illegible] کروگے [illegible]
یہاں [illegible]
[illegible] تم اندر آؤگے۔ [illegible]
سے باہر [illegible] دوں گا۔
داروغہ۔ [illegible] تھی
تم پاگل ہونے لگے ہو۔ تم سے پہلے [illegible]
یہی حال [illegible]
[illegible] ہوگی۔ [illegible]

میں ہوں" ڈیانا نے سوال اُٹھا کر کہا تھا"

داروغہ آہ اُم گورنمنٹ اچھی طرح کے ؟

ڈیانا۔ (پھول کر رکھا) اور اُس پر لکھے طور سے ٹھیک لگوا سچ پوچھو وہ پاگل (ہے) یقیناً سچ

داروغہ باہر چلا گیا اور دو چار سپاہی اور آیا

حوالدار سپاہی واپس آیا

داروغہ گورنمنٹ حکم سے ریس دیا گیا کو پہلے قید خانہ میں لے جاؤ

حوالدار ہم دونوں قید خانے میں؟"

داروغہ ہاں پاگلوں کے ساتھ پاگل کو رکھنا چاہیئے۔ سپاہیوں نے ڈیانا کو پکڑ لیا اور وہ چار پانچ آدمی کا ایک جتھا ہوا

وہ کوٹھی کے پاس وہ قدم ہی اُترا ہوگا کہ زمین دوز سرا جانے کا دروازہ کھلا اور اُس میں کے اندر ڈال دیا۔ دروازہ بند ہوگیا ڈیانا گھبرایا کر آگے آگے چلتا گیا یہاں تک کہ آگے دیوار تھی سیڑھی سے در کوٹھے میں داخل کیا یہاں تک کہ اندھیرے سے اسکی آنکھیں موافق ہو گئیں۔ داروغہ کا کہنا تھا ڈیانا کے پاگل ہو جانے میں کچھ تو ہی سا فرق تھا۔

نواں باب
(ملکہ کی شام)

جسے ہم نے بیان کیا ہے وہ لا دو لیڈی

وہ ماسٹر کے کمرے کی طرف جلدی واپس گیا اور محل میں داخل ہو کر اُس نے تمام مہمانوں کو خالی کر دیا۔ (یعنی اور تمام مہمان ایک سیدھی سے اُسکا انتظار کر رہے تھے۔ جو اب اُس کے واپس آنے پر وہ بہت محفوظ ہو گئے

ایک مہمان ریٹس کی سلطنت کے محافظ بتائے کیا بات ہے ؟"

دوسرا۔ کیا ہوا تھا دیا کا دربار آگیا؟"

تیسرا۔ کیمرا پر سان کی آگ اسی بجل ہو گئی"

ولفریڈ (اپنی ساس کے پاس جا کر) میڈم مجھے یہی آپ کو اس طور سے چھوڑ جانے کی بے شبہ سے معافی مانگتا ہوں۔ ہمارا کرفس مہاراجہ سے لڑکے نے پر سے کے مالک بکار ہیں گفتگو کرے۔

مارکولیس ولفریڈ کے چہرے سے دیکھ کر سیدھی کے آثار دیکھ کر آہ تو معاملہ سیدھا معلوم ہوتا ہے

ولفریڈ۔ قدرتی عجیب ہے کہ مجھے آپ سے چیزوں کی رعب سے لطف اُٹھے گی اور راہ دنیا کی طرف مخاطب ہو کر اگر ضروری ہو تو ہوئے رہیں"

(دنیا سے رخصت ہونے کو جا کر کہ)

تو ہم مہارانی جیسی جا رہے ہو"

ولفریڈ" اور مہمان میں اکیلا ہوں"

مسٹر ہم کہاں جا رہے ہو ؟"

ولفریڈ مسٹر ہم برادرز کی سلطنت کی بات ہے اگر ریاست میں بہار لگی کام ہو تو

ایک دوسرے جانب والا ہے" جہاں ولفورہٹ نے ایک
دوسرے کمرے کی طرف دیکھا۔
مارکوئش۔ تو تم مجھ سے ہی گفتگو کرنا چاہتے ہو
ولفورہٹ۔ ہاں تم سے ہی آؤ ذرا علیحدہ کمرے
میں چلیں" مارکوئش نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا
اور اسکے ساتھ کمرے میں جاکر کہا "کہو کیا
بات ہے"
ولفورہٹ۔ ذرا ضروری کام ہے جس کے
لئے مجھے یہاں آنا پڑا ہے۔ مجھے معلوم
ہے کہ آپکے پاس کچھ روپیہ ہے
مارکوئش۔ میرا تمام روپیہ جمع ہے کوئی
سات آٹھ ہزار روپیہ ہوگا۔
ولفورہٹ۔ تو مارکوئش صاحب جلد جہاں تک
ہو سکے روپیہ منگالو
مارکوئش۔ اسی دن اسوقت کہاں منگوا
سکتا ہوں۔
ولفورہٹ۔ "ہمارا بینک ... کے یہاں"
مارکوئش۔ "ہاں"
ولفورہٹ۔ تو مجھے اس کی طرف خط لکھ دو
اور اسے کہو کہ جو کچھ ہو سکے جلدی دیدے
شاید اسکی مجھے جانے میں دیر ہو جائیگی"
مارکوئش۔ جو کچھ تم کہتے ہو اسکی تعمیل میں
ایک لحظہ ضائع نہیں کرنا چاہتا۔ اور میز
کے آگے بیٹھ کر خط لکھنے لگا اور ... کہا
کہ ... ہو ... روپیہ دیدے
ولفورہٹ۔ خط کو پاکٹ کیس میں ڈال کر
ذرا سا اور کہا ... "

مارکوئش۔ "کیسے"
ولفورہٹ۔ "بادشاہ تو"
مارکوئش۔ میں بادشاہ کو کچھ نہیں کہہ سکتا
ولفورہٹ۔ میں یہاں نہیں کہتا کہ آپ
ملکہ ام ... کو کہیں کہ مجھے
میں چاہتا ہوں کہ ملکہ کسی انگلستان کے شہنشاہ
بادشاہ کے حضور میں حاضر ہو ... دے
نہیں تو وقت ضائع ہوگا۔
مارکوئش۔ لیکن دربان سے کہا وہ
پیغام ... کر دیگا اور نہیں بادشاہ
... لاوے گا
ولفورہٹ۔ ... لیکن ... پاس میں
... دریافت کی ہے میں آسمانا ... تھا
یہاں تو دربان اس سے خود فائدہ اٹھائیگا
اور ... کا دیکھا جائیگا مار
کوئش ... کر ... دیتا ہوں کہ اگر
... کے پاس پہونچ گیا۔ تو مجھے بہت
فائدہ ہوگا کیونکہ ... کی اسکے
... ایسا کرینگے
مارکوئش۔ راستہ میں ہی ... لکھ دیتا
ہوں
ولفورہٹ۔ جہاں تک جلدی ہو سکتا ہو
لکھیں ... میں روانہ ہو جاؤنگا"
مارکوئش نے گاڑی کا دروازہ ...
کرا دیا
ولفورہٹ۔ ... اور ...

سلام کہیں مجھے بڑا افسوس ہے کہ اس
موقعہ پر میں آپ میں مل نہیں سکتا۔
مارکوئش۔ وہ میرے گھر کے پاس
دیکھو کیسا ہے خود اس سے کہہ دوں!
ولفورٹ۔ یہ اچھا ہوا۔ اگر میں [illegible]
مارکوئش نے گھنٹی بجائی ایک نوکر اندر آیا
مارکوئش۔ کوچوان سے کہو کہ [illegible]
کو تمہارا انتظار کر رہا ہے۔ پھر ولفورٹ
سے جاؤ"
ولفورٹ۔ ہاں اب ہی چلنے کے لئے تیار
ہوں" ولفورٹ جلدی گھر سے نکل گیا
لیکن یہ بات معلوم کرکے کہ افسر عدالت کو
دیکھ کر تمام شہر حیران ہو جائے گا وہ معمولی
رفتار سے چلنے لگا۔ دروازہ سے اندر ایک
صورت نظر آئی۔ اور اسے معلوم ہوا۔ کہ وہ
اسکے انتظار میں ہے۔ وہ [illegible]
جو اپنے عاشق کا حال [illegible]
کے لئے آئی تھی
جب ولفورٹ آگے آیا۔ تو وہ آگے آ کر اس
کے سامنے کھڑی ہو گئی۔ ڈینٹس نے اس لڑکی کا
تذکرہ کیا ہی تھا ولفورٹ نے جلدی اسے
پہچان لیا اسکی خوبصورتی اور [illegible]
کی [illegible] سے وہ حیران ہو گیا۔ اور جب اس
نے اس سے سوال کیا کہ آپکے عاشق کا کیا حال
ہے تو اسے ایسا معلوم ہوا کہ گویا وہ [illegible]
ہے اور وہ [illegible]
ولفورٹ۔ [illegible]

کہ وہ بادشاہ کا [illegible] وہ بڑا مجرم ہے [illegible]
[illegible]
[illegible]
لگا تو اسے کہنے لگی۔
"مگر تم سے کم سے کم اتنا بتا دو کہ وہ کہاں
ہے زندہ ہے یا مر گیا ہے؟"
اور اس [illegible] کی آہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

لوچ نہیں [illegible] کہ وہ مجھ سے [illegible]
بانوں کہو کہ تم سے کم [illegible] تھا لیکن
[illegible] آدمی [illegible]
[illegible]
نہیں [illegible] -

[illegible] ان کے گھر کی طرف
[illegible] چلے

[illegible]

[illegible] لگا سے گھبرا رہا کچھ معنی سے
[illegible] معلوم کریگے کہ لوگ [illegible]
[illegible] گاڑی [illegible]
[illegible] اور گاڑی [illegible] کہ کال کی

[illegible]

ولیم ولی [illegible]

[illegible] اور اگر [illegible]

[illegible] اور [illegible] شادی ہونے کو [illegible]

[illegible] ولیم [illegible] کا حال معلوم

[illegible] سے [illegible] کیا

[illegible]

ہوا اُسے معلوم نہ ہوا۔ غم کے مارے وہ اندھی
ہو رہی تھی ایک مصنف کا اُسے وہیاں [illegible]
میں [illegible] (فرینڈ سے) [illegible]
فرینڈ [illegible] ہوکر میں کل سے [illegible]
پاس سے ہیں لگیا اس نے ایک کو معلوم [illegible]
کر ڈسٹر نہ جانے [illegible] گیا ہے وہ [illegible]
[illegible] اور [illegible] یاروگوں
کے [illegible] کیا لیکن [illegible]
[illegible] کہ [illegible]
کا [illegible] تھا۔ [illegible]
شے [illegible] خیال تھا کہ [illegible]
[illegible] ہوا [illegible] ہے اُسکی [illegible]
کیسی [illegible] اور [illegible] ہوکر گھر چلا آیا
[illegible] کی [illegible] تھا۔ اور اُسے
کیسی طور سے کل [illegible] تھی لیکن [illegible]
اُسکے ڈسٹر کی کچھ امداد کریا۔ وہ [illegible]
[illegible] کی [illegible] گھر سے میں [illegible] ہو
کر [illegible] تھا لیکن [illegible] کا [illegible] ہوا
زیادہ [illegible] کی اس [illegible] ہمت نہیں
رہی تھی۔ اور باہم وہ [illegible] ہوا
تھا کہ سب کچھ [illegible] جانا صرف [illegible]
[illegible] تھا۔ [illegible]
[illegible] کہ [illegible] تھا۔ [illegible]
[illegible] ہیں [illegible] کے کان [illegible]
[illegible] اور دل کے [illegible]
[illegible] ہوئی ہے [illegible]
[illegible] سمجھتا تھا۔ یا اللہ [illegible] کی [illegible]

کی وہ [illegible] کم [illegible] کرتا تھا۔ حالانکہ
وہ [illegible] کل [illegible] سکتا تھا اور
وہ [illegible] کی کم کرسکتی تھی
[illegible] کا [illegible] رہی ہے لگ
ہوا۔ [illegible] کے [illegible] کو [illegible] دیا اور
[illegible] کو [illegible] ہوا
[illegible] تھا۔ [illegible]
[illegible] کہ اسکی [illegible] آئی تھی

دسواں باب

(ٹولر کا چھوٹا کمرہ)

ہم [illegible] کو [illegible] کی [illegible]
سیر کرچکے ہوئے اور دو ماں کمروں میں
[illegible] آچکے ہیں۔ [illegible]
[illegible] ہیں اور ٹولر کے چھوٹے [illegible]
کمرے کی [illegible] اور [illegible]
اور [illegible] کے [illegible] کمرے کے نام
[illegible] کو [illegible] کراتے ہیں
اس کمرے میں [illegible] کے [illegible] کی [illegible]
آنگن [illegible] سے اسکے ساتھ [illegible] تھا۔
[illegible]
[illegible]
[illegible] تھی
[illegible]
[illegible] آدمی کی [illegible] اور

بادشاہوں کی مجلس میں بیٹھنے والوں کی
سی صورت کی جتنی باتیں ستر برس تک سنا
سنا ہوا تھا باس شری۔ اور اس دیکھ کا سکو
کی کتاب ہووین کی جلد پر جو اس وقت ہوا
ادشاہ کو بہت پسند تھی مانند تھیم لکھی رکھا تھا

بادشاہ۔ "صاحب تم کچھ ہو؟"

بار ہر ہر۔ "ہاں صاحب میں بہت سے
حسن ہوں"

بادشاہ۔ "ان میں تمام بے ساتھ سولی
گاہوں اور ساتھ دنیا کا جو تکو دیکھا ہے"

بیار ہر ہر۔ "ہاں صاحب اس کے ادنی
ہونگے کہ سالہا سال ار ران کے آئینگے۔ اور سا
گرانی سکے۔ اور جب آپ سا دانا بادشاہ ہو تو
گرانی کا کوئی اندیشہ نہیں ہے"

بادشاہ۔ "میرے عزیز بلاکس۔ تو پھر ان
کس بات سے اندیشہ ہے"

بلاکس۔ "اسباب کے پیش کرنے کے لئے
کمرے کی طرف طور والوں اکٹھا ہو رہا ہے۔
میرے پاس ہر ایک وجہ ہے۔

بادشاہ۔ "میرے پیارے ڈیوک میں
خیال کرتا ہوں نہیں بشارت ملی ہے۔ اور
ہمیں لواسان کو اچھی طرح سے شاہوں کی
اس طرف بہت عمدہ موسم ہے۔ جو لوئیس
بہت فاتل بادشاہ تھا اسلئے وہ کسی کرتا رہا
پسند کرتا تھا۔

ڈیوک بلاکس۔ "اگر حضور وفاداری کی
کا امتحان سا منظور ہو تو حضور سے

لنگلڈ و بپلڈیلیس اور ڈمرمین میں جتنے
آدمی تھے جو اسکے پاس آن سووں کی
تحقیقات حضور میں لاویں

بادشاہ۔ "کیا سب حاشیہ لکھنے پہنچے
کیا کہنا ہے"

بلاکس۔ "جہاں کہ حضور اعلیٰ میں اپنی
فرمال بالکل در دل سے ٹھیک ہے تو آپ یا
وکیلوں سے ہو گئے۔ لیکن مجھے ڈر ہے کہ میں
اس بارے میں آپ سے متفق نہیں ہوں"

بادشاہ۔ "تمہیں کس سے ڈر ہے"

بلاکس۔ "ہوا بارش سے بالکل کم اس کی
حفاظت ہے"

بادشاہ۔ "میرے عزیز تم ڈر سے کیوں ہو
مجھے کام کرنے سے روکتے ہو"

بلاکس۔ "اے حضور مجھے آپکی سب باتوں کرنے
سے نیند نہیں آتا"

بادشاہ۔ "صاحب کچھ دیر انتظار کر لیا مجھے
ذرا ایک دو دن کی تشریح لکھ لینے دیجیئے
ذرا انتظار کریں اور پھر میں آپکی باتوں کو
سنونگا۔ کچھ در ہے تو صبر کریں۔ اسی اثنا کے
بیچ لوئیس کچھ بات بار بار کرکے لکھتا رہا
اور پھر ڈیوک کی طرف سر اونچا کرکے آئینے آدمی
کی طرح دیکھ کر جو خود صاحب زادے ہوتا ہے
حالانکہ وہ تشریح کے خیال سے اچھی تشریح کرتا
ہوتا ہے کہا "صاحب اچھا جناب کیا ہے؟"

بلاکس۔ "حضور ولفورٹ کو اچھے طور پر
کرنا چاہتا تھا میں آپکو اس بات کے لئے

اس کے لئے مجبور ہوں کہ یہ افواہیں پھیلائی
ہیں جو اس طور سے مجھے بیان کر رہی ہیں
بلکہ ایک بڑا دانا آدمی جو قابل اعتماد ہے اور
جسے میں نے شہر کی طرف کا حال معلوم
کرنے کے لئے مقرر کیا ہے۔ یہ الفاظ کہتے ہے
اس وقت کہ آپ جلدی مجھے اس
بات کے سنانے کے لئے آیا ہے کہ بادشاہ پر
ایک بڑا خطرہ آنے والا ہے۔ یہ سنکر میں
حضور کے پاس دوڑا آیا ہوں"

لوئیس بیٹھا ہوا لکھتا رہا

بلاکس کیا حضور کا منشا ہے کہ میں
اس معاملہ پر گفتگو نہ کروں۔

بادشاہ عزیز ڈیوک۔ یہاں ملکہ کا ہاتھ
پھیلاؤ۔

بلاکس کون سا؟"

بادشاہ جو سامنے ہے۔ دہنا بائیں طرف

بلاکس صاحب یہ ہیں"

بادشاہ میں تمہیں بائیں طرف کہتا ہوں
اور تم دائیں طرف کی تلاش کرتے ہو۔ میرا
مطلب یہ ہے کہ دائیں طرف ہاں اور بہتر ہے
پولیس کے وزیر کی رپورٹ ملے گی مگر ایم
ڈینڈری خود آ گیا ہے" اور ایم ڈینڈری
جس کی طرف آنکھ ہو رہی تھی۔ اندر آیا

بادشاہ (کہ معلوم ہوتا تھا) تشریف آئیے
آئیے۔ اور دیکھئے تمہیں معلوم ہے ڈیوک
کو یاد ہے۔ ایم ڈی ... ڈیوک کی
سے پہلے جو خبریں آتی ہیں وہ اسکو اپنے ساتھ

کرو خواہ کیسی ہی کوئی گراں امر ہو۔ تو تسلی
سے رکھو ہم دیکھیں جو خبر آتا ہیں
ایک کوہ آتش فشاں ہے۔ اور یہاں آتش
جگہ سے شعلہ مارنے والی آگ کی اشتعال ہو
سکتی ہے۔ ایم ڈینڈری نے بادشاہ
کرسی کی پشت سے سہارا لگایا اور کہا
"کیا حضور نے کل کی رپورٹ پڑھ لی ہے"

بادشاہ ہاں ہاں ایکس ڈیوک کو بتاؤ
جو رپورٹ میں ہے۔ ڈیوک ہاں یہی کیا
آپ پر ایک امر کی لا اصل ہے جو غالب
خبریں ہیں کر رہا ہے حضور"

بادشاہ (ڈیوک کو مخاطب کر کے) جناب
حضور کے نام لارس اس امر کو شروع کرتے
ہیں کہ جو خبر وہاں سے آئی ہے
بوناپارٹ ایم ڈینڈری نے لوئس
کی طرف دیکھا جو صاحب لکھ رہا تھا
اور سمجھے گئے ہوتے تھا۔ بوناپارٹ بالکل
تنگ آ گیا ہوا ہے اور سارا سارا دن کال
کرنے کو کام کرنے دیکھنے میں بسر کرتا ہے"

بادشاہ۔ اور ... طبع کے لئے گویا اسے
مصر کو کھانا ہے"

ڈیوک۔ اتنا ہے کیا ہے حضور کا
اس سے کیا مطلب ہے؟

بادشاہ ان ذاتی ... ڈیوک
کیا تمہیں دریافت ہو گیا کہ یہ ظلم انسان
آدمی یہ ... انسان ... ایک ایسی بیماری
میں مبتلا ہے جس سے اس کی جان کے لالے

ٹرسے ہوئے ہیں"

وریدلولیس اور علاوہ اس ملاکس وہ تھوڑے عرصہ میں دیوانہ ہوجائیگا

ملاکس "دیوانہ!"

وریدلولیس- کسی قدر دیوانہ آپکا بیٹا ہو گیا ہے۔ کبھی کبھی وہ بہت روتا ہے کبھی قہقہہ لگاکر ہنستا ہے گاتا ہے سمندر کے کنارے پر وہ اکثر وقت صرف کرتا ہے اور پانی میں پتھر پھینکتا رہتا ہے اور جب وہ اس طور سے کرتا ہے۔ تو اسقدر خوش ہوتا ہے کہ گویا اسے بادشاہی مل گئی ہے اب تم سمجھ سکتے ہو کہ یہ علامات کمزوری کی ہیں یا نہیں ہیں؟"

ولٹیچی- (ہنسکر) بادشاہوں کی باعظمت کی زمانہ قدیم کے ٹرسے ٹرے کمانڈر [illegible] میں پتھر پھینک کر خوش ہوتے رہے ہیں۔ پلوٹارک کی سوانح عمری کو پڑھ کر غور کرو"

ابھم [illegible] ملاکس- نے اس رائے کو تسلیم کیا- کیونکہ ولیو [illegible] گو اسے اصل حال معلوم نہیں ہوا کہ وہ خود فائدہ اٹھا سکے نہیں بتایا تھا- مگر اتنا اسے یقین دلادیا گیا- کہ واقعی بادشاہ کی حالت خطرے میں ہے"

ولٹی [illegible] ڈنڈری ڈنڈرس ملاکس ابھی قائل نہیں ہوا اسلئے ہمیں بادشاہ کی تعریف کا اور حال دریافت کرنا چاہئے پولیس مین کے وریر سلام کیا"

ملاکس- بادشاہ کی طرف دیکھکر اور پھر ڈنڈری کی طرف دھیان کرکے" بادشاہ کی صحت کا حال [illegible] خاصہ کا حال متغیر ہوگیا"

بادشاہ مرے عزیز ڈیوک اسمیں کوئی کلام نہیں۔

ملاکس کس طور سے متغیر ہوگیا؟

بادشاہ اس کے اصول اسقدر [illegible] ہوگئے ہیں۔ میں بیان کروں؟

ملریا- (سنجیدہ صورت بناکر) ہاں صاحب یہی بات ہے [illegible] تھوڑا عرصہ ہوا ہے کہ ملاقات کی اور چونکہ اس کے وہ [illegible] سیاست کے خلاف کی طرف کوشش کر رہا [illegible] ظاہر کی۔ اس نے انہیں اجازت دی- اور کہا- کہ ٹھیک بادشاہ کی حرمت ہمیشہ عمدگی سے بجالاویں- صاحب یہ آپکے منہ کے لفظ ہیں مجھے انکا لفظ ہے

بادشاہ اچھا تو کس اس بات میں [illegible] کیا خیال ہے اور کس نے آسودگی کے لئے اس کتاب کو پڑھتے چھوڑدیا

ملاکس حضور میری عرض ہے کہ ما مجھے دھوکا لگتا ہے- بادشاہ [illegible] کو دیکھا دیکھا ہے اور چونکہ یہ غیر ممکن ہے کہ وہ سر پولیس غلطی پر ہو- اس لئے آپ [illegible] کی عزت اور سلامتی کے نگاہ رکھنے کے سامان [illegible] داخل ہیں- اغلب ہے کہ میں ہی غلطی پر ہوں [illegible] آپ اسکے ہاتھوں سے [illegible] کر سکتے ہیں جسکی نسبت میں نے آپ سے

عرض کیا ہے اور میں حضور کو اطلاع دیتا
کہ میں یہ سفارش کرتا ہوں۔ کہ آپ ان سے
ملاقات منظور فرمائیں۔"

بادشاہ۔ بہت اچھا جب ہم سوار ہوں
تو سوار کوئی ہو۔ میں اس سے ملاقات
کروں گا

وزیر۔ حضور کیا سوار سے پاس اس سے
پہلے کوئی ادھر آئی ہے لیکن ۲ دن کی
میں پہنچا کہ آج مارچ کی چوتھی تاریخ ہے"

وزیر۔ جی ہاں صاحب مجھے اس کا انتظار لگا
ہوا ہے جو کہ میں اپنا دفتر چھوڑ کر آیا ہوا
ہوں ممکن ہے کہ اس کو کوئی ضروری خبر ہو

بادشاہ۔ جاؤ اگر کوئی خبر آئی ہو تو اس
کا نشان کر دو۔ معلوم کرو کہ کیا کوئی
خبر نہیں آئی؟" اور بادشاہ جو سکتے کو ملا کر
رہا"

وزیر۔ حضور ہم اپنی طرف سے کوئی بات
اعتراض نہیں کرتے پھر ایک دن بہار ...
... کہ واقعات سے معلوم ہوتا ہے
... مجھے پیش ... جیسا ...
کہ اس کا نشان ہوتا ہے مگر وہ کوئی ...
نہیں مانتے وہ ... ہو گئے ہوں
جیسے ... باتیں ... کل دیکھا
کوئی ناگہانی واقعہ درپیش ہوا تو ان
باتوں کی سرا ... ہو جاتی ہے

لینکس۔ اچھا صاحب جائیے اور یاد رکھیے
مجھے تمہارا انتظار رہے گا"

وزیر۔ صاحب میں جاتا ہوں ابھی واپس
آ جاؤں گا۔ کوئی دن ... لگیں گے"

ملاکمس۔ صاحب میں جاتا ہوں۔ اور ...
... کو لاتا ہوں"

ڈونلبین۔ صاحب ... ہیں۔ ذرا ٹھہریں کہ
... ملاکمس ... تمہارے ایسے
حالات کو بدل دینا چاہئے۔ میں نہیں اس کاری
... جاننے کی اجازت چاہتا ہوں جس کے پہلوان
نہیں سکا پھنسا ہوا ہے اور ... فائدہ اٹھائے
کی کہ ... کرتا ہو۔

ملاکمس۔ ... ضروری ہے ... اپنے پاس کا
... میں سمجھتا ہوں"

بادشاہ۔ ہاں ہم سے پوچھنا چاہتا ہوں
کہ کیا ... اس ... کر ... سکا جو کہ
سے بھاگ جانا چاہتا ہے۔ اور ہم جو کہ ...
آگاہ ہے۔ بتاؤ تمہاری ایسی میں کیا ایسے
ہے"

ملاکمس۔ حضور نے جو ارشاد فرمایا
... اس ... کی طرح سے
جس کی طرف آپ نے اشارہ کیا ہے کیونکہ
... لیکن ... اور ... دوسرے ... میل
... کر کے یہاں آیا ہے

بادشاہ۔ ... کا نام ہے
... حالانکہ ... بتاؤ
... کچھ حال معلوم ہو سکتا اور
... نہیں ہوئی

ڈونلک۔ آہ حضور ... کی ...

قدوجہد اور محنت کے اٹھانے کا یہ فائدہ اسے
دیتے ہیں حالانکہ شدید تکلیف اٹھا کر وہ
حضور کو یہ اطلاع دینے آیا ہے ایم
ڈی سلویز کی جانب سے میری طرف
سفارش لکھی ہے میں آپ سے التجا کرتا
ہوں کہ اس سے عزت کے ساتھ پیش آویں"
بادشاہ - ایم ڈی سلویز میرے معتمد
کا بھائی
ڈیوک - ہاں ہاں وہی"
بادشاہ وہ مارسیلز میں ہے"
ڈیوک وہیں سے اس نے مجھے لکھا ہے"
بادشاہ - کیا اس نے اس سازش کی
نسبت بھی کچھ لکھا ہے"
ڈیوک - نہیں - لیکن اس نے بڑے زور سے
میرے پاس ایسا ہی کی سفارش کی ہے - کہ
ایم ڈی ولفورٹ - کو حضور کی خدمت
میں پیش کروں
بادشاہ - (زور سے) ایم ڈی ولفورٹ
کیا اس کا نام ایم ڈی ولفورٹ ہے"
ڈیوک - حضور ہاں"
بادشاہ - اور وہ مارسیلز سے آیا ہے"
ڈیوک " بذات خاص"
بادشاہ - (کچھ بے چینی ظاہر کرکے) کیوں اس کا
نام تم نے پہلے نہیں لیا"
ڈیوک حضور مجھے خیال تھا - کہ آپ اسے
نہیں جانتے ہوں گے"
بادشاہ نہیں نہیں - بلاکس وہ

دانا آدمی ہے گو حریص ہے - ہمیں اس کے
باپ کا نام معلوم ہے -
ڈیوک " اس کا باپ ہاں آپ کے باپ کا
نام نوئرٹیر ہے"
بادشاہ - نوئرٹیر گرانڈن - ماڈیٹر سینیٹر
ڈیوک " ہاں وہی" اور حضور نے ایسے
شخص کے بیٹے کو نوکر رکھا ہے"
بادشاہ - بلاکس - تمہاری قوت متخیلہ بڑی
محدود ہے - میں نے تم سے نہیں کہا کہ
ولفورٹ حریص ہے جس کی خاطر وہ ہر ایک
بات کر سکتا ہے کہ وہ اپنے باپ کو بھی قربان کر
دینے والا ہے"
ڈیوک " تو صاحب میں اسے حاضر کروں
بادشاہ - اسی وقت وہ کہاں ہے"
ڈیوک " نیچے میری گاڑی میں منتظر ہے
بادشاہ فوراً اسے لاؤ"
ڈیوک - میں جلدی جاتا ہوں" ڈیوک
نوجوان کی طرح شاہی کمرے سے نکل گیا
کیونکہ بادشاہ کی حالت کے جوش میں وہ
سچ مچ جوان سا بن گیا تھا لوئیس ہژدہم
اکیلا کمرے میں رہ گیا تھا - اور اپنی کتاب
کی طرف دیکھنے لگا"
ایم ڈی بلاکس - جس تیزی سے
گیا تھا اسی تیزی سے واپس آیا - لیکن
ڈیوڑھی میں اسے بادشاہ کے آگے عرض کرنی
پڑی - ولفورٹ کی پوشاک خاکی لباس اور دربار
کے دستور اور قاعدے کی طرح کی نہیں تھی

دربان کو شک پیدا ہوا۔ وہ مارے تعجب
کے حیران رہ گیا اور سوچنے لگا۔ کہ یہ لونڈا
اس لباس میں بادشاہ کے حضور میں جاتا
ہے مگر ڈیوک ایک ایسا آدمی کامیاب ہوا
بادشاہ نے حکم دیا اور بلا حجاب دربان کی
مزاحمت کے ولفورٹ اندر داخل ہوا۔
بادشاہ۔ اس جگہ بیٹھا تھا جہاں ڈیوک
اسے چھوڑ گیا تھا۔ دروازہ کھولتے ہی
ولفورٹ نے اسے مقابل بیٹھے ہوئے پایا
اور نوجوان مجسٹریٹ کے دل میں توقف
پیدا ہوا۔
بادشاہ۔ ایم ڈی ولفورٹ۔ اندر
آجاؤ۔ اندر آجاؤ۔ ولفورٹ کورنش
بجا لایا۔ اور چند قدم آگے بڑھ کر منتظر ہوا
کہ بادشاہ اس سے سوال کرے
بادشاہ۔ ایم ڈی ولفورٹ بلاکس
مجھ سے کہتا ہے کہ تم کوئی ضروری اطلاع
مجھے دینے آئے ہو۔
ولفورٹ "حضور والا۔ ڈیوک سچ کہتے ہیں
اور مجھے یقین ہے۔ کہ حضور بھی اسے ضروری
تصور فرماویں گے۔
بادشاہ پہلے مجھے بتاؤ۔ کہ کیا وہ خبر ایسی
ہی ہولناک ہے جیسے کہ بلاکس مجھے یقین
دلاتا ہے۔
ولفورٹ میں ایسا سمجھتا ضرور ہی ہوں لیکن
اس میں امید رکھتا ہوں۔ کہ تیز جلدی
یہاں پہنچ جانے کی وجہ سے انشاء اللہ ابھی

ا علاج پذیر ہے ؟
بادشاہ بلاکس کے چہرے کی طرف دیکھنے
لگا اور ولفورٹ کے لہجے سے جوش
پیدا ہو چلا تھا۔ "صاحب جہاں تک تم
سے ہو سکتا ہے مختصر بیان کئے جاؤ۔ مگر
شروع کریں۔ اور بالترتیب بیان کریں
کیونکہ ہر ایک امر میں ترتیب بہتر ہے۔
ولفورٹ۔ حضور کو میں وفاداری سے
سب رپورٹ دونگا۔ لیکن میں التجا کرتا ہوں
کہ اگر کہیں میری گفتگو میں الجھن ہو تو
مجھے معاف فرماویں گے"۔ اس کے بعد اس نے
[illegible] بادشاہ کے چہرے کی طرف دیکھا
اور جب اسے اپنے عالیجاہ بادشاہ کی مہربانی
کا یقین ہو گیا۔ تو وہ یوں بیان کرنے لگا
"حضور میں پیرس میں اس قدر جلدی
آیا ہوں۔ جو ایسی جلدی کہ مجھ سے ممکن ہو
سکتا تھا اور حضور کو ایسی باتوں کی
اطلاع دینے کے لئے آیا ہوں کہ میں نے
ابھی انکی تحقیقات کی ہیں ایک خطرناک
اور بیہودہ سازش کو دریافت کیا
ہے۔ جیسے کہ ہر ایک دن ادنیٰ درجے کے
لوگوں اور فوج میں [illegible] رہتا ہے
بلکہ وہ کوئی اصلی عظیم الشان سازش کا پتہ
لگایا ہے کہ [illegible] تخت کو خطرہ پہنچ
[illegible]
[illegible]
[illegible]

خطرناک ہے اسوقت وہ البا سے روانہ ہو
گیا ہوگا۔ میں نہیں جانتا وہ کہاں جائیگا لیکن
واقعی یا وہ نیپلز میں اتریگا۔ یا ساحل ٹسکنی
پر یا فرانس کے کنارے پر۔ حضور کو بخوبی معلوم
ہے۔ کہ جزیرہ البا کا بادشاہ اطالیہ اور
فرانس سے راہ و ربط رکھتا رہا ہے

بادشاہ۔ صاحب میں سب سمجھ گیا ہوں
تھوڑا عرصہ ہوا ہے۔ کہ یہ خبر آئی ہے کہ بونا
پارٹ کی کشتیوں نے کوچ کیا ہے لیکن میں
انتظار کرتا ہوں۔ بیان کرو یہ خبریں کیسے معلوم
ہوئی ہیں"

ولفورٹ۔ حضور یہ اس تحقیقات کے
نتائج ہیں جو مارسیلز کے ایک شخص کے
بیان سے مجھے معلوم ہوا ہے۔ اسے کچھ عرصہ
تک میں تاڑتا رہا۔ اور جب ادھر آنے لگا
تو اسے گرفتار کر لیا جو آدمی کہ ملاح ہے اور
بڑی جنگجو طبیعت والا ہے اس پر مجھے بوناپارٹ
کی کمیٹی کے ممبر ہونے کا شک ہے چنانچہ
وہ پوشیدہ جزیرہ البا میں گیا۔ اور گرینڈ مارشل
سے تو بوناپارٹ سے ملاقات کی اس نے زبانی
پیغام ایک شخص کی طرف لانا جس کا نام
میں اس سے دریافت نہیں کر سکا۔ لیکن یہ
کام اس لئے تھا۔ کہ تاکہ آدمیوں کے دلوں کو
تیار کیا جاوے۔ (صاحب یہ وہی آدمی ہے۔
جو وہ کہتا ہے) اور یہ بات جلدی ہی وقوع
میں آنیوالی ہے"

بادشاہ۔ وہ آدمی کہاں ہے؟"

ولفورٹ" جیلخانے میں"

بادشاہ۔ اور یہ معاملہ تمہیں سنگین معلوم
ہوتا ہے

ولفورٹ۔ اسقدر سنگین کہ جب میں نے
یہ واقعہ سنا تو میں حیران ہو گیا۔ اسوقت
میں ضیافت کے درمیان بیٹھا ہوا تھا۔ میری
نسبت کا دن تھا لیکن میں نے اپنی دلہن
اور دوستوں کو چھوڑ دیا اور ہر ایک بات
اٹھا رکھی۔ اور حضور کی خدمت میں یہ خطرات
پیش کرنے کے لئے جنہوں نے مجھے پریشان کیا ہوا
تھا اور اپنی نمک حلالی کا ثبوت دینے کیلئے
دوڑا آیا"

بادشاہ۔ ٹھیک۔ کیا تم میں اور مسٹر م
ڈی سینٹ میران میں شادی کی نسبت
ہونی تھی؟

ولفورٹ جو حضور کے ایک نہایت وفادار
امیر کی بیٹی ہے"

بادشاہ ہاں ہاں۔ لیکن ولفورٹ مجھے
سازش کی بابت ذکر کرو۔

ولفورٹ۔ حضور میں تو اسے سازش
سے بھی بڑھکر سمجھتا ہوں

بادشاہ (مسکرا کر) ایام میں سازش
کا خیال بہت جلد دل میں پیدا ہو جاتا ہے لیکن
اسکا ہٹانا بڑا مشکل ہے۔ کیونکہ یہ زمانہ ایسا
ہے کہ جب اپنے آباؤ اجداد کے تخت پر ہم
جلوس کرتے ہیں تو ہماری آنکھوں کے سامنے
تشویشناک خیال پھر جاتے ہیں۔ دس ماہ

سے سر سے پیر تک خوب غور سے دیکھ رہی ہیں
اور سمندر روم کی طرف بھی آپ کی نظر لگ
رہی ہے اگر وہ یا دفعتہ ہمارے ہاں آ پڑے
تو پیشتر اس کے کہ وہ ایسی جگہ پہونچے تمام باغی
ظاہر ہو جائیں گے اگر وہ ٹسکنی میں اترے
تو ٹسکنی والے تو آگے اس سے ناراض ہیں -
اگر وہ فرانس میں اترے تو اس کے مٹھی
بھر تو آدمی ہیں اس کا نتیجہ جلدی سمجھ میں آ
سکتا ہے صاحب حراست کریں۔ لیکن ساتھ
ہی ہم تمہارا شکریہ بھی ادا کرتے ہیں -
بلاکس (روتے) آہ ڈنڈری بھی آگیا"
اس وقت در پولیس دروازے پر دور زور
اور کانپتا ہوا نمودار ہوا اور گویا کہ اس کو یہاں
تک قریب ہوا ہو کہ ہٹ جانے لگا تھا
مگر بلاکس نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا - اور اسے
ٹھیرا رکھا -

گیارھواں باب

(مہیب دلو)

اس اضطراب کو دیکھ کر لوئس ہژدہم
نے روتے اس سر کوش کے آگے بڑھ کر کہا
رہا تھا۔ اسے پاؤں سے پرے ہٹا دیا -
بادشاہ - ہوں تمہیں کیا ہو گیا۔ بیچارے
تو اس باعث معلوم ہوتے ہیں - یہ لکھے
ہوئے جھکا ہٹ گیا جو کچھ بلاکس نے کہا ہے اور
جس کی دلفوساٹ نے بادشاہ کی ہے - ڈیوک تو
ہیں - ایم ڈی بلاکس نے فوراً اس کی طرف

حرکت کی ایک اس درباری کی دہشت انگیز
پر بھی عادت آئی اور علاوہ اس بات کی کچھ
ایسی ہی ہوئی تھی کہ ہولناک عادت آ گیا
کے کانپنے معلوم ہوتے سے اس کا زیادہ فائدہ
مدنظر تھا -
بلیران - (گھبرا کر) صاحب حضور"
بادشاہ "کیا ہے؟" در پولیس نے کہا کر
اس کے قدموں پر گر جانے لگا تھا کہ وہ ایک دو
قدم پیچھے ہٹ گیا - اور جس سے بکواس ہوا -
بادشاہ "بولو گے"
بلیران آہ حضور کیسی مصیبت آپ ہی ہی
اس واقعی دل کی نظم ہولی میں اپنے تئیں بھی
معاف نہیں کر سکتا ؟
بادشاہ - (غصہ ہو کر) صاحب میں تمہیں
حکم دیتا ہوں بولو"
بلیران - صاحب - غاصب ٢٦ فروری کو الما
سے روانہ ہوا - اور یکم مارچ کو اترا"
بادشاہ "کہاں ؟ کیا اٹلی میں ؟"
بلیران - فرانس کی ایک چھوٹی بستی جو
انٹی بیز کے پاس ہے جوان میں"
بادشاہ - غاصب فرانس میں یکم مارچ کو
اترا جو پیرس سے ٢٥٠ لیگ ہے اور تمہیں
یہ خبر آج ٣ مارچ کو ملی - صاحب جو تم مجھے
کہتے ہو غیر ممکن ہے تمہیں یا تو غلط رپورٹ
ملی ہے - یا تم پاگل ہو"
بلیران - صاحب افسوس یہ بات بالکل
درست ہے لوئس کا چہرہ غضبناک ہوا

اور یہ وہ اٹھا پڑا کہ ... آدمی کے
پیدا ہو جائے گا

بادشاہ ... بادشاہ ... تھا
... اس شخص کو دیکھتے نہیں
... کون جانتا ہے ... ان کی اس کے
ساتھ ... ہو۔

... ہو ... نام ...
... کا ... نام ... بادشاہ ...
... آنکھیں بند ... اور
ایسا ہی اس کا حال ہے"

... لیکن" ... پھر ...
... کہ وہ ... ہو گیا ہے
... لا کر کہا ...
... ہو گیا ...
... فرمائیں

... ہوا ...
... ہے ... کی
... اور اس کا علاج
نہیں ہے۔

... ہو ... کی
... سنگاپور ...

... ہے ... سے ... آدمی
... انسان ہو گا

... ہے ... کس ...
اور ... آئے ہے۔

... آئے ... کیا ...
... ہے ...

... لڑکی ... معلوم ہوا کہ
یہ بات ٹھیک ہے"

بادشاہ ... سے ... رہا ...
کیا تم خیال کرتے ہو کہ آج ... کے
ساتھ ... کر سکتے ہیں'

... ہوا ... کر ...
... ملک کا ایک ... کا واقعہ ہے ...
... لیکن ... بیماری ...
... نام ... اور
سنگاپور ... کے
... ہیں۔

... اور ... اور
... ہے

... معلوم نہیں
بادشاہ ... معلوم نہیں ...
... اور ...
... کہا ...
... لوگوں ...
... کے

... اور ... آتا
... ہے'

بادشاہ ... کہ ...
... اور ...
... سے ...
... آیا ...

... ہے

بادشاہ ... ہوا ...

ساتھ شفقت اور محبت [illegible]
[illegible]
[illegible]
مجھے تعجب ہوا۔ ان چیزوں کے
مگر مجھ میں [illegible] آدمیوں کا
ملاحظہ کیا ہے۔ اور ان اشیا کا
[illegible] وعدہ تھا اور [illegible]
[illegible]
دینے پر [illegible] کرنے کو آمادہ ہوئی۔
وزیر (بہت گھبراہٹ سے مضطرب اور بحال ہو کر)
حضور وہ پاگل ہے۔"
پادشاہ۔ [illegible] ہماری [illegible]
[illegible] ہم کچھ نہیں سمجھ
سکتے۔ اگر [illegible] پاگل ہو گیا ہے
تو [illegible]
لوگوں کے درمیان ہونا چاہیے۔ خود [illegible] سردار
کیا [illegible] لازم ہے کہ اسے [illegible]
حفاظت کریں۔ ایسا واقعہ ہوا [illegible] ہے
کیونکہ میری [illegible] اس کی [illegible] بہتر
وہ [illegible] کے بعد وہ کچھ یہاں
رہیگا اور [illegible] سے ہلاک ہو جائیگا
ہاں [illegible] کرتے ہو"
[illegible] پاگل [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
لوئس [illegible] ہوا اور [illegible]

[illegible] اپنی
لوئس [illegible] ہو گا
[illegible]
ہاں۔ [illegible] فرانس [illegible]
کی [illegible] معلوم ہوں اور [illegible] اس کا [illegible]
[illegible] ضروری ہے۔"
وزیر [illegible] حضور۔ حضور [illegible]
پادشاہ۔ (ولفوبرٹ کو مخاطب کر کے)
ولفوبرٹ آگے آؤ۔ اور [illegible]
[illegible] لازم تھا [illegible] نہیں جانا۔
ولفوبرٹ [illegible] صاحب ان [illegible] کو جانا
[illegible] آدمی دنیا سے چھپائے ہوئے [illegible]
پادشاہ [illegible] آدمی [illegible] ہاں صاحب [illegible]
[illegible]
آدمی [illegible] کیا ہے واقعی
[illegible] ہے جو صاحب [illegible]
[illegible] رکھتا ہے اور [illegible]
[illegible] کارروائی کے لئے [illegible]
[illegible]
[illegible] کے فاصلے پر ہے [illegible] کا معلوم کرنا
[illegible] آدمی کو [illegible]
ان [illegible]
[illegible] ڈالا۔
[illegible] اپنے لوگوں کے [illegible] اور
اگر [illegible] ہماری طرح [illegible]
ہوتا۔ [illegible]
کی طرف سے ولفوبرٹ کی طرف [illegible]

کے خیال سے اُسکے آگے ڈر جاتا تھا۔

لولٹس ہم صدم - ملاکس یہ تو نہیں ہو سکتا کیونکہ اگر مجھ کو شک [illegible] کیا کچھ بھی کم ہے ایسے شکوک و شبہات میں تو قائم رہتے ہو۔ اگر کوئی اور ہوتا تو ولمورٹ کی باتوں کو لا یعنی سمجھتا" اور یہ الفاظ اُن باتوں کی طرف اشارہ کر کے اپنے منہ سے نکالے جو ایک گھنٹہ پیشتر ڈورسیٹ نے اطمینان سے کہے ہیں"

ولمورٹ - بادشاہ کا مطلب سمجھ گیا اگر کوئی اور آدمی ہوتا - تو شاید اس شعلہ کے لپٹے سے بیہوش ہو جاتا - لیکن گو اُسے معلوم تھا - کہ ڈنکن ساری بالکل سیاہ ہو گیا - تاہم سبب وہ پولس ہو سکے اُسے اُس سے ڈر تھا - واقعی وزیر تو تھا بارٹ کے درباروں کو تو معلوم کر سکتا تھا - جس مطلب کے لئے اُسے ڈنکن سے سوال کرتے تھے - اسلئے بجائے اُسے سیاہ کر کے وہ اُس کی امداد کے لئے آمادہ ہوا۔

ولفورٹ "اس واقعہ کی میری آئینہ کو یاد ہو گا کہ اب کوئی طوفان برپا کرے لاگ سکیگا۔ دیکھیے حضور میری [illegible] محسوس کیا صرف ایک اتفاقی امر ہے میں نے اُس اتفاق سے ایک حلال نوکر کی طرح فائدہ اٹھایا ہے یہی میری بات ہے حضور میری طرف اپنی بات بھی محسوس کریں - چپکے کا میں مستحق ہوں - تاکہ حضور اپنی

اُس رائے کو واپس لے لیں جو میری نسبت حضور کے دل میں جاگزیں ہوئی ہے"

[illegible] سے گداری کی بابت ولمورٹ کی طرف [illegible] کیا - اور اُس نے سمجھا - کہ وہ اسی لوحہ میں کامیاب ہوا یعنی بادشاہ کی سکہ گذاری بھی حاصل کی اور اُس شخص کو بھی اسا دوست بنا لیا جس پر ضرورت کے وقت وہ اعتبار رکھ سکے"

بادشاہ خوب" اور ملاکس اور دربار کی طرف مخاطب ہو کر التفات عالی میرے پاس ہمارے لئے اور دوست نہیں ہے - اسے تو کہنا بالی ہے وہ دربار کا ہے"

ملاکس حضور یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ ہم اس پر اعتبار رکھ سکتے ہیں - حضور جانتے ہیں - کہ اُسکی نسبت جو رپورٹ آئی تھی اُس میں [illegible] شک حلالی اور [illegible] ہوئی ہے -

بادشاہ - [illegible] [illegible] کا [illegible] [illegible] جانتا ہوں کہ [illegible] [illegible] اٹھا دیں [illegible] [illegible] کی [illegible] [illegible]

ولفورٹ - اس بات کو صاف کرنے کے [illegible] [illegible] کا مقابلہ سر اپنا کاٹ ڈالے گا - اور کہنے لگا حضور حال [illegible] [illegible] [illegible] کی حالت تباری کے اُس [illegible] کو جو [illegible]

ولیمس کا طور ہو گئی ہے جہاں ہوا کا فاصلہ
ملاحی کو [illegible] لگیا ہوا تھا"

پادشاہ - صاحب بولو - بادشاہ کو [illegible] دریا
کرنیکا موقع حاصل ہو گیا ہے

ویریو لیولیس [illegible] آسکے
[illegible] کو آتا تھا جو اس بار [illegible]
[illegible] اسکو [illegible] کی تو جب
[illegible] ظاہر ہو سکی اور اس
ایسا جو [illegible] آسکو [illegible] نہیں ہو گی

بادشاہ صاحب [illegible] معاملہ
ہوا ہم معلوم ہوتا ہے کہ اس جانور کو [illegible] کی
طرف [illegible] باتہ
رکھتا ہے - اور [illegible] کو [illegible]
[illegible] کی [illegible] کر سکے
سکے تو [illegible] کے نام
[illegible] کا - گیا

ویریو صاحب تمام باتوں کو [illegible]
ہے کہ [illegible] کشتی کا [illegible] جہاں
[illegible] بلکہ [illegible] کا نتیجہ معلوم
ہوتا ہے کہ [illegible] بادشاہ
والی کشتی سے [illegible] - وہ غائب ہو گیا
اسکے [illegible] اسکے ساتھ کوئی اور
سا آدمی تھا جس سے [illegible]
[illegible] سے
[illegible] کے [illegible] کو جب
اسمیں داخل ہوا [illegible] تھا - کو [illegible] کا
نام [illegible] مگر اس سے [illegible] کو [illegible]

[illegible] خود [illegible]
[illegible] بادشاہ [illegible] وفادار
[illegible] کا [illegible] معلوم ہوتا تھا کہ گویا
[illegible] اسکی [illegible]
[illegible] ام [illegible]
[illegible] دکھایا -

بادشاہ - [illegible] کیا
[illegible] حال نہیں کہ [illegible]
[illegible] معلوم ہوتا تھا
[illegible] کو [illegible]
سکتا تھا - [illegible] کسی
[illegible] کو [illegible]"

ولفو [illegible]
[illegible] معلوم

بادشاہ - [illegible]
[illegible] جس سے [illegible] اسکے
ساتھ [illegible] گی -

ولفو [illegible] اسکا سراغ"
[illegible] اسکے [illegible]
کیا ہے اسکی [illegible]
[illegible] اسکی ساتھی [illegible]
[illegible] اور [illegible]
[illegible] اس [illegible]
[illegible] ہوا تھا - [illegible]
[illegible] اور [illegible] آدمی کی [illegible]
[illegible] تھا [illegible]

کسی جس کی طرح وضع اسی تھی جو اگلا تھا
لگا اور ایک گھڑا کر کہاں وہ غائب ہو گیا۔ ولفورڈ
وہ ایک آرام کرسی سے اٹھا اور لٹکا ہوا
تھا۔ کہ کہ جلدی جلدی جاسوس پولیس کا وہ
ہو رہا تھا اسکی ٹانگیں خشک ہو گئی ہیں
[illegible] اسے معلوم ہوا کہنا [illegible]
[illegible] آیا تو کوئی اسکا دم [illegible]

بادشاہ - جو پولیس [illegible]
شخص کی تلاش میں لگے رہو کیونکہ اگر
[illegible] تو بس [illegible] یقین
ہوا ہے [illegible] کسی [illegible] سخت بیمار
[illegible] کام آتا [illegible] تو [illegible]
[illegible] والوں کو سخت [illegible]
ولفورڈ کے لئے ضروری تھا کہ خود
اسکے دل میں [illegible] اسے [illegible]
نہ کرے -

بادشاہ - [illegible] کی نسبت
کی بابت پولیس [illegible] کیا ہے
[illegible] کہ بس [illegible]
تھا [illegible] ہو گیا - [illegible]
[illegible] کا [illegible]

وزیر - [illegible]
[illegible] ہوگا

بادشاہ [illegible] معلوم ہو جائے گا [illegible]
ان [illegible] ایسا [illegible]
ولفورڈ [illegible]
سے [illegible] ہو گئے [illegible] آرام [illegible]

کہ اپنے صاحب کے ہاں ٹھیرے ہو گئے
ولفورڈ کو غش آ گیا "

ولفورڈ - حضور نہیں میں [illegible]
کے ہوٹل میں اترا ہوں

بادشاہ - لیکن پہلے اپنے صاحب سے
ملاقات بھی تو کی ہو گی -

ولفورڈ - [illegible]
[illegible] کے لئے لیا تھا

بادشاہ - لیکن اب تم اس سے ملاقات
کر چکے

ولفورڈ - حضور [illegible] خیال [illegible] کیا

بادشاہ [illegible] آہ میں [illegible]
گیا میں بھول گیا کہ تمہاری اور [illegible]
کی صلح [illegible] داری [illegible]
کر [illegible]
[illegible] انعام ملے گا "

ولفورڈ - [illegible]
کی [illegible] اس کے [illegible] نہیں ہوں
[illegible] آدمی [illegible]

بادشاہ - صاحب [illegible]
[illegible] کبھی فراموش نہیں کر سکتے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] آ [illegible] دی

ولفورڈ - حضور آپ [illegible]
[illegible]

بادشاہ [illegible]

میں تمہارے واسطے اور کچھ بھی نہیں کر سکتا۔

سلاکس۔ تمہارے خوش ہونے کی بات ہے کہ پرنس شاہی فرمان لکھوا کر اپنی ڈچی ولفوریٹ کو عطا دیتے ہیں" ولفوریٹ کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو بھر آئے۔ اس نے صاحب سے کاغذ لے لیا اور اسے بوسہ دیا۔"

ولفوریٹ۔ اب میں حضور سے عرض کرتا ہوں۔ کہ کن ان کاموں سے حضور مجھے سرفراز کرنا چاہتے ہیں۔

بادشاہ۔ جو کچھ نہیں اور چاہتے ہو لے لو۔ اور یاد رکھو۔ کہ بادشاہ بھی ہم سے اسقدر کام نہیں آ سکتے جس قدر تم [illegible] میں آ سکتے ہو۔

ولفوریٹ۔ شکریہ حضور۔ ایک گھنٹہ کے عرصہ میں میں پیرس سے روانہ ہو جاؤنگا۔

بادشاہ۔ اچھا صاحب جاؤ۔ اگر میں نہیں بھول جاؤں۔ تو مجھے اپنے شخص یاد دلانے سے ڈرنا مت۔ لا بیلا درس جناب کو بچھو ویسلاکس۔ تم ٹھہرو۔

ولیو۔ ولفوریٹ سے آؤ صاحب۔ آپ بڑے خوش قسمت ہیں۔

ولفوریٹ۔ در سر گو زخیسا کے جس کا کام ختم ہو گیا تھا کس قدر [illegible] ہو گی اور گداؤں کی گاڑی کے [illegible] اس نے اوپر آدمی پر نظر کی۔ اس وقت ایک بجا تھا جب سے وہ ٹھیک ہوش میں ہوا۔ اس نے گاڑیبان کو پتہ بتا دیا۔ اور اندر داخل ہو کر لیٹ گیا اور اپنی آرزوں کی حالت میں مصروف ہوا

دس منٹ کے بعد ولفوریٹ ہوٹل میں پہنچا۔ دو گھنٹوں کے اندر اپنے گھوڑوں کو طلب کیا۔ اور کھانا مانگا۔ وہ ابھی کھانا کھا رہا تھا کہ کسی نے آ کر گھنٹی زور سے بجائی۔ نوکر نے دروازہ کھولا۔ اور ولفوریٹ کا نام لیا۔"

ولفوریٹ۔ (دل میں) کون جان سکتا تھا۔ کہ میں پہلے ہی یہاں ہوں"

نوکر۔ اندر آؤ"

ولفوریٹ۔ کیا ہے کس نے گھنٹی بجائی کس نے مجھے پوچھا۔؟

نوکر۔ ایک آدمی نے جو اپنا نام سالانبر بتاتا تھا"

ولفوریٹ۔ ابھی جو نام بتانا ہے [illegible] آپ سے مجھ سے کیا کام ہے"

نوکر۔ وہ مجھ سے مخاطب ہوا کہا جانا چاہتے ہیں

ولفوریٹ۔ مجھ سے؟

نوکر۔ ہاں۔

ولفوریٹ۔ کیا اس نے میرا نام لیا؟

نوکر۔ ہاں۔

ولفوریٹ۔ وہ کس قسم کا آدمی ہے۔؟

نوکر۔ پچاس پچپن کی عمر کا معلوم ہوتا ہے

ولفورٹ۔ یہ سچ ہے۔ یا وہ ادر۔
لوکر۔ آپ تو تکرار کرتے ہیں۔
ولفوہرٹ۔ یہ گورا ہے۔ یا کالا۔
لوکر۔ کالا۔ بہت کالا۔ کالی آنکھیں کالے
بال اور کالی مونچھیں رکھتا ہے۔
ولفوہرٹ۔ (ٹھہر کر) اُسکا لباس کیسا
ہے؟
لوکر۔ نیلا۔ بالکل ویسا ہی جیسے
شوقین لوگ آجکل پہنتے ہیں اور لوٹ
آنے کے بعد اُسکے کوٹ پر لگا ہوا تھا
ولفوہرٹ۔ (رو رو کر) وہ سچ ہے؟
آدمی۔ (خود ابھر کر) آہ یہ کیسا ہی
کیا تھا۔ اسلیئے میں آیا ہوں۔ کہ جیسے
اپنے والدین کو یوں الگ چھوڑا گیا ہیں
ولفوہرٹ۔ (چلا کر) تو باپ بیٹے ہونگا
نہیں لگتا مجھے یوں کہا۔ وہ کم ہی ہو گئے
لوکر۔ اجی ٹوپی کیسی ہے اور چھڑی
کو ہاتھ میں رکھکر۔ تو آگے قدم بڑھایا۔
یقین تھا۔ تو مجھے یہ کہنے کی اجازت دو
کہ یہ سچ ہی تھا۔ کہ تم نے اس قدر
دیر تک یہ سب کچھ سمجھ لیا۔
ولفوہرٹ۔ (لوکر سے) باہر جاؤ لوکر
میرا انتظار کرو۔ بس اب جا کر آ۔

بارہواں باب

(باپ اور بیٹیا)

ایم فوینٹیلی چونکہ یہ وہی شخص تھا۔ جو
اس بار لوکر کو دیکھتا رہا۔ یہانتک کہ وہ
دروازہ بند کرکے چلا گیا۔ اور پھر کسی بات
سے نہ ڈر کر باہر کوئی اُسکی باتیں سن
لیگا۔ اُس نے ٹھیرو سوار کو دیکھا۔ یہ اچھا
کوئی سلطانہ نہیں تھی کیونکہ لوکر کی جلدی
جلدی سے یہ معلوم ہوئی تھی جس نے
یہ بات ثابت کر دی۔ کہ وہ اس کام سے جس
سے پہلے ماں اور باپ کو تباہ کر دیا گیا ہے
سچ ہے۔ ایم فوینٹیلی نے بھی تریا سے
ڈیوڑھی کا دروازہ بند کر دیا پھر وہ کام
سے کر سکا۔ اسکے اندر ولفوہرٹ کی طرف لیا
ہاتھ بڑھایا۔ وہ اُسکی تمام حرکات کو بڑا گھورکے
دیکھتا رہا۔ اور اپنے آپکو روک نہ سکا پھر کچھ
سکا نہ تھا۔
لوینٹیلی۔ (بیٹے کی طرف غور سے دیکھکر)
ہاں تم مجھے ایسے معلوم ہوتے ہو کہ گویا مجھ
ملکر خوش نہیں ہو سکے۔
ولفوہرٹ۔ یہ سچ ہے بابا جان۔ مگر کیا
اسکے بعد خوش ہو سکتا ہوں۔ لیکن مجھے کم
سے کم یہ ثابت ہو کہ آپ نے مجھ سے اسقدر گھبراہٹ
لیکے
لوینٹیلی۔ (مسکرا کر) اگر تم نے یہ کیا تھا

ناگہاں آ والی ہیں ہم سے کچھ [illegible]
فیوری کو ہم نے اپنی شادی کا خط [illegible]
لکھا اور [illegible] مارچ کو [illegible] کر گئے
[illegible] ہو گئے
ولفوریشا اور اگر اسے [illegible]
ہوں تو اُن کی [illegible]
آیا تمہارے [illegible]
لوڈینڈر [illegible]
[illegible]
[illegible] ہوگی۔
ولفوریشا [illegible]
[illegible]
کی [illegible]
لوڈینڈر [illegible]
[illegible]
ولفوریشا [illegible]
[illegible]
لوڈینڈر [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] بیان کرو [illegible]
کی [illegible] بیان کرنے لگے تھے"
ولفوریشا کیوں انہوں نے [illegible]
[illegible]
کیپٹل جو اپنے گھر [illegible]

اکیلے [illegible] دریا پر ملا
لوڈینڈر [illegible]
[illegible] ہوگا
ولفوریشا [illegible]
لوڈینڈر [illegible]
[illegible]
کروں گا"
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ولفوریشا [illegible]
[illegible]
[illegible]
اور [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
لوڈینڈر [illegible]
معلوم ہوتا ہے [illegible]
[illegible] نہ ہوئے۔
ولفوریشا [illegible]
[illegible] ہو گئی تھی"
لوڈینڈر [illegible] معلوم ہوا
ولفوریشا [illegible] ایک خط [illegible]

سے آپکی طرف لکھا گیا تھا

لونگ ٹائر۔ "میری طرف؟"

ولفو ہمٹن۔ ہماری طرف جسے میں نے راستہ کی ناکسٹ بک میں معلوم کیا۔ اگر وہ خط کسی اور کے ہاتھ میں آجاتا تو میرے مہربان اب تک ہمارا کام تمام ہو چکا ہوتا۔" ولفو ہمٹن کا ماتھا بنس پڑا

لونگ ٹائر۔ آہ۔ آہ۔ معلوم ہوتا ہے۔ بادشاہ کے حامیوں نے اپنے کام کو جلدی معلوم کرنا سیکھ لیا ہے۔ ہمارا کام تمام ہونا تم اشغال کے لئے آگئے جاتے ہو۔ پھر یہ خط جسکی نسبت تم بولے ہو۔ کہاں ہے۔ میں نہیں سمجھ سکتا ہوں۔ کہ تم ایسی بات کو کبھی جانے نہیں دوگے

ولفو ہمٹن۔ میں نے اُسے جلا دیا۔ کیونکہ میں ڈرتا تھا۔ اُسکا ایک ٹکڑا بھی نہ رہے نہیں تو وہ خط تمہاری ہلاکت کا باعث ہوتا۔"

لونگ ٹائر۔ اور تمہاری آئندہ امیدوں کا خاک میں ملنا۔ ہاں میں اُسے آسانی سے سمجھ سکتا ہوں۔ لیکن جب تم میری حفاظت کرنے والے موجود ہو۔ تو مجھے کاہے کا ڈر ہے

ولفو ہمٹن۔ صاحب جو میں نے اس سے ٹھیک ہمارے لئے کیا ہے۔ میں نے تمہیں بچا لیا ہے۔

لونگ ٹائر۔ ہاں۔ کیونکہ میں واقعی ۔۔

۔ زیادہ تر مبہم ہوتی جاتی ہے بیان کرو۔

ولفو ہمٹن۔ مجھے کچھ شک ہے جبکہ میں کی کمیٹی کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے۔

لونگ ٹائر۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ کمیٹی پولیس کو تنگ کرنے والی ہے کیونکہ انہوں نے زیادہ احتیاط سے تلاش کی ہیں کی وہ بہت ادھر اُدھر پھیر رہی ہے۔

ولفو ہمٹن۔ انہوں نے پایا ہے کہ وہ سراغ لگا رہے ہیں۔

لونگ ٹائر۔ ہاں یہ بھی معلوم بات ہے میں اُسے سمجھ جاتا ہوں۔ جب پولیس سے غلطی ہو جاتی ہے تو وہ کہتی ہے۔ کہ سراغ لگا رہی ہے۔ اور گورنمنٹ اُس دن کا انتظار کرتی رہتی ہے یہاں تک کہ وہ پھر یہ کہنے کے لئے تیار ہوتی ہے کہ سراغ جاتا رہا۔"

ولفو ہمٹن۔ ہاں مگر انہوں نے ایک لاش پائی ہے۔ جو بیل مارا گیا ہے اور تمام ملک میں اُسے قتل کہتے ہیں۔"

لونگ ٹائر۔ کیا تم اسے ہوشیاری کہتے ہو۔ کیونکہ کوئی بات ایسی نہیں جس سے ثابت ہو سکے۔ کہ یہ قتل ہے لوگ ہمیشہ ندی میں پائے جاتے ہیں یا وہ اتفاقاً اُس میں ڈال کر ہلاک کرتے ہیں۔ یا یہ سبب نشہ یا مر جانے کے ڈوب جاتے ہیں

ولفو ہمٹن۔ یا جیسا آپ اپنی طرف سے [illegible] کہ وہ جس نے اس آدمی کو [illegible]

کہ بادشاہ پکڑ دیا جاتا۔ کیا لوگ سمجھتے
ہیں حضوری کے پیچھے ہیں نہاتے ہیں [illegible]
[illegible] غلطی [illegible] کریں [illegible] موت سوائے قتل
[illegible] ہی نہیں ہو سکتی"
[illegible] کیا کہنا چاہتے ہو"
[illegible] خود بادشاہ"
[illegible] بادشاہ اس خیال کرتا تھا
کہ وہ بڑا دانا ہے اور اسنے کو قبول نہ کیا
[illegible] کہ دل کی [illegible] سے [illegible]
[illegible] تم جانتے ہو کہ ان مشکل
امور میں آدمی [illegible] ہوتے خیالات ہوتے
ہیں ان [illegible] ہمدردی نہیں ہوتی۔ فائدہ
[illegible] ہوتا ہے جو مشکل امور میں ہم کسی آدمی کی
کو مارتے نہیں۔ بلکہ ایک رکاوٹ کو اسکے
آگے سے دور کرتے ہیں یہی بات ہے کیا
تم جاننا چاہتے ہو کہ کس طور سے ترقی ہوتی
ہے اچھا میں بتاتا ہوں۔ یہ خیال پیدا
ہوا کہ [illegible] کیپٹل پر اعتماد کیا جاوے [illegible]
[illegible] آسکی سفارش ہوئی۔ ہم میں سے ایک
اس کے پاس گیا اور [illegible] پاس میں [illegible]
ملا جہاں اسے کچھ دوست ملے وہ آیا
اور [illegible] ہوشیار اور [illegible] کی خبر
اسے سنائی گئی جب اس نے یہ بات سنی
اور [illegible] سمجھ لیا تو اس نے جواب دیا
کہ وہ شاہی طرفدار ہے۔ [illegible]
[illegible] لگے۔ اسے خاموش کرانے کے لئے
[illegible] کیا گیا۔ لیکن اس نے اپنے طور سے

ناچار ہو کر قدم اٹھائی کہ گویا ہماری آزمائش
کرلی جا سکتی [illegible] حال تھا۔ پھر بھی
اسے آزاد کیا گیا مگر وہ گھر آیا اسکا
مطلب کیا ہو سکتا ہے۔ یہی منشا کہ ہم بھی
جدا ہو کر وہ راہ قبول کیا۔ یہی بات ہے
[illegible] آدمی ہماری بات سے
[illegible] آتا ہے۔ تم [illegible] ہو کر اسمیں [illegible]
شاید [illegible] رکھتے ہو۔ [illegible] تم نے ہماری کمیٹی
کے ایک آدمی کو قتل کر دیا تھا۔ [illegible] کیا میں نے
کبھی تم سے یہ بھی کہا تھا کہ تم نے [illegible] کی
ہے بلکہ میں نے کہا صاحب۔ بہت اچھا
تم نے فتح حاصل کی ہے۔ کل ہماری باری
بھی آجائیگی۔

ولفورتھ "لیکن [illegible] جب
ہماری باری آئیگی تو کچھ [illegible] نہیں ہوگی"

لوئی نپولین "میں تمہاری بات نہیں سمجھا"

ولفورتھ۔ تم [illegible] کی قابلیت پر امید
کرتے ہو؟"

لوئی نپولین "ہاں"

ولفورتھ۔ تم غلطی کرتے ہو۔ وہ [illegible]
میں دو [illegible] تک بھی نہیں آسکتا کہ جنگلی
جانوروں کی طرح لوگ اسکے پیچھے لگ
جائینگے۔ اور پکڑ لینگے

لوئی نپولین "بتاؤ تم کیا جانتے ہو" شہنشاہ
[illegible] ۱ ۔ ۱۴ ۔
تاریخ کو وہ [illegible] میں آجائیگا۔ اور ۲۰ ۔
۲۵ کو [illegible]

ولفورٹ۔ یہ لوگ بڑا اگلے پڑ جائینگے"
لوئزیٹر "اُسے جا کر ملیں گے"
ولفورٹ اُس کے پاس معدودے چند
آدمی ہیں اُس سے ملاقات کو دونوں کی
وہیں کٹ جائینگی۔
لوئزیٹر ہاں ساتھ ملکر اُسے مار ڈالا وہ
ہیں لاش کے۔ واقعی بیٹا اچھی نصیحت ہو
تم خیال کرتے ہو۔ کہیں بہت جلدی
خبر مل جاتی ہے کیونکہ آج لئے سے نہیں دن
بعد اُسے تار آئی۔ خاص کئی آدمی ایک
کمرہ میں آ گیا ہے۔ اور اُسکا تعاقب
کیا گیا لیکن وہ کہاں ہے کیا کر رہا
ہے تم اچھی طرح نہیں جانتے۔ اسی طور
سے بعد دریا پار اُٹھانے کے وہ اُسکا
تعاقب کر سکیں"
ولفورٹ کہ ہو کبل اور لائیبا وفادار
سپاہی۔ وہ اُسے کب آگے آنے دینگے
گڑ بڑ ول۔ [illegible] اسکو ایک
در پر اسے کھول [illegible]
آدمی اسکے استقبال کو جائینگے۔ [illegible]
[illegible] تم سے [illegible]
کر رہے کیا تم اُسکا [illegible]
تم اپنا سفر [illegible]
[illegible]
ایسے کہ [illegible]
معلوم ہو گیا تم [illegible]
کو اپنا [illegible]

مل گیا اور اُسکا [illegible]
کھانے کے وقت میں یہاں آ موجود [illegible]
اگر تم جاہو تو آؤ۔ چھری کانٹے لگے [illegible]
بجاؤ۔ تاکہ بلکہ کھانا کھائیں
ولفورٹ [illegible]
دیکھو کر [illegible]
رہی ہے۔
لوئزیٹر۔ یہ بات کوئی بڑی نہیں [illegible]
اختیار ہو صرف وہ وسائل رکھتے ہو۔
ذریعہ سے حاصل ہوسکتے ہیں ہم [illegible]
ہیں وہ وسائل رکھتے ہیں حضور کی سرکار [illegible]
تحریک کرلی ہے"
ولفورٹ۔ ذرا [illegible]
لوئزیٹر ہاں [illegible]
یقین کرتا ہوں کہ اُمید سے [illegible]
کے لئے یہی حملہ ہے"
اُس کے بعد ولفورٹ [illegible]
کی رسی کی طرف ہاتھ بڑھایا اور [illegible]
کہ بلانے لگا جسے اُس کے [illegible]
[illegible] ولفورٹ نے اُسکا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
معلوم ہوتی۔
واہ [illegible] وہ کیا"
[illegible] اُس شخص کا حلیہ [illegible]

جب کہ ہیرا غائب ہوگیا اُس کے گھر آیا"
بابت - کیا آپ نے نہ سنا کہ پولیس نے
اُس کا پتہ معلوم کر لیا؟ وہ جاسوس کیسا ہے"؟
پتلا کالی رنگت - بال - بھوئیں - اور جھاڑیدار
سیاہ سنگوں شاگردوں کی ٹھوڑی تک لٹکی
لگی ہوئی ہیں - آنکھیں ہونٹ ہوں میں لٹکی
آواز کا لہجہ جوڑ سے کنارے والی ٹوپی
اور بالکل بھاری؟
لویزٹاؤن - ٹھیک - ٹھیک کیا سب کہ
اُس نے آپ کو گرفتار نہیں کیا"
ولفورٹ کیونکہ کل یا پرسوں - وہ
آنکھ بند طرح سے غائب ہو گیا"
لویزٹاؤن کہ اس نے نہیں کہا کہ تمہاری
لوہا پتھر بکتی ہے"
ولفورٹ لیکن ممکن ہے - کہ وہ پھر
آ سکے پکڑ لے"
اور اس نے اُسکی طرف سے توجہ سے دیکھ کر
محسوس کیا کہ اُس آدمی کو صبر ہو سکا اسکی
اور اُس نے مسکرا کر کہا وہ لباس ظاہر بدل لیا
تھا تو کہ کر وہ اُٹھ کھڑا ہوا - اپنا کوٹ
اور گلوبند اتار - اور اُس مسیر کی طرف جہاں
اسکے پیچھے کی آراستگی کا سامان رکھا ہوا گیا
آئینہ کے سامنے پہن کر آئینہ لیا - اور اپنی
ٹھوڑی سے جس سے پہلے سب کو پتہ لگ جاتا
تھا - کاٹ ڈالا - ولفورٹ تعجب سے اُسے
دیکھتا رہا اپنی مونچھیں کاٹ کر لویزٹاؤن نے
اپنے بالوں کو اور طرح سنوار لیا سیاہ کے

کاٹ کے کالو بند کے انگوری گلوبند پہن لیا جو کہ
ایک جامہ والی کے اوپر رکھا ہوا تھا اور
سنگوں اور اس نے پاس لگے ہوئے کوٹ کے
ولفورٹ کا سیاہ کوٹ پہن لیا اور آگے سے
آستین اُٹھا دیا - اور بڑا کنارے والی ٹوپی
کو اُس کے شانہ کی بجائے - اور جوتا جو ٹھیک
اُسی کی آستین کے آگے اُٹھ کھڑا ہو لیا - اور اسی
شکل کو اُسی جگہ کو لے جس شمار سے دیکھا اس
ایک ہی پالیسی کی لکڑی ہاتھ میں پکڑ لی
جسے اُسکا نہایت صاف کر رکھا تھا وہ ہاتھ میں پکڑ لیا
تھا اُسے ہاتھ میں لیکر وہ اپنا پاؤں کا تاحد
آسانی سے لگا دیا کہ وہ ٹھیک ہوا
لویزٹاؤن جب سب میں بدل چکا تو اپنے
تعجب سے دیکھنے والے بیٹے کی طرف متوجہ
کر کے کہا کیا تم خیال کرتے ہو - کہ اب تمہاری
پولیس مجھے شناخت کر لے گی"
ولفورٹ (جھک کر) نہیں باپ ہرگز نہیں
تم مجھے اُمید نہیں"
لویزٹاؤن اور اب میرے بیٹے میں ان سب
چیزوں کو تمہاری دانائی کے سپرد کرتا ہوں
تاکہ تم اُن کا پتا غائب کر دینا
ولفورٹ - ہاں - کچھ مضائقہ نہیں - مجھے
سپرد کریں"
لویزٹاؤن ہاں - ہاں - اب میں یقین کرتا
ہوں کہ تم دانائی سے ہو - اور میری جان تم
نے بچائی ہے - مگر اطمینان رکھو میں تمہارے
اس احسان کا بدلہ دونگا ولفورٹ

ڈھونڈھ کرو۔ تو میرے گھر آ رہا ہے اور ٹریشیر
اس گفتگو ختم کرکے لوئیسا طہماس اور
مسعود کی جیسے اتنا سے گفتگو میں
وہ مطلب اور مسعود نہ پاتا ملا گیا
ولمورٹ دروازے سے باہر ہو کر اس کی
طرف گیا مرد سے کو غائب ہو گیا اور آہستہ اس
و آرام سے گزرتے دیکھا کوچے کے کونے میں
دو یہ سٹر آدمیوں کے پاس سے گزر گیا جو
وہاں کھڑے تھے۔ اور شاید ان کا یہ منشا
تھا کہ کالی تھوکھوں سیلگوں ڈیٹ کو ٹا اور
گاڑی کے ماری والی ٹولی زانے کو گرفتار کریں
ولمورٹ۔ دم نہ سکے اُسے دیکھ رہا۔
یہاں تک کہ وہ نظر سے غائب ہو گیا جس
وہ ان محافظ چوروں کی طرف خود چھوڑ گیا
تھا متوجہ ہوا اسی عامد ای میں آ کر کالا گلوبند
اور سیلگوں کو ٹا ڈال لیا ٹولی کو مار مار کے
کمرے میں پھینک دیا نہ کے ٹکڑے ٹکڑے
کرکے آگ میں جلا دیا۔ اور مسٹگار کو بلا کر
نظر سے ان بیزار رہا۔ سوالوں کو جو وہ پوچھنے
والا تھا۔ روک دیا اس کے بل کا بوجھ
دے دیا۔ گاڑی میں بیٹھا۔ لائبریری میں اُسے
معلوم ہوا کہ اوپا مارشٹ گھر نو بجے میں آگیا
ہے اور اس ملکہ سے کہ ہمسایہ پیسے جو
شرکت کے کیا حصہ سر رہا تھا وہ دروازے ناز
میں ایسی حالت میں کہ ہم وا پہ سے نہ سکا
ولی دہشت گیا اور ڈر تا تھا۔ ...

تیرھواں باب

(سوولن)

ایم لوئیٹر نے جیسے کہا تھا ویسا ہی نکلا
جیسے اس نے پیشگوئی کی تھی ویسے ہی اسکا
ظہور ہوا۔ الماس کے واپس آنے کی داستان
سے پتہ ملتا ہے واقعہ بیان نہیں۔ اس
کی نظیر گزشتہ میں مل سکتی ہے۔ نہ آیندہ
ملے گی۔ پولیس جنھوں نے ایسی صدمے
کو روکنے کے لئے شرف ہاتھ ڈال رہے۔
مگر کیا ہو سکتا تھا وہ ساطرسا حسن کی تباہ
اسی کی تھی۔ سر دل ہر گئی شہنشاہ کا
صرف اشارہ اس تمام عمارت کو ڈھا دینے
کے لئے کافی تھا۔ ایسے ولمورٹ
کو سوائے بادشاہ کی شکر گزاری کے اور
کہ اس آفت سے ذرا لا کہ حال میں سوا
نقصان کے اور کوئی فائدہ وہ اس سے اٹھا
نہیں سکتا تھا۔ اور کچھ وصول نہ ہوا۔ اور
باوجودیکہ ہم فی بلا کسی نے سنی بھی
تھی۔ تاہم اس نے اسے دانائی کرکے
نہ رہا

واقعی ہوتا۔ ولمورٹ کو آسکا کہنا تھا
اگر لوئیٹر کا اس کے دربار میں اس قدر
رسوخ نہ ہوتا۔ تو سوڈوٹ کر دیتا اور ایسی
... کرا ... نے اس کی جان بچائی
... ہوا ...

سچائی تھی۔ ولفورٹ نے شہنشاہ جیروم پر کئی
اور ڈینگلر، جو اُسکے ہمراہ تھے، ظاہر ہے
ظاہر بھی کر دیا تھا۔ وہ اسکے قاتل ہوا۔ بادشاہ
کا مخبری یا بادشاہ کا طرفدار سمجھا جا کر اپنے عہدے
سے علیحدہ کیا۔

مگر اُسکو معلوم ہوا کہ وہ مستقل دائم نہیں ہوئی
گئی۔ یعنی اُسکو اُس کا پہلا عہدہ دوبارہ ملی اصل
ہوا اور اُسپر الزام لگ رہے تھے جسکا پہلا کیا
کو ہم سے گزرانی ہے حکم احکام جاری کرنے
اسکا ہوتا ہے۔ ایکی معزز لوگوں کی سواری کرتا
آدمی تھوڑی پڑی تھی کہ تاریک سلطنت پہ ہوگی
کے سلسلے پاس ہونے لگے۔ لوگوں کو کہا کہ
کیسے لئے کوئی شخص کام کریا جس پڑتا ہوگا
ان میں اور اس کے الفاظ کہے کہ جس سے
وہ بادشاہ کے طرفدار دل کو سمجھیں
باہر نکلنے کی خبر اُڑا کرتے۔ جیسا طلب کرتے تھے

اس کے سبب ہوا تو بھی وہ لائق چارج کا
مالک اُس وقت شخص نظر بند ہو گیا
گو ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ جو کچھ وہ بنا چاہ
کر سکتا تھا۔ کیونکہ مارل دارا پولیس کو جس
مشغول تھا یہاں تک کہ لوٹا بادشاہ کے
نیا نیا سرگرم طرفداروں سے اُسے ریاکاری
کا الزام لگایا۔ مگر تاہم استعفا پر اُسکا رسوخ
نہ تھا کہ ڈینٹز کو وہ طلب کرتا۔

ولفورٹ۔ اپنے عہدے پر بھی قائم رہا
لیکن اُسکی شادی اور کیرئی نامناسب تھے
پیدا تھی اگر شہنشاہ تخت پر رہا۔
تو اُسے اپنا دفتر رہائی کی تشریح کے لئے اور
بیت ہیر کیا گیا۔ اگر لوئیس ہیرودیم واپس آتا
تو ایم اسپیشل نارالیا اور اُسکا رسوخ
وسیع ہو گیا ہوتا۔ اور سازش اور بھی زیادہ
تیار کرنا مشکل ہوتی۔ اس لئے ولفورٹ
جو دوم درجے کا مجسٹریٹ تھا اوّل درجے
کا مجسٹریٹ ہو گیا کہ ایک دن اُسکا دروازہ
کھٹکھٹا۔ اور ایم مارل کی آمد کی خبر سُنی۔
اگر کوئی اور ہوتا۔ تو اُسکے استقبال کیلئے
اُٹھ کر جاتا۔ لیکن ولفورٹ صاحب لمبا شوقین
تھا اور رہا تھا۔ کم کمرے ہی کا لسان
ہے۔ اس سے مارل کو ڈیوڑھی پر انتظار
کرنے کے لئے کہلا بھیجا۔ گو اُس کے ساتھ کوئی
نہیں تھا۔ اس کی صرف اسی ہی وجہ تھی۔
کہ بادشاہ کا مجسٹریٹ کسی کو انتظار کرایا
کرتا تھا۔ اور بعد اُس کے کہ پاؤ گھنٹہ
کا عدالت پڑھتے پڑھتے اُسے لگ گیا۔ اُس
نے ایم مارل کو اندر آنے کا حکم دیا۔

مارل کو امید تھی کہ ولفورٹ کا غرور
اب نایاب ہو گیا ہوگا۔ مگر جیسے ہی پہنچا تو
اُس نے اُسے مطمئن اور بے جوش دیکھا
دیکھا تھا ویسا اب اُسے پایا۔ اور اُس
میں وہ رتبے واسطے دیکھا جو شرعاً اور
شرع کے درمیان حد فاصل ہے۔ وہ ولفورٹ
کے کمرے کے اندر چلا گیا تھا۔ اور اُسے یقین
تھا کہ جب مجسٹریٹ اُسے دیکھے گا۔ تو کانپ
جائیگا۔ مگر جب اُس نے ولفورٹ کو سیر کئے

آگے اسکے [illegible] ہو گئے [illegible] دیکھا
تو وہ خود کو [illegible] گیا [illegible]
ہو گیا۔ شہنشاہ نے اس کی طرف دیکھا۔
گویا کہ [illegible] وہ مشغول گیا
ہے۔ [illegible]
ہیں کہ وہاں سے [illegible] ٹوپی
اتار کر اپنے ہاتھ میں [illegible] کہا میں
یقین کرتا ہوں۔ اسم مبارک ہے"
اسم مبارک۔ ہاں صاحب ہاں"
شہنشاہ [illegible]
"آگے آ جائیں اور بیٹھیں۔ [illegible]
مجھے آپ سے [illegible]
کیا ہے؟"
مادل "آپ یہاں [illegible] کر سکتے"
شہنشاہ [illegible] ایسا ہی سمجھا۔
لیکن اگر کسی طور سے [illegible] آپ کے کام
آ سکتا ہوں۔ تو میں [illegible]
کام کروں گا"
مادل "ہر ایک بات آپ کے اختیار میں
ہے؟"
شہنشاہ "سوال کریں"
مادل (اطمینان سے) صاحب آپ کو
معلوم ہوگا کہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ہوا۔ اسکا کیا نام ہے
مجھے اسکا نام [illegible]"
مادل [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
مادل "ہاں صاحب [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]"
کیا آپ کو [illegible] کہ آج [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] بادشاہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

آس کے ساتھ سواسگے مدانند، سکہ آس پر
کوئی اور سارہ دیکھا۔ انہوں نے اپنی
رائے درست قائم کی تھی

مادل۔ نہیں۔ بے عالی شان کی ہیں
آٹھ دس سال سے جا رہا ہوں چار سال سے
وہ میرا نوکر ہے کیا نہیں یاد ہیں۔ تم
پہلے ہو گئے میں سپاہ سے پاس اسکی سفارش
کرنے کے لئے آیا تھا جیسے کہ آج آپ کے
انصاف پر بھروسہ کر کے التماس کرنے کے
لئے آیا ہوں مگر نہ کوئی تم نے سرد مہری
سے مجھ سے سلوک کیا۔ آہ اگر شاہ اوٹا
پارٹ واپس سراین دونوں ہاتھ خوشی کرتے تو
تھے"

ولفورڈ۔ میں آپ سے آفسوس تھا
کیونکہ میں یقین کرتا تھا کہ اولیون کا
خاندان صرف تخت کا وارث ہی نہیں بلکہ
تمام قوم میں سے [illegible] نپولین کی
آمد سے ہی معلوم ہوا۔ اصلی بادشاہ وہ
ہے جسے اُس کے لوگ پیار کریں"

مادل۔ در حقیقت [illegible] ہے۔ میں
[illegible] ایسی باتیں [illegible]
کرتا ہوں اور [illegible]
سکون [illegible] ہوں"

ولفورڈ۔ [illegible]
وہ [illegible] بھی اسکا نام نکال لیتا
ہوں۔ وہ [illegible] شادی کی لڑکی
سے شادی کر لی تھی۔ اب مجھے یاد آ گیا۔

وہ بہت سنگین الزام تھا۔

مادل "کہیے"

ولفورڈ "تم جانتے ہو کہ جب وہ یہاں
سے گیا وہ عدالت کی طرف لے جایا گیا تھا"

مادل "تو پھر؟"

ولفورڈ میں نے پیرس میں اسکی [illegible]
کر دی تھی اور ایک ہفتے کے بعد وہ وہاں
طلب کیا گیا تھا

مادل۔ اُس جگہ طلب کیا گیا! وہ اس سے
کیا کر سکتے تھے۔

ولفورڈ۔ آپ سے کہیں انہوں نے سمجھا
ہو گا کہ یہی ڈیل وہ چلا جائیگا۔ اور تمہارے جانے
کے کان اس سے لگا"

مادل۔ سب جانتے آپ سے [illegible] جگہ اُس
کی ہے کیا باعث ہے کہ وہ اب تک واپس
نہیں آیا مجھے معلوم ہوتا ہے کہ گورنمنٹ
اوّل آپ سے آزاد کرے گی جس نے اُس کے
لیے تکلیف اٹھائی ہے

ولفورڈ۔ ایم مادل جلدی نہ کریں۔
میں نے اسکی قید کے لئے کوئی حکم نہیں دیا۔
اس کی رہائی کا حکم بھی عدالت عالیہ سے آنا
چاہئے۔ اور چونکہ نپولین کو ابھی جگہ پر قائم ہوئے
[illegible] ہی نہیں ہوئے۔ اس لئے اُس کی
[illegible] کوئی خط نہیں بھیجا گیا

مادل۔ لیکن کیا تکلفات کو چھوڑ کر اب
گرفتاری سے اور کوئی اُس کی رہائی کا سامان
نہیں ہو سکتا"

ولفورٹ - کسی کو گرفتار نہیں کیا گیا"
مادل " کیسے"
ولفورٹ - گورنمنٹ بعض وقت ایسی
باتوں کے لئے مجبور ہوتی ہے کہ کسی شخص کو
ایسے طور سے غائب کرتی ہے کہ اُسکا نام
بھی کوئی نہیں سن سکتے چنانچہ کوئی وقت
در پیش اُن کی خواہشوں کو شکست
نہیں دے سکی"
مادل - لوئی دوم کے وقت میں ایسا
ہو سکتا تھا مگر اب - ؟"
ولفورٹ - مسٹر مادل - لوئس چہاردہم
کے زمانے سے اسی طور سے یہ بات چلی
آئی ہے - شاہ لوئیس ہی نے قیدخانوں
کے نام رکھے ہیں یا دو سے ہے اور وہ
قیدی جنکے نام رجسٹر میں نہیں ہیں بیشمار
ہیں اگر مادل کو کوئی اور سلک وشمہ
زندگانی سے واسطہ ہوتا تو اس سے وہ شکست
وستہ بالکل دور ہوتا۔
مادل "ایم ڈی ولفورٹ - آپ مجھے
کیا صلاح دیتے ہیں"
ولفورٹ " وزیر سے درخواست کرو"
مادل - آہ - میں آپ سے چاہتا ہوں وہ
ہر روز درخواست لیتا ہے اور پھر کچھ نہیں کرتا
ولفورٹ - یہ سچ ہے - لیکن اگر درخواست
کو میں دستخط کرکے پیش کرونگا - تو وہ اُسے
پڑھیگا"
مادل - کیا آپ درخواست پیش کرینگے؟"

ولفورٹ - بڑی دوستی سے ڈینٹس اُس
وقت مجرم تھا - اب وہ بے گناہ ہے مجھکو
اُسکا رہا کرانا ایسا ہی فرض ہے جیسا اُس
پر اُسکا قصور لگانا۔
مادل - لیکن وزیر کو میں کیسے مخاطب
کروں"
ولفورٹ " کرسی سے اُٹھکر یہاں
بیٹھ جاؤ - اور جیسے میں کہتا ہوں لکھتے جاؤ
مادل - آپ عنایت کرینگے"
ولفورٹ - فی الحقیقت مگر وقت ضائع
مت کرو - آگے ہی بہت وقت صرف ہو گیا
مادل " بیشک ہے - خیال کریں وہ
بیچارہ نوجوان قید خانے میں غم و اندوہ
میں مبتلا ہوگا - ولفورٹ کانپ گیا لیکن
اب بات یہاں تک پہونچ گئی - کہ واپس
نہیں ہو سکتی تھی"
ولفورٹ چاہتا تھا - کہ ڈینٹس کو اپنے
کینے کا شکار کرے
ولفورٹ نے درخواست کا مضمون لکھانا
شروع کیا - اور اُس میں نیک نیتی سے
ڈینٹس کی خدمات کو بڑے مبالغے سے بیان
کیا گیا اور یہ لکھا - کہ بونا پارٹ کی واپسی
کے لئے اُس نے بہت کارہائے نمایاں سر
انجام کئے ہیں - یہ بات ظاہر تھی - کہ اگر
درخواست کو دیکھتے ہی وزیر اُسے رہا کر دے
درخواست ختم ہوئی - ولفورٹ نے اُسے
آواز بلند پڑھا - اور پھر کہنے لگا - یہ کافی ہے

باقی باغیچہ رہنے دیں

مادل۔ کیا درخواست بہت جلدی جائیگی

ولفورڈ: "آج"

مادل۔ "آپ اس پر دستخط کر دیں گے؟"

ولفورڈ: "ہاں آپ کی درخواست کی نہایت عمدگی سے تصدیق کر دونگا" اور نتیجہ کر وہ اسکی تصدیق لکھنے لگا۔

مادل "اور کیا کرنا چاہئیے"

ولفورڈ: "ہر ایک بات کا جو میں ہوا دے دونگا" اس سے مادل خوش ہوا۔ اُس نے ولفورڈ سے اجازت لی۔ اور کہا خوشخبری عنقریب پہنچ آئیگا۔

ولفورڈ نے اس درخواست کو بجائے بھیجنے کے اپنے پاس رکھ لیا۔ اس میں اُسکی بہت خوفناک نمونہ تو لکھا جا ہی چکا تھا۔ اس لئے وہ اسبات کا امیدوار رہا۔ کہ جب رائلسٹ غالب آ جینگے۔ تو پھر اس درخواست کو ظاہر کیا جاویگا۔ ڈینٹز بیچارہ قید رہا۔ اُسی لوئیس ہشتم کی شکست کا کوئی حال معلوم نہوا سو دنوں میں دو دفعہ مادل نے اُس سے پھر درخواست کی۔ اور دونوں دفعہ ہی ولفورڈ نے اُسے دلاسا دیکر تسلی کر دی۔ آخر واٹرلو کی باری آگئی۔ اور مادل پھر نہ آیا۔ جو کچھ اُس کے بس میں تھا۔ اُس نے کیا۔ اگر وہ کوئی اور کوشش کرتا تو اور بھی زیادہ بلا میں اپنے تئیں پھنساتا۔

لوئیس ہشتم۔ پھر تخت نشین ہوا۔ ولفورڈ نے مجسٹریٹ کا عہدہ مانگ کر حاصل کیا۔ اور رینی سے شادی کی

ڈینگلرس نے ڈینٹز کی بری قسمت کو خود سمجھ لیا۔ اور اسبات کو قسمت کے حوالے کیا۔ لیکن جب نپولین پیرس میں آیا۔ تو ڈینگلرس کو نہایت خوف پیدا ہوا۔ ہر وقت اُس کی چشم تصور کے آگے یہی خیال جما رہتا تھا۔ کہ ڈینٹز نے آکر بدلہ لیا۔ اس لئے اُس نے ایم مادل سے کہا۔ کہ میں سمندر کی ملازمت چھوڑنا چاہتا ہوں۔ اور اُس سے سفارش لے کر سپانیہ کے ایک سوداگر کے پاس جا نوکر ہوا۔ اُسکی خدمت مارچ کے آخر میں اُس نے اختیار کی یعنی اُسوقت جبکہ نپولین کو واپس آئے دس بارہ دن ہو گئے تھے پھر وہ میڈرڈ کی طرف چلا گیا۔ اور اُس کی کوئی خبر نہ آئی۔

فرنینڈ کو سوائے اُس کے کچھ معلوم نہ ہوا۔ کہ ڈینٹز غیر حاضر ہے۔ اُسے کیا ہوا اُس کی نسبت اُسے کچھ پرواہ نہیں تھی اس اثنا میں کہ اُسکا رقیب غیر حاضر تھا۔ وہ کبھی تو ایسی باتیں سوچتا رہتا کہ اُسکی غیر حاضری کا بہانہ کر کے مرسڈیز کو دھوکا دے۔ کبھی وہ اس بات کا خیال کرتا تھا کہ کبھی اُدھر ولیمس میں چلا جاوے وقتاً فوقتاً وہ اُس [illegible] کی چوٹی پر بیٹھا کرتا تھا

جہاں سے مارسیلز اور کیمبلز نظر آتے تھے اور انتظار کرنا کہ وہ جوان آدمی آن کر اُس سے انتقام لیگا - آخر یوں سوچتے سوچتے اُس نے ایک بات پختہ ارادہ کرلیا کہ ڈینٹز کو گرفتار کر [illegible] اکثر فرنینڈ غلطی کرتا تھا اُسکا [illegible] آدمی کبھی خودکشی نہیں کرسکتا تھا - کیونکہ اُسے ہمیشہ اُمید لگی تھی - جس انسان نے سلطنت کے اپنی آخری فیصلہ کی - اور ہر ایک فرانس کا آدمی جو ہتھیار اُٹھا سکتا تھا اپنے شہنشاہ کی آواز کی اطاعت کے لئے چھوٹا - فرنینڈ بھی باقیوں کے ساتھ روانہ ہوا - اسکے دل میں خیال تھا کہ اُسکا رقیب اُسکے تعاقب میں ہے - اور مرسیڈیز سے شادی کریگا اگر فرنینڈ خودکشی کرنیکا ارادہ ہوتا - تو وہ اُس وقت خودکشی کرتا - کہ جب ہی مرسیڈیز سے جدا ہوا تھا - اُسے [illegible] اُس سے محبت تھی اور ہمدردانہ اُس کی مصائب سے اُسکے ساتھ وہ ہمدردی کیا کرتا تھا - اُس سے وہ تاثر پیدا ہوئی - جو اکثر نیک دلوں میں پیدا ہوتی ہے - مرسیڈیز کو فرنینڈ کی طرف [illegible] ہو گیا تھا اور وہ اسے [illegible] اسکی گرانقدر کرتی تھی

مرسیڈیز نے [illegible] اُسکے کہنے [illegible] پر [illegible] کہ بھائی ابھی خبردار [illegible] اگر تم مارے گئے تو میں اکیلی دنیا میں رہ جاؤں گی - ان لفظوں سے فرنینڈ کے دل میں [illegible] امید پیدا ہو گئی - وہ سوچنے لگا - کہ اگر ڈینٹز نہ آیا تو مرسیڈیز بس میری ہے - مرسیڈیز [illegible] اب سے [illegible] کی طرف [illegible] تھی [illegible] نظر نہیں آتا تھا - اور اپنے [illegible] کبھی تو وہ [illegible] اور [illegible] کبھی [illegible] کی طرف نظر اُٹھاتی - اور کہتی کیا اس کے [illegible] کو [illegible] تھا - کہ وہ [illegible] ارادہ کو عمل میں نہیں لاتی تھی بلکہ [illegible] اگر اُسکی امداد کرتے - اور اس ارادے سے اُسے باز رکھے -

کیڈروس بھی فرنینڈ کی طرح فوج میں بھرتی ہو گیا - لیکن چونکہ اُسکی شادی ہو گئی تھی - اسلئے وہ صرف سرحد کی طرف بھیجا گیا -

ڈینٹز کا باپ جو صرف امید کے سہارے جیتا تھا - نپولین کی شکست کے بعد بالکل مایوس ہو گیا - اُسے اپنے بیٹے سے جدا ہوئے پانچ ماہ گذر چکے تھے - اور [illegible] تھا - جس وقت وہ گرفتار ہوا تھا کہ اُس نے مرسیڈیز [illegible] پر [illegible] سے اُس کی تجہیز و تکفین کا تمام بندوبست کیا -

اور جو کچھ ٹریا ہے قیدی اُس کی فوج سے آیا کرتا
تھا کرتا۔

اس سلسلہ میں جواب سے شک کرکے کوئی
بات باقی جاتی تھی۔ یہ شہری حالات کا کام
تھا اور کہ لیکن جب کہ شاہی عہدہ دار
پاک اور اولادوں کے طرفدار کہ بادشاہ کی
امداد کرتا تھا اظہار ہمدردی کرتا تھا

چودھواں باب

(دو قیدی)

لوئی ہژدہم کی بحالی کے ایک سال
بعد انسپکٹر جنرل قید خانوں کے ملاحظہ
کے لئے آیا۔ ڈانٹس نے اپنی کوٹھری کی
تاریکیوں میں سے اُس کے استقبال کی تیاری
کی لیکن اُس کا شور نہ سنا۔ وہ دیوار اگر
قیدی کے سوا کوئی اور ہوتا تو اور آواز
کو کبھی نہ سن سکتا۔ وہ ہی کی خوب سمجھ
اس وقت تیرہ برس ہو جاتے ہیں وہ بالکل ہی دوسرا
کی آواز قید خانے کی چھت پر سے گرا کر
نیچے سے سنائی دیتا تھا۔ وہ اس کو اتنا کہتا
کہ کوئی خاص بات ہے جو قید خانہ میں ہو رہی ہے
انہوں نے مدت تک سوچا لیکن جو کچھ آیا تھا کہ اس کو
اس قدر کم ہو گیا تھا کہ وہ اُس سے تنگ آ گیا تھا
سمجھتا تھا۔ انسپکٹر جنرل نے اکثر قیدیوں سے
اُن کی کوٹھریوں کو دیکھا اور ان کی حالت

دیکھی بات یہ ہوئی کہ اُسے گورنر کی مرضی تھا
پوچھا کہ کیا شکایت ہے کی اس نے کہا دریا
کرنا کیسا نہیں کھانا ملتا ہے اور آیا انہیں
کسی بات کی حاجت ہے سب نے یہی جواب
دیا کہ کھانا اچھا نہیں ملتا کہ یہ بات ہے
اور یہ کہ آزادی کے خواستگار ہیں۔

انسپکٹر نے پوچھا آیا اُن کی کوئی اور
بات ہے انہوں نے اپنا سر ہلایا سوائے
آزادی اور رہائی کے وہ کیا تمنا کر سکتے
ہیں

انسپکٹر نے مسکرا کر گورنر کی طرف دیکھا
اور کہا میں نہیں جانتا کہ گورنمنٹ ان
ملاقاتوں سے کس بات کو مدنظر رکھتی ہے
جب ایک قیدی کو دیکھا تو سب ہی
کو دیکھا سب ایک ہی بات پائی جاتی ہے
مگر وہ جو رہا کئے نہیں جاتے ہیں سب بے گناہ
ہیں وہ کہتے ہیں کیا اور بھی قیدی ہیں جو
قید خانوں میں ہیں"

انسپکٹر نے ذرا سست ہو کر آہ بھری
اور کہا دیکھو اور مجھے اپنا فرض پورا کرنا
ہے چلو آؤ دیکھیں"

گورنر نے پہلے دو سپاہی کچھ لئے دیں
اور پھر بادشاہ قیدی جان سے تنگ آ کر
اور رہائی نہ پانے کے لئے ہوش ہو کر
اور سخت گیر ہو کر بیٹھے ہیں اور
خطرناک قیدی ہیں۔

انسپکٹر نے اُنہیں پاگل کر دیا چاہیے ضرور کہ

لیں" اس مطلب کے لئے سپاہیوں کو طلب کیا گیا اور انسپکٹر اسے دیکھتا اور بد دیوار اور تاریک رستہ کی راہ سے نیچے اترا۔ کہ جسے دیکھنے سے اس کے جسم میں فتور آجاتا تھا۔

انسپکٹر (ہلا کر) آہ اس جگہ کون رہا کر سکتا ہے"؟

گورنر۔ جس قدر کوئی اور آدمی دلیر اور اولوالعزم ہوتا ہے۔ اسی قدر یہاں اس کی زیادہ نگہبانی کرنی پڑتی ہے۔ ایسے ایسے خطرناک اور سازشی لوگوں کو یہاں رکھا جاتا ہے

انسپکٹر وہ تنہا ہے

گورنر۔ ہاں"

انسپکٹر اسے یہاں کتنی مدت ہو گئی ہوگی"

گورنر۔ قریبًا ایک سال"

انسپکٹر۔ کیا وہ جب پہلے یہاں آیا تھا۔ تو اسوقت اسے یہاں لایا گیا تھا"

گورنر" نہیں جب تک اس نے وارڈر کو قتل کرنے کا ارادہ نہیں کیا

انسپکٹر۔ وارڈر کو قتل کرنے کا ارادہ"

گورنر" ہاں وہی جس کے ہاتھ میں لیمپ پکڑا ہوا ہے" اور اسکی طرف گورنر نے مخاطب ہو کر کہا۔ وارڈر کیا یہی بات نہیں ہے"؟

وارڈر" بیشک وہ مجھے قتل کرنا چاہتا تھا"

انسپکٹر وہ ضرور پاگل ہوگا"

وارڈر۔ وہ پاگل سے بھی بدتر شیطان ہے

انسپکٹر۔ کیا میں اسکی شکایت کروں"

وارڈر۔ نہیں یہ بے فائدہ امر ہے علاوہ اس کے وہ قریبًا پاگل ہے اور دوسرے سال وہ بالکل پاگل ہو جائیگا۔

انسپکٹر۔ اس کے لئے یہ بات اور اچھی ہوگی اسے کم تکلیف ہوگی۔ اسباب سے معلوم ہوتا ہے۔ وہ رحمدل آدمی تھا۔ اور ہر ایک صورت میں اسے چھوڑنے کے لائق تھا۔

گورنر۔ حضور ٹھیک فرماتے ہیں آپ کی بات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ اس امر کی تہ تک پہنچ گئے ہیں۔ یہاں سے بیس فٹ کے فاصلہ پر ایک قیدی ہے جس کی طرف دوسری سیڑھی سے راستہ جاتا ہے ایک اٹالین بہی خواہوں کی جماعت کا قدیم سرغنہ ہے ۱۸۱۱ء سے وہ یہاں ہے ۱۸۱۳ء میں وہ پاگل ہو گیا اور یہ امر حیرت انگیز ہے۔ وہ رویا کرتا تھا۔ اب وہ ہنستا ہے۔ وہ دبلا ہو گیا تھا۔ اب وہ موٹا ہوتا جاتا ہے بہتر ہے آپ اسے دیکھیں۔ کیونکہ اسکی دیوانگی دلچسپ ہے۔

انسپکٹر۔ میں ان دونوں کو دیکھونگا مجھے اپنے عہدے کا فرض ادا کرنا چاہیئے"

انسپکٹر نے یہ اول دفعہ ملاحظہ کیا تھا۔ "اسے اپنا اختیار ظاہر کرنا منظور تھا

انسپکٹر۔ آؤ۔ اسے ابھی چل کر دیکھیں

گورنر۔ بہت اچھا" اور اس نے وارڈر کو

اشارہ کیا کہ دروازہ کھولے۔ تالے میں
چابی کے لگنے اور قدموں کی آواز ہونے پر
ڈینٹز نے جو اپنی کوٹھری میں دبک کر بیٹھا ہوا
تھا سر اٹھایا۔ دھیمی کو دیکھ کر جس کے پاس
دو لمبے زرکشی تھے۔ اور ہر سپاہی بھی ساتھ
تھے اور جس سے گورنر سلام کرکے بولتا تھا۔
ڈینٹز کو فوراً واقعی معلوم ہو گئی۔ اور
جان گیا کہ اب اعلیٰ حاکم سے گفتگو کرنے کا موقعہ
ہاتھ لگا ہے ہاتھ باندھ کر آگے آیا

سپاہیوں نے جھٹ اپنی سنگینوں کو
تیار کیا انہوں نے سمجھا کہ وہ انسپکٹر پر
حملہ کرنے لگا ہے۔ جس پر وہ دو تین قدم
پیچھے ہٹ گیا۔ ڈینٹز نے معلوم کیا کہ اُسے
خطرناک قیدی معلوم کیا گیا ہے۔ اس پر
اپنے چہرے اور گفتگو سے نہایت عاجزی اور
فروتنی ظاہر کرکے اُس نے انسپکٹر کو مخاطب
کیا۔ اور اُس کے رحم کی قوت کو تحریک کرنے
کی کوشش کی۔

انسپکٹر نے جو کان لگا کر سنتا تھا پھر
گورنر کی طرف متوجہ ہو کر اُس سے کہا۔ وہ تو
دیندار آدمی ہو جائیگا۔ دیکھو کیسا حلیم ہے
وہ ڈرتا ہے اور سنگینوں کے آگے کرنے
سے پیچھے ہٹ گیا ہے پاگل کبھی بات سے
نہیں ڈرتے مجھے اسبات کا تجربہ ہے۔ پھر
قیدی کی طرف وہ مخاطب ہوا۔ اور کہنے لگا
تم کیا چاہتے ہو؟"

قیدی۔ اگر میں نے کوئی جرم کیا ہے
تو میری تحقیقات ہونی چاہیئے اگر میں مجرم
ہوں۔ تو مجھے گولی مارنا چاہیئے اور اگر
بے گناہ ہوں۔ تو رہا کرنا چاہیئے"

انسپکٹر۔ تمہیں کھانا اچھا ملتا ہے؟"

قیدی۔ میں ایسا یقین کرتا ہوں
مجھے معلوم نہیں لیکن اسکا کچھ مضائقہ
نہیں۔ جو بات ضروری ہے نہ صرف میرے
لئے بلکہ ہر ایک کے لئے یہ ہے کہ ایک بے گناہ
آدمی قید خانے میں پڑا رہے

گورنر۔ تم آج بہت عاجز دکھائی دیتے ہو
ہمارا حال ہمیشہ ایسا نہیں ہوتا مثلاً اگلے دن
تم نے داروغہ کو مار ڈالنے کا قصد کیا تھا"

قیدی۔ یہ سچ ہے اس لئے معافی
مانگتا ہوں وہ مجھ پر بہت مہربان رہا ہے
اُس وقت میں پاگل تھا۔

گورنر۔ اسوقت نہیں ہو؟"

قیدی۔ نہیں قید سے میں لاچار ہو گیا ہوں
مجھے یہاں بڑی مدت ہو گئی ہے

انسپکٹر۔ تمہیں گرفتار ہوئے کتنی مدت
ہو گئی ہے

قیدی" ۲۸۔ فروری ۱۸۱۵ء دو بجے
دن کے وقت"

انسپکٹر۔ آج ۳۰۔ جولائی ۱۸۱۶ء ہے
کیوں سترہ مہینے ہوئے"

ڈینٹز" صرف سترہ مہینے آہ! آپکو معلوم
نہیں سترہ مہینے قید خانے میں کتنا
دراز زمانہ ہے۔ بند رہنا چاہیئے کہ سترہ

رہا ہے میں صاف کہے دیتا ہوں کہ میرے جیسے آدمی کے
لئے جسے اپنی تمام [illegible] ہو گئی تھیں
میں اس کو [illegible] سے شادی کرنے کا ارادہ [illegible]
مجھے کمال محبت اور الفت تھی [illegible] آ گئے
عزیز دور [illegible] کی نظر آتا تھا مگر [illegible]
باتوں کا مطلب زائل ہو گئیں [illegible]
ہوا ہو گیا ہے۔ مجھے اس عورت کی کوئی کوئی
قدر نہیں ہے اور میں جانتا ہوں کہ [illegible]
دولت یا باپ [illegible] یا اپنی [illegible]
بیٹی کی فلاح کے لئے جس طرح [illegible]
[illegible] کنار سمندر کی [illegible]
[illegible]
[illegible]
مجھ پر رحم کر لیا۔ [illegible]
نہیں تو میری [illegible] کر دے۔ مجھے [illegible]
بتاؤں۔ اور کس قدر [illegible] کہ کیا [illegible]
دنیا سے [illegible] ہے۔
انسپکٹر۔ اچھا تو [illegible] کی جاوے گی [illegible]
کی طرف [illegible] ہو کر [illegible] ہے۔
اس بیچارے کی باتوں سے مجھے رحم آتا ہے
میں جانتا ہوں کہ [illegible]
[illegible] مجھ [illegible] دیا
گو [illegible] لیکن آپ کو [illegible]
[illegible] نہیں گے۔
ڈاکٹر۔ [illegible]
آپ کے [illegible]
[illegible]

[illegible] ہوں [illegible] ہے"
انسپکٹر۔ [illegible]"
ڈاکٹر۔ [illegible] آ [illegible]
ہوا کہ [illegible]
[illegible] کہ [illegible]
[illegible]"
انسپکٹر۔ [illegible] کہہ سکتا [illegible]
[illegible] ہوں [illegible]
[illegible] کی جاوے گی۔
ڈاکٹر۔ [illegible] آزاد ہوں [illegible]
[illegible]
انسپکٹر۔ [illegible] کیا"
ڈاکٹر۔ [illegible] کہا [illegible]
[illegible] کیا ہے
انسپکٹر۔ [illegible]
[illegible] ہے"
ڈاکٹر۔ [illegible]
[illegible] گیا ہے۔
انسپکٹر۔ کیا [illegible]
ہے
ڈاکٹر۔ [illegible]
[illegible]
انسپکٹر۔ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

دروازہ سے ہوا۔ لیکن اس وقت ایک سامنے تھا
ڈیملو کے پاس رہے گا۔ وہ کہتا تھا اندر ہے
گورنر۔ کیا آپ ریشمی دکھائیں گے اور دوسری
کوٹھریاں بھی ملاحظہ کریں گے
انسپکٹر۔ آؤ۔ دیکھیں اگر یہاں ایک
دھرم رہنے کے ادھر چلا گیا تو مجھے یاد رہے
کی کہ آپ یہاں رہے گی
گورنر۔ آہ! اس کی طرح ہیں وہ ایسا
پاگل ہے کہ اس سے کچھ اندیشہ نہیں"
انسپکٹر۔ آپ کا کیا خیال ہے؟
گورنر۔ وہ خیال کرتا ہے کہ اس کے پاس
خزانہ ہے۔ اول سال اس نے گورنمنٹ
کو اپنی رہائی کے لئے دس لاکھ فرینک پیش
کئے۔ دوسرے سال ۲۰ لاکھ۔ تیسرے سال
تیس اور اسی طور سے ہر ایک سال اضافہ
ہوتے ہوتے پانچواں سال ہے وہ کہتا ہے
کہ اگر میں رہا کیا جاؤں گا اور آپ کو
آگے ۵۰ لاکھ پیش کر دوں گا
انسپکٹر۔ کیسی عجیب بات ہے آپ کا نام
کیا ہے؟"
گورنر۔ ابھی فریا"
انسپکٹر "۲۷ نمبر"
گورنر۔ یہاں ہے دروازہ کھولو۔ داروغہ
نے دروازہ کھولا اور انسپکٹر نے اندر سے
کوٹھری میں دیکھا
کوٹھری کے وسط میں ایک دائرے کے
اندر جس کے گرد چونے کا نشان پڑا ہوا

ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا اس کے کپڑے
اس قدر پھٹے ہوئے تھے کہ اس کا بدن
بھی ڈھکا ہوا نہیں تھا۔ اس کے اندر وہ
ریاضی کی اشکال کھینچے ہوئے تھا اور
وہ اس میں اس قدر محو ہو رہا تھا کہ
گویا ارشمیدس بیٹھا تھا۔ جس کا مارسلس
کا سپاہی کاٹ لایا تھا
دروازے کی آواز سے اس نے سر کو سامنے
کی اور دیکھا کہ غیر آدمی اس کو رہا کر
کوٹھی کے روشن میں پہنچ گئے ہیں۔ اس نے
اپنا دامن اوپر کیا اور پھر آسمان کو
دیکھا۔ اور تعجب سے اپنے دونوں
کو ان کوٹھری میں دیکھنے لگا۔ وہ اس
بستر کی طرف چلا گیا۔ اور ایک کپڑا
اپنے پاس سے لے کر اس کو گرد اپنے
لپیٹ لیا
انسپکٹر "تم کیا چاہتے ہو؟"
ابھی "اچھا تو میں آپ سے ملاقات
کچھ نہیں مانگتا"
انسپکٹر۔ ہم نہیں سمجھے یہاں گورنمنٹ
نے قیدیوں کی ملاقات کے لئے بھیجا ہے
اور آپ کی درخواست سننے کے لئے"
ابھی۔ آہ! اور یہ بات ہم ملنا چاہتا
کرتا ہوں۔ ہم آپس میں سمجھ سکیں گے"
گورنر نے کان میں کہا دیکھئے ہوا شروع ہو گیا
سے کہا تھا
وہ بولا۔ صاحب میرا نام ابھی فریا ہے

میں ریوتھ میں پیدا ہوا تھا۔ بیس برس کی
عمر میں کاربونسل لاج کا سکرٹری تھا۔
سنہ ۱۸۱۱ء میں میں گرفتار ہوا۔ مجھے معلوم نہیں
کیوں۔ اسوقت سے میں اطالیہ اور فرانس
کی گورنمنٹ سے آزادی مانگ رہا ہوں۔

انسپکٹر۔ فرانسیسی گورنمنٹ سے کیوں؟"

فیناری۔ اس لئے کہ پالمینو میں میں
گرفتار ہوا تھا۔ اور مجھے خیال ہے کہ پالمینو
بھی میلان اور فلورینس کی طرح کسی
فرانسیسی حکومت کا دارالسلطنت ہو گیا
ہوگا۔"

انسپکٹر۔ آہ، تمہیں حادثات اطالیہ کی
کوئی خبر نہیں ملی۔"

ابجی فیریا۔ میں اسوقت کی بات کر رہا ہوں
جب میں گرفتار ہوا تھا۔ اور چونکہ نپولین
نے اپنے شیر خوار بچے کے لئے سلطنت روم
کو ازسرنو آراستہ کیا ہے میں خیال کرتا
ہوں کہ میکیاولی اور سیزر بورجیا کا
خیال اسے ضرور ہوگا۔ جن کا ارادہ تھا
کہ اطالیہ کو ایک وسیع سلطنت بنایا جائے۔

انسپکٹر۔ صاحب جس بادشاہ کا تم ذکر کرتے
ہو۔ خدا نے اسے بالکل نابود کیا ہے"

فیناری۔ اطالیہ کو خوش و خرم
اور مختار رہنے کے لئے یہی طریقہ ہے۔"

انسپکٹر۔ ٹھیک ہے مگر یہ مشکل امور
تم سے ساتھ کرنے کو نہیں آیا۔ بلکہ کہا
گیا ہے جا سکتے۔ یا تمہاری کیا [illegible] ہے"

قید کی خوراک تو وہی ہے جیسے اور
قیدیوں کو ملتی ہے لیکن شہد [illegible] اور
کوٹھڑیاں مرطوب ہیں لیکن خیر اسکا کوئی
مضائقہ نہیں۔ ہاں مجھے ایک ایسا معلوم
ہوتا ہے۔"

گورنر۔ (کان میں) اب اسے پاگل پن آنے
لگا ہے۔"

ابجی۔ یہی سبب ہے کہ میں یہاں ہی
آرام سے خوش ہوں۔ تم نے بیان کیا خزانہ کی
مسئلہ میں میرا بہت ہرج کیا ہے۔ اگر
اس پر میں کامیاب ہو جاتا۔ تو نپولین
کے مقام کو الٹ دیتا۔ کیا آپ مجھ
سے کچھ باتیں سنینگے؟"

گورنر۔ میں نے آپ سے کیا کہا
انسپکٹر۔ ہم آپ سے جانتے ہیں۔"

گورنر۔ (فیریا کو مخاطب کر کے) صاحب
جو کچھ تم طلب کر رہے ہو۔ غیر ممکن ہے

ابجی۔ لیکن میں تم سے زیادہ رقم
کا وعدہ کرتا ہوں۔ یعنی پچاس لاکھ
فرینک کا۔

انسپکٹر۔ گورنر کے کان میں وہی رقم
جو تم نے بیان کی تھی

ابجی۔ انسپکٹر کو بادشاہ ہونے کے لئے نہ
دیکھیں اگر یہ بالکل ضروری نہیں۔ کہ ہم
دونوں ہوں۔ گورنر بھی ہے۔ تو کچھ ہرج
نہیں۔"

گورنر۔ میں جانتا ہوں۔ تم کیا کہنا چاہتے

یہی ہے۔ ہارڈ فلیپا اسی صورت سے انسپکٹر
کی طرف دیکھنے لگا۔ کہ اگر کوئی اور ہوتا
تو اُسے دیوانہ خیال کرتا
ایمی: "مذاق اور کسی بات کی نسبت ہمیں
گفتگو کرنی چاہئے۔"
گورنٹ۔ "انسپکٹر صاحب میں آپ کو وہ داستان
ابھی سُناتا ہوں جو چار پانچ سال سے وہ
مجھے سُنا رہا ہے۔"
ایمی: "اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ
ہم عجائبات کے بارے میں اپنی کم علمی پر
بہت ہی بگمان ہیں۔ مگر نہیں
انسپکٹر۔ گورنمنٹ کو تمہارے ہیرے اور لعل
کی ضرورت نہیں۔ جب تک کہ تم رہا نہ ہو
انہیں اپنے پاس رکھو۔" ایمی کی آنکھیں
چمکنے لگیں۔ اس نے انسپکٹر کا ہاتھ
پکڑ لیا۔
ایمی۔ "لیکن کیا مضائقہ ہے۔ اگر میں
رہا نہ ہوں۔ اور مدت تک اسی جگہ پڑا
رہوں۔ کیا گورنمنٹ کو اس سے فائدہ
نہیں ہوگا۔ میں ۶۰ لاکھ دیدونگا۔ اور
باقی اپنے پاس رکھونگا۔"
انسپکٹر۔ (آہستہ آواز سے) "اگر مجھے پہلے
نہ بتایا جاتا۔ تو جو کچھ یہ آدمی کہتا ہے
میں اُسے سچ سمجھتا۔"
فیلیپا (درشتی سے) "میں بالکل نہیں
ہوں۔ جب میں خدا کی قسم [illegible]
کرتا ہوں۔ سچ سچ ہے۔ میں تم سے

عہد نامے پر دستخط کرتا ہوں۔ اور تمہیں
کہتا ہوں کہ وہ جگہ جلد کھودو۔ اور اگر
میں تمہیں دھوکا دوں۔ تو مجھے یہاں لے
آؤ۔ میں کچھ اور نہیں مانگتا۔"
گورنٹ۔ "نہیں انسپکٹر۔ کیا وہ جگہ یہاں سے
دور ہے"
فیلیپا۔ "ایک دن کا راستہ"
گورنٹ۔ "یہ خیال نہیں۔ اگر یہ ایک تہائی
اسی سرمیں جیسا کہ دیکھا ہے کہ ایک سرنگ
شدہ گریٹ اور [illegible]
[illegible] تک
لگ سکتا ہے۔ تو ہمیں چاہئے ایمی کو اسکی
ایجاد کا صلہ دیا جانا چاہئے۔
انسپکٹر۔ "فیلیپا سے میں نے تم سے سوال
کیا تھا کہ تمہیں کس بات کی ضرورت ہے"
فیلیپا۔ "قسم کھاؤ۔ کہ اگر میں جو کچھ کہتا ہوں
سچ نکلے تو مجھے رہا کر دوگے۔ میں نہیں
رہتا ہوں۔ تم مجھے اس جگہ جانا"
انسپکٹر بے صبر ہو کر۔ "تم میرے سوال
کا جواب دیتے نہیں۔"
ایمی۔ "تم میرے سوال کا جواب نہیں دیتے۔
تم رہ بہ نہیں منظور کر لے۔ تو میں اُسے
خود اپنے پاس رکھونگا۔ تم مجھے رہا کر دیگے
[illegible] اچھے رہا کر دیگا"
اور ایمی نے [illegible]
آنکھیں بند کر لیا۔
انسپکٹر۔ "وہ وہاں کیا کر رہا ہے؟"

گریس - خدا نہ شمار کر رہا ہے"
فیدریا نے اس طرح نیا شب خوابیدہ
کی نظر سے اُسکی طرف دیکھا -
انسپکٹر - شاید وہ دولتمند تھا"
گو دیٹ - اُسنے اُسکا جواب آیا اور [illegible]
ہو کر پاگل ہوگیا "
انسپکٹر اگر وہ دولتمند ہوتا تو [illegible]
اول ہوا ؟ یہی فیدریا کی مہم اپنی
اور سے ختم ہوگئی وہ اپنی کوٹھڑی پر
ماری رہا - اور انسپکٹر کا آنا اُس کے لئے
آمد ہو انکی کا باعث ٹھہرا
کھلی تکلا دیا فیدریو سے وہ اُسکی تلاش
کر دیا نے وہ ناگوں بالوں کے [illegible]
ایسے اُس بیچارے کی بالوں کو [illegible]
لیے اور اُسکی دولت کی عوض میں اُسنے
وہ آدمی جس کا اُسی جاہ میں اور جسے
نے وہ طلسم کا رکھوایا ہے سے عنایت کرنے
لگا نو زمانہ حال کے بادشاہ اعلیٰ [illegible] کی
عمدہ [illegible] نہ تا آشنا [illegible] میں
اور انہیں کوئی خواہش ہی ہوئی [illegible]
انگلینڈ کے ملوں سے ڈر لیکر - واپس کا احکام
[illegible] اور اس آنکھ سے خود دیکھا
[illegible] کو [illegible]
[illegible] سالوں میں اُنکا [illegible]
کہ [illegible] سے اُن کی [illegible] -
اور [illegible] اُنکا [illegible] ، لیکن [illegible]
آ[illegible] اور کسی کی کوئی پایا ہیں"

ظالم سلطنوں کی عنایت سے یہ حکمت عملی
ہے - کہ وہ اپنے مخالفوں کو کبھی بھی [illegible]
ہونے دیں - بیشک - جب ان کوئی [illegible]
[illegible] میں کیتھلک بادشاہوں کی یہی عادت
اپنے مخالفوں کو آزاد نہیں ہونے دیں -
ویسے ہی وہ انکی قید خانوں میں پوشیدہ
ہو رہی ہے اگر وہ وہاں سے روانہ ہو
تو کوئی مار [illegible] سال میں [illegible] کرنی
ہوئی - جہاں ڈاکٹر [illegible] آدمی کے [illegible]
کو بیچارا [illegible] اور [illegible] اُس کے سپرد
کرتا ہے [illegible] کو اور انکی کا [illegible]
[illegible] اور [illegible] کے لئے [illegible]
[illegible] کا [illegible] -
انسپکٹر نے ڈاکٹر کے ساتھ [illegible] کیا
[illegible] انسپکٹر کو اُس سے ملاقات
کیا اور اُس کی [illegible] حکم
[illegible]
ایک [illegible] - ڈاکٹر - [illegible] بادشاہ -
کی [illegible] سرگرم [illegible] - اُس [illegible]
[illegible] کو یا بادشاہ کی آمد کے لئے [illegible]
[illegible] کام [illegible] ہیں اُس کی نگہبانی
اور [illegible] کوئی [illegible]
کرنا [illegible]"
[illegible] اور [illegible]
[illegible] ہوا کہ اُس کی [illegible]
[illegible] حکم [illegible] - انسپکٹر [illegible] الزام
[illegible] کچھ [illegible] تھا - [illegible]

صرف یہ لکھدیا۔ کچھ نہیں ہو سکتا۔ انسپکٹر
کی آمد سے ڈینٹز میں امید لو اُمید بندھ گئی
تھی۔ اُسوقت تک جو بار تیرہ بھی فراموش
ہو گئی تھی مگر اب انسپکٹر کے
اُس نے ۲۳ ویں مارچ ۱۸۱۶ء لکھ
دی۔ دن اور ہفتے گذر گئے مگر جواب
کی نوبت نہ پہنچی
ڈینٹز - ابھی منتظر تھا پہلے اُسے دو ہفتے
میں رہا ہونے کی اُمید تھی جب دو ہفتے
گذر گئے اُس نے خیال کیا۔ کہ انسپکٹر
جبتک کہ پیرس نہیں جائیگا جب تک
کچھ نہیں کر سکیگا۔ اُسنے خیال کیا کہ جب
اُسکا دورہ ختم ہو چکیگا۔ تو وہاں جائیگا۔
اس لئے اُس نے تین مہینے کا اندازہ اپنے
دل میں ٹھیرایا جب تین مہینے گذر گئے
تو چھ مہینے کا دس ماہ تک کوئی قابل
اطمینان نتیجہ پیدا نہ ہوا۔ اور ڈینٹز کو خیال
ہوا۔ کہ انسپکٹر کی آمد محض ایک پریشان
خواب اور دماغ کی دلبری تھی۔ سال کے
اختتام پر گورنر بدل گیا۔ اُسے اور جگہ
کی گورنری مل گئی۔ اُس نے اپنے ساتھ
کئی ایک نوکروں کو لیا۔ جنکے درمیان
ڈینٹز کا داروغہ بھی تھا۔ نیا گورنر آیا
قیدیوں کے نام جاننا مشکل تھا اس لئے
چاہا۔ کہ اُن کے نمبر یاد کرلے۔ اس نو تعمیر
مکان میں پچاس کوٹھڑیاں تھیں۔ قیدیوں
کو اُن کے نمبر سے پکارا جاتا تھا۔ اُس
کمرے نوجوان کو اب کوئی ایڈمنڈ ڈینٹز
نہیں کہا کرتا تھا۔ نمبر ۳۴ اُس کا نام
رہا تھا

پندرھواں باب

(نمبر ۳۴ - اور نمبر ۲۷)

جیسے اُن قیدیوں کا حال ہوتا ہے۔ کہ وہ
قید خانوں میں پڑ کر فراموش ہو جاتے ہیں
ایسے ہی ڈینٹز کا حال ہوا اُس پر تمام
مصائب اور تکلیفیں آپڑیں اُسکی امید
کی قربانی تھی اور بیگناہی کے علم سے
فخر کے ساتھ آغاز ہوا پھر اُسے اپنی بے
گناہی پر شبہ پیدا ہونے لگا جس سے
کسی قدر گورنر کو یہ خیال پیدا ہو گیا کہ
اُس کے دماغ میں خلل آنے لگا ہے
پھر اُسکی خیالات کی رَو بدل گئی۔ اور
وہ خدا سے نہیں۔ داروغہ سے منت سماجت
کرنے لگا ڈینٹز نے اُس سے التجا کی۔
کہ اُس کوٹھڑی سے نکال کر اُسے کسی اور
کوٹھڑی میں بند کیا جاوے کیونکہ گو
اس تبدیلی سے کچھ فایدہ نہیں تھا۔ تا
ہم ایک قسم کی تبدیلی تو تھی۔ اور اس سے
کسی قدر تفریح ہو سکتی ہے۔ اس نے
التجا کی۔ کہ اُسے ادہر اُدہر ٹہلنے کی اجازت
ملے۔ وہ کتابیں اور اوزار دیکھ سکے۔

کوئی بات منظور ہوئی کچھ سمجھا نہ
سمجھ کر وہ مانگتا رہا - اُس نے اپنے دارو
سے بولنے کی عادت ڈال لی - گو وہ پہلے ہی
سے مزاج تھا - لیکن پھر بھی گو کسی آدمی
سے بولنے کے لئے اُس کے مُنہ میں زبان
نہیں تھی ۔ تاہم کچھ بھی ڈیبٹر اُس سے
بولتا تھا - کہ وہ اُس کی آواز سُنتی جب
وہ اکیلا ہوتا تب وہ اُس سے بولتا
مگر اُس کی گفتگو سے اُسے خوف پیدا ہوتا
تھا - قریب بیشتر ڈیبٹر کا دل قریب لوگ
ہوگئے کے خیال سے جن میں جو دارادہ
گرد اور خوشی ہو سکنے تھے - کانپ جاتا
تھا اب وہ چاہتا تھا - کہ اُن کے درمیان
سے ہے - دارو غہ کے سوا کسی اور کا چہرہ
دیکھنا اُسے نصیب نہ ہوا - وہ اسے اُس
فکر کے لئے جو جبار سے تکلیف دہ
ہوتی ہے - آہیں بھرتا تھا - کیونکہ خود وہ ان
ملازم ہو گئے تھے - وہ ٹانہ ہوا تو لوٹنے اور
ایک دوسرے کو دیکھتے تھے - اُس نے
ایک دن بڑی منت کی - کہ اُس کے پاس
کوئی ساتھی رہنے دے - خواہ وہ بالکل
ایسا ہی کیوں نہ ہو - دارو غہ گو ہاتھ
بندہ دیکھ کر سنگدل ہو گیا تھا - تا
ہم انسان تھا دل میں ہمیشہ اُسے اُس
کمبخت آدمی کے حال پر ترس آتا تھا -
چنانچہ اُس نے منہ ہم اللہ کی گورنر کو
گورنر کے پاس بیان کیا لیکن گورنر نے
یہ خیال کیا - کہ سارا پن اسکی بد مرضی ہے کہ
دوسرے کے ساتھ سازش کرکے دفعہ ہو جائے
اُس در خواست کو نامنظور کیا - ڈیبٹر کے
بس میں جس قدر دروازہ بھی وہ
لگا کر تھک گیا - پھر وہ خدا کی طرف متوجہ
ہوا - تمام دینداری کے خیالات جو اتنی
مدت تک اُس کے پاس نہ پھٹکے تھے
یک لخت اُس کے دل میں آنے لگے -
اُس نے اُن دعاؤں کو یاد کیا جو اُسکی
والدہ نے اُسے سکھائی تھیں - اور ہر ایک
لفظ اُسے نئے معنے معلوم ہونے لگے
کیونکہ اقبال بدی کے زمانہ میں دعائیں
صرف لفظوں کا مجموعہ ہوتی ہیں - یہاں تک
کہ جب مصیبت آتی ہے - تو کمبخت شخص
روح کو اُن کے عالیشان معانی معلوم ہونے
ہیں - جن سے وہ خدا کے رحم کے لئے تحریک
کرتا ہے -

اُس نے دعا مانگنا شروع کیا - اونچی آواز
سے دعا مانگنا شروع کیا - اور ایسا تھا سے
کوئی سروکار نہ رکھا - کہ کوئی سنتا ہے
یا نہیں سنتا - کیونکہ اُس پر ایک طرح
کی جنون و ہیبت کی حالت طاری ہو گئی -
اُس نے اپنی زندگی کا ہر ایک کام خدا کے آگے
پیش کیا سب باتیں اور ہر ایک دعا کے
بعد اُس نے وہ التجائیں اور التماسیں جو
خدا کو چھوڑ آدمی سے کیا کرتا تھا - اُنہیں
پیش کیا - "نہیں ہمارے گناہ بخش جیسے

ہم اُنہیں جو ہمارے گنہگار ہیں۔ [illegible]
باوجود ان دعاؤں کے ڈانٹیز قید رہا۔
پھر اُس کے دل میں ایک اور بھی تاریک خیال
پیدا ہوا۔ وہ سادہ تھا۔ اور اُس نے کوئی
تعلیم پائی نہیں تھی۔ اس لئے اپنے قید خانے
کے کنج تنہائی میں اور اپنے خیالات سے
اُن زمانوں کا شمار نہیں کر سکتا تھا کہ جو
گذر گئے ہیں۔ اُن قوموں کے حال سے جو
یکے بعد دیگرے پیدا ہو کر فنا ہو گئی ہیں۔
واقف نہیں تھا۔ اور اُن شہروں کو یاد نہیں
کر سکتا تھا۔ کہ جس کا اقتضا چشم تصور کے آگے
اس قدر عظیم الشان معلوم ہوتا ہے جیسے کہ
بادشاہ کے افسر جن کو ہم دیکھتے ہیں۔ بھلا
وہ ایسا کر سکتا تھا۔ اُس کی عمر ابھی تھوڑی
تھی۔ اُس کا زمانہ حال غم و الم سے معمور تھا
اور اُمید کی نسبت کوئی مطلب نہیں تھا۔
کہ کیا ہوگا یا کیا نہیں۔ اُنیس برس کی
روشنی سے اندھی تاریکی کی بابت وہ کیا
سوچ سکتا تھا۔ مدد بھی نہیں آئی تھی۔
کہ اُسے اُن مصائب سے رہائی ہوتی۔ اُس
کی اولوالعزم طبیعت جو زمانہ گذشتہ پر خیال
کرنے سے کھولتی اور جوش میں ہوتی۔ ایسی
پھڑکتی جیسے پنجرے میں عقاب ہوتا ہے
اُس کے دل میں ایک خیال جما ہوا تھا۔ اور
وہ یہ کہ اُس کی شادمانی اور آزادی بلا کسی وجہ
کے اُس سے چھینی گئی ہے اور وہ اسی
خیال پر سوچتا تھا کہ بیت رہا تھا آئے کسی طور

سے صبر نہیں آتا تھا
جب کچھ نتیجہ نہ دیکھا۔ تو اُسکا غضب
بھڑکا ڈانٹیز کے مُنہ سے ایسے کلمات زہر
آمیز نکلنے لگے کہ داروغہ سُنکر پیچ و تاب کھاتا۔
اپنے قید خانے کی دیواروں سے ٹکریں مارتا ہر
ایک چیز اور خاصکر اپنے اوپر حملہ کرتا۔ اور
کم سے کم یہ ریت کا ذرہ گھاس کا تنکا
یا ہوا کا جھونکا کچھ ناگوار آتا۔ یا محسوس
ہوتا اُسے بھی نہ چھوڑتا۔ پھر وہ خط جو
ولیفورٹ نے اُسے دکھایا تھا اُسے یاد
آیا۔ اُسکا ہر ایک لفظ آگ کے شعلہ کی طرح
دیوار پر لکھا ہوا اُسے معلوم ہوتا تھا۔ وہ
کہتا تھا۔ آدمی کا یہ انتقام ہے خدا کا نہیں
جس نے ایسی طور سے اُسے قید خانے میں
ڈالا ہے۔ وہ اُن نامعلوم تکلیف دینے
والوں کو بیانتہا سخت عذاب میں جو اُس
کی خوشنما سمجھ میں آئے ڈالتا۔ اور اُسے غیر
کافی سمجھتا کیونکہ عذاب کے بعد موت آتی
ہے۔ اور موت کے بعد اگر آرام نہیں تو
ایسی بیحسی تو ضرور ہوتی ہے جو
موت سے مشابہ ہے۔
اسی خیال پر ہمیشہ جما رہنے کہ موت باعث
آرام ہے۔ اس لئے عذاب دہی کے لئے
موت کے سوا اور کوئی تجویز اختراع کرنی
چاہیئے۔ وہ خودکشی پر سوچنے لگا۔ وہ کیا
ہی کمبخت ہوتا ہے جو مصیبت میں مبتلا
ہو کر ایسے خیالات میں مبتلا ہوتا ہے!!

نہ اُن سے واسطہ رہا اُن سے ہے جو آنکھ
کو نظر آتا اور نہ آپ معلوم ہو سکتی ہیں لیکن
وہ ہے دونوں سے آسکے اندر جا ہر یا ہر ایک
مٹی و دل میں ہمیشہ پایا جاتا ہے۔ وہ اُسے اسی
طرح کھینچ کر دیتا ہے۔ جب اس طرح
کوئی دیکھ نہیں جا دیتے۔ تو اگر خدا کا نام
دستگیری نہ کرے۔ تو قصہ کوتاہ ہو جاتا ہے
اور اُسکی کوشش انبالہ اٹھا لیا کرتا ہے
اور کئی غم و الم کی وہ جاتا ہے آپ لکھا جب سے
جو اُس کے پہلے آئی ہیں کم خطا کے ہے
اور جو خدا سے اُس کے لئے ہی ہے ایک
قسم کی تسلی دیتا ہوا جاتی ہے جو قصہ تمام
ہو سکے غار کی طرف اشارہ کرتی ہے
جس کی نہ میں تارکی اور اندھیرا ہے۔
ایک مشتی کو اس خیال سے بہت تسلی
معلوم ہوئی۔ اُسکا نام [illegible] اُسکی کام
لکھا [illegible] سلسلہ [illegible] وا رہ
سکے اُس کی کوٹھری سے باہر گیا [illegible]
ہونا کا [illegible] اندرا ہوا لا معلوم ہوا۔
ڈنبلڈ نے اطمینان سے اپنی گزشتہ
زندگی پر خیال کیا۔ اور اپنی آئندہ زندگی
کو دیکھنا [illegible] اُس [illegible] دل
کو جس سے اُسے تسلی ہو سکتی ہو کیا
بعض وقت وہ کیا کرتا تھا [illegible] تھی
تھا اور [illegible] سفر کیا کرتا تھا۔ تو نہیں
دیکھا کہ [illegible] آسمان [illegible] دل چھپا جاتا
[illegible] اندھیرا پڑتا ہے طوفان

آتا ہے اور سب [illegible] کی
طرح آسمان کو اُٹھا [illegible] لیتا
ہے [illegible] خیال کرتا تھا۔ کہ میرا [illegible]
تو کچھ چیز ہی نہیں [illegible] رکھا
[illegible] ہے۔ [illegible] آگے [illegible]
لوٹا اور [illegible] کھاتا ہے [illegible]
کی [illegible] اور [illegible] کا نظارہ [illegible] کی
آنکھ کی [illegible] سے [illegible]
آتی ہے اور [illegible] ہوتا تھا
پہاڑ کی کوشش کرتا [illegible]
اس لئے کرتا تھا۔ کہ [illegible]
لئے کہ میں [illegible] ہوتا تھا
اس لئے کہ [illegible] کی [illegible] اور
[illegible] کا ہی [illegible] معلوم ہوتا تھا۔
اس لئے کہ میں [illegible] جو خدا
کی [illegible] لئے [illegible] کیونکہ
[illegible] کام آوں لیکن
[illegible]
مجھے [illegible] کی بیماری بھی [illegible]
ضائع ہو گئی ہے [illegible] مشکل [illegible] اور
مجھے آرام کے لئے [illegible] ہے۔ میں اپنے
طریقہ [illegible] دوں۔ [illegible] کوشش کا
اشارہ کر دے [illegible] جان دوں۔
اور [illegible] آہستہ [illegible]
[illegible] اپنے کوٹھڑی [illegible]
[illegible]
وہ یہ خیال اُس کے [illegible] ہوا [illegible]

زیادہ مطلق ہوا اور جب یہ یاد آیا کہ ہمارا سب
کھانا سب کم کھایا تھا لڑکا بہت کم
سوتے اور اپنی زندگی کو اسی طرح کاٹ رہا
ہے وہ اسے سمجھا کیونکہ اسی لئے اور کہا
کہ جب اسکا دل چاہے گا وہ اسے پرانے
کپڑے کی طرح اتار دیگا اسے مرنے
کے لئے وہ ڈر نہ تھا۔ بالکل سچ ہے ایک تو
یہ کہ وہ اپنے روحانی گناہ میں ڈال کر اس کی
سے شک سکتا تھا اور دوسرا یہ کہ بچوں کو
دیکھ اپنی زندگی کا فائدہ کر سکتا تھا
لیکن شک کر جان دے [illegible] سے اس کا
دل کراہت کر رہا تھا [illegible] ڈاکو [illegible] کا
بڑا اعتبار [illegible] کر رہا تھا۔ [illegible]
لٹکائے جاتے ہیں وہ ایسی موت مرنا
نہیں چاہتا تھا جو بدنامی کا نشان تھا
اس نے فیصلہ کر لیا [illegible] جلد وطن کا
ارادہ کیا۔ اور اسی [illegible] ارادے
[illegible] قریباً چار سال گذر گئے
دو [illegible] سال کے [illegible] آ [illegible] وہ
[illegible] کھا
[illegible] اور اسنے
[illegible] طریقہ [illegible] کر رہا تھا۔ اور
[illegible] ارادہ [illegible] کر اس [illegible]
کے [illegible] کھالی ہی۔ اس [illegible] جا کا
کہ [illegible] کا کھانا آتا کرتا گا
[illegible] تک نہیں [illegible] اسنے [illegible] دیا
کرونگا [illegible] کی [illegible]

سے نہیں کھایا۔ وہ [illegible] والا [illegible]
دفعہ دن میں جب اسکا کھانا آتا اسکے
کمبخت ڈالا۔ اول تو خوشی سے [illegible]
ہے اور آدھا افسوس سے اس کی [illegible]
کے سوا اور کوئی بات نہیں۔ جو اسے [illegible]
بات پر عمل کرنے کے لئے آمادہ کرتی [illegible]
سے ایک دفعہ وہ ایسا [illegible] چار [illegible] کہ
قریباً ایک گھنٹہ تک اس نے کھانے کو [illegible]
[illegible] رکھا۔ اور اس [illegible]
اور جلی ہوئی مچھلی اور باسی روٹی کی طرف
تاکتا لگا رہا [illegible] کی آدھی [illegible]
ہی۔ جو کبھی کبھی اس کے ارادے [illegible]
کر لیتی تھی۔ اسطرح اسے [illegible]
معلوم ہوتا۔ اور اس کی [illegible] کم [illegible]
نظر آتی۔ وہ ابھی نوجوان تھا اس کی
عمر چھبیس پچیس برس کی تھی۔ ابھی [illegible]
کہ اس کی [illegible]
[illegible]
[illegible] کہ اس کے [illegible]
جاوے۔ اور وہ آزاد ہو جاوے [illegible]
سوچکر اس نے اپنے [illegible] کی طرف [illegible]
اٹھایا۔ جس کے کھانے [illegible]
کر دیا تھا۔ لیکن [illegible]
اس نے لقمہ [illegible] منہ میں ڈالا۔ اس [illegible]
یہاں تک اصرار کیا۔ [illegible]
کی [illegible]
[illegible] سکتا تھا [illegible]

ڈرا کہ وہ سخت بیمار ہے۔ اس خوف سے دل
گھبرا گیا۔ اور ایڈمنڈ کو بہت سی اندوہ
طاری ہوتی معلوم ہوتی تھی۔ اُسکے منہ سے
جو کلمہ بھی نکلتا تھا۔ اور اُسکے
سنگ سیاہ سے رہی تھی سارا بدن کانپتی تھی۔
سانس جاری رہی تھی۔ جب وہ آنکھیں بند
کر لیتا تھا تو ہزار دل پر وسوسے آتے
کی آنکھوں کے سامنے چکاچوندی ہوتی معلوم
ہوتی تھی۔ جیسے کسی کا پاؤں اس
رات کے وقت چمکتے گویا یہ اندھیرا
کی ایسی صورت کہتے ہیں تشویش ہوا یا کیا
رات کے نو بجے ایڈمنڈ نے دیوار پر
کھٹکھٹانے کی آواز سنی جس کے پاس
وہ لیٹا ہوا تھا۔
[illegible] کہ وہ بیمار تھا [illegible]
کہ دیکھوں آن کے شور سے اس کی آنکھیں
نہیں کھلا کرتی تھیں لیکن آیا کہ کہ تک
سنیچر اس کے [illegible] رہ گیا تھا
[illegible]
ایڈمنڈ نے اپنا سر اٹھایا اور کان
لگا کر سنا۔ [illegible]
تھی اور اسے معلوم ہوا کہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
اگر وہ کمزور ہو گیا تھا تاہم اس کے دل
میں یہ خیال ہوا کہ [illegible]
[illegible]

معلوم ہوا کہ خدا نے اس پر رحم کیا ہے۔
اور جو آواز اسے سنائی دی ہے کہ نا [illegible]
اس سے مرد سا [illegible] اس کے دوستوں
میں سے کوئی جس کی [illegible] وہ ہے خیال
کرتا تھا۔ اس فاصلے کو کم کرنے کے لیے
جو ان کے درمیان حائل تھا کوشش
کر رہا تھا۔
نہیں نہیں [illegible] آسے [illegible] لگا تھا
اور [illegible]
ہو گیا [illegible] آتی ہے۔
ایڈمنڈ کے کان میں ابھی تک آواز
آتی تھی۔ [illegible] گھنٹے تک [illegible]
[illegible] کھٹکھٹانے کی [illegible] اس سے کوئی
چیز گر گئی تھی اور بالکل عالم سکوت
تھا۔
کئی گھنٹوں کے بعد وہ آواز زیادہ قریب
ہو گئی۔ اور صاف صاف سنائی دینے لگی
ایڈمنڈ پھر ان کو سن ہو کر اس آواز
کو سننے لگا۔ [illegible]
جب اس نے [illegible] ارادہ کر لیا تھا۔
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

قائم کر دیا اور اس طور سے اُس کی
اُس کمی کو جو اُس کے وقت آخری کی
باعث تسلی تھی زائل کر دیا۔ وہ دو ہفتہ
اُس کے پاس آ سکا کھانا لایا ڈھیر اکٹھا
اور پھر ایک بات اُس سے کرنے لگا۔ ابھی
وہ اُس کی غذا اپنا سر [illegible] کی سیڑھی
کرکے کرتا اور اُس کا [illegible] کر لینے اور اونچا
بولنے کی موافق لگنے اور اُس کے سنگ سے
جو اُس کے لئے کچھ میوہ یا اور سفید
روٹی لاتا تھا۔ معذرت کرنی شروع کی
خوش قسمتی سے اُس نے یہ سوچا۔ کہ
ڈھانپ لے پوشش سے۔ اور اُس کی خوراک
میز پر رکھ کر چلا گیا۔ اُلٹے منہ نے کان
لگا سکے اور آواز زیادہ صاف صاف
اُس کے کانوں میں آنے لگی۔

اُس نے خیال کیا کہ کوئی ایسا نہیں
ہو سکتا۔ کہ کوئی تدبیر اُس کی کوشش
کرتا ہے اور پانے ایک اور خیال نے
اُس کے دل میں اک جگہ پائی کی۔ اور اُس
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

لیکن وہ خیال کرتا تھا۔ کہ یہ بات نہ ہو کہ
اُس کے [illegible] فلال پیدا ہو۔ اور اُس کے
اُس [illegible] کو اچھوتے۔ کہ جس کی تلافی
کرنی ناممکن ہو [illegible] وہیں اُس کا دماغ
ایسا مکدر ہو گیا تھا کہ وہ اپنے خیالات
کو کسی طرف جا کر متوجہ نہیں کر سکتا تھا
اس بات کو یقین کرنے کے لئے صرف
اُسے ایک ذریعہ نظر آیا۔ اُس نے اپنی
آنکھوں کو اُس شہد پاک کی طرف جو داروغا اُس
کے پاس لایا تھا۔ پھیرا۔ اُٹھا۔ لڑکھڑاتا
اُس کی طرف گیا۔ اور اُسے اپنے منہ کی
طرف اُٹھایا۔ اور بڑی خوشی سے اُسے
پی لیا۔ اُس نے اگرچہ یہ بات بھی سنی تھی۔
کہ وہ لوگ جسکا جہاز تباہ ہونے کو ہوتا
[illegible] احوال سے اُس نے زیادہ کیا کہ تر
جاتے ہیں۔ ایسے لئے اُس نے اُس روٹی
کو میز پر [illegible] رکھ دیا۔ اپنی چار
پائی پر جا لیٹا۔ اور مرنے کے خیال کو اپنے
آپ سے دور کیا۔ اُسے پھر محسوس ہوا۔
کہ اُسکے خیالات [illegible] ہونے لگے ہیں
وہ خیال کر سکتا تھا اور اُسکی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کیوں کھٹ کھٹاتا ہے۔ لیکن چونکہ گورنر
نے اُسے حکم دیا ہوگا۔ وہ پھر کام کرنا شروع
کر دیگا۔

برخلاف اس کے اگر کوئی قیدی ہے
تو اس شور سے گھبرا جائیگا۔ وہ سہم جائیگا
اور جب تک کہ وہ سو رہا ہے۔ اپنا کام
شروع نہیں کریگا۔

ایڈمنڈ پھر اٹھا۔ اسوقت اُس کی
ٹانگوں میں کوئی جنبش نہ آئی۔ نہ اُس
کی آنکھوں کے آگے تاریکی نمودار ہوئی۔ وہ
اپنی کوٹھڑی کے کونے کی طرف گیا۔ ایک
پتھر نکالا اور اُس کے ساتھ اُس دیوار
کو کھٹ کھٹانے لگا۔ جہاں سے شور آتا
تھا۔ اُس نے تین دفعہ کھٹ کھٹایا۔
پہلی دفعہ کھٹ کھٹانا تھا پہلی دفعہ آواز بند
ہوگئی۔ گویا سحر ہوگیا۔

ایڈمنڈ نے غور سے سُنا۔ ایک
گھنٹہ گذرا، دو گھنٹے گذر گئے۔ دیوار سے کوئی
آواز نہ آئی۔ بالکل عالم سنسان
تھا۔

تیسرے پہر ایڈمنڈ نے چند
گھونٹ برانڈی کے پئے۔ اور روٹی کا ایک ٹکڑا
کھایا۔ پانی کی طرح سے پیٹ بھر سکا
بیت گیا اور دن بیت گیا کسی قسم کی آواز کے
سنائی نہ آئی۔ مگر آواز شروع نہ
ہوئی۔

ایڈمنڈ (خوشی سے) کوئی قیدی
ہوگا۔ رات بالکل خاموشی میں گذر گئی
ایڈمنڈ کی آنکھ نہ لگی۔

صبح کے وقت داروغہ جیل کھانا
اور شوربا لیکر آیا۔ اُس نے پہلے
دن کا کھانا کھایا تھا۔ اُس نے اُسے بھی
کھایا اور کان لگا کر آواز سنتا رہا۔
اپنی کوٹھڑی میں ادھر اُدھر ٹہلتا رہا۔
اور کھڑکی کی سلاخوں کو ہلاتا رہا۔ اور اس
ورزش سے اپنے دونوں جسم کا پٹھا
کرتا رہا۔ اور اس طرح سے اپنے پٹھوں
اپنی آئندہ قسمت کے لئے تیار کرنا شروع
کیا۔ کبھی کبھی اُس نے پھر کان لگا کے
سنا آیا آواز آتی ہے کہ نہیں۔ وہ قیدی
کی احتیاط سے بے صبر ہوگیا۔ اُسے خیال
نہیں ہوتا تھا کہ اُس قیدی کے دل میں
بھی آزادی کی کس قدر تمنا بھری ہوئی
ہے۔

تین دن گذر گئے۔ بہتر گھنٹے وہ
گن گن کر گذارے۔ اور کچھ بھی معلوم
ہوا۔ آخر کار ایک دن شام کو داروغہ
آخری وقت اُس رات اُس کے دیکھنے
کے لئے آیا۔ تو ایڈمنڈ نے معلوم کیا۔ کہ
اُسے ایک نامعلوم سی حرکت پتھروں
میں معلوم ہوتی ہے۔ ایڈمنڈ اپنا
سر دیوار سے ہٹا کر آیا۔ اپنے خیالات
کو مجتمع کرنے کے لئے کوٹھڑی میں ادھر
اُدھر ٹہلنے لگا۔ اور دیوار سے پھر کان

لگن سے اس میں کچھ شک نہیں تھا
کہ دیوار کے سامنے کوئی حرکت ہو رہی تھی
جس کو ڈینٹز کو خطرہ معلوم ہو گیا تھا اور آپ
وہ زمین سے کام کر رہا تھا اس بات کو
معلوم کر کے ایک منٹ کے اس ایک
شخص کسی کو امداد دینے کے لئے تیار
کی۔ اس نے اپنی چارپائی کو ہٹایا۔ اور دیکھنے
لگا۔ کہ آیا کوئی ایسی چیز ملتی ہے۔ یا نہیں
کہ جس سے وہ کھرچ کر کوئی پتھر وہ بھی
اپنی جگہ سے نکالے۔ اس نے کوئی چیز نہ
دیکھی۔ اس کے پاس نہ کوئی چھرا اور نہ
کوئی تیر تھا۔ اسکی کھڑکی کی تیلیاں
لوہے کی تھیں۔ اور اس نے بارہا انہیں
آزما کر دیکھا تھا۔ کہ وہ جنبش نہیں کھا
سکتی تھیں۔ اسکی کوٹھڑی میں جو کچھ سامان
تھا۔ ایک چارپائی۔ ایک کرسی۔ ایک
میز اور ایک کوزہ۔ چارپائی کے لوہے
کے جوڑ تھے جو لکڑی سے لگے ہوئے تھے۔
اور انہیں اتارنے کے لئے پیچکش کی ضرورت
تھی۔ میز اور کرسی سے کچھ نہیں نکلتا تھا
ڈینٹز کو صرف ایک خیال پیدا ہوا اور
وہ یہ تھا کہ وہ کوزے کو توڑے اور اسکے
بڑے ٹکڑے سے دیوار کو کھودنے کی کوشش
کرے۔ اس نے کوزہ کو فرش پر گرا دیا
اور اس کے بڑے بڑے ٹکڑے ہو گئے۔

ڈینٹز نے دو تین ٹکڑے اپنی چارپائی
میں چھپا لئے۔ اور باقی فرش پر بکھرے رہنے دیئے

کرد سے کان لگا کر سنا۔ تدبیر اختیار کرنے کے لئے ایک
قدرتی امر تھا۔ ایک منٹ کا کام ایسا کام
کر رہا تھا۔ مگر رات کو اس سے جب کچھ
نہیں ہو سکتا تھا۔ اور جلدی آسے معلوم
ہو گیا۔ کہ وہ شاید کسی نرم چیز سے لگ کر
کھڑا ہو گا۔ [illegible] پھر وہ ہٹ گیا
اور [illegible] نظر نہ آیا۔

[illegible] وہ پھر [illegible] سے
[illegible] آواز آتی تھی۔ سنتا رہا۔ دل میں [illegible]
[illegible] ڈینٹز نے آسے کہا۔
کوزہ پانی [illegible] کا وقت [illegible]
گر گیا۔ اور وہ کھڑا ہوا [illegible] کے
لگ گیا۔ اور اس کے ٹوٹے ہوئے ٹکڑوں
[illegible] کی کچھ پرواہ نہ کی وہ جلدی
واپس [illegible] کر گیا کہ آگے
ہشیار رہے اور چلا گیا۔

ڈینٹز نے [illegible] تھی
شی۔ وہ کان لگا کر سنتا رہا۔ یہاں تک کہ
اسکے پاؤں کی آہٹ بالکل دور ہو گئی
اور پھر جلدی اٹھا شروع [illegible]
وہ کھودتا رہا۔ [illegible] معلوم کیا۔ کہ
گزشتہ دن جو وہ کام کر رہا تھا وہ اپنی
کچھ نہیں ہو سکا۔ بلاشبہ کھودنا چاہتا تھا
اور وہ پتھر کے نیچے [illegible] کی کوشش کر رہا
تھا [illegible] ہوا تھا۔ جب
[illegible] تو ڈینٹز
[illegible] اس کی طرف دیکھتا رہا [illegible]

اُترتا تھا لیکن آدھ ایک گھنٹے کے عرصہ
میں مٹی سے اوپر آ گیا۔ حساب دان حساب لگا
سکتا کہ وہ سال کے عرصہ میں [illegible]
آگے بڑھا ہو گا۔ ایک راستہ بیس فٹ لمبا
اور دو فٹ چوڑا بن سکتا ہے؟"
فیلڈ نے اپنے تئیں ملامت کرنے لگا
کہ اس نے [illegible] کیے اور
دعا مانگنے لگے ہیں کہ کام کیوں نہ کرتا رہا۔
چھ سال کے عرصہ میں اس جگہ [illegible]
وہ [illegible]۔ کیا کچھ نہیں ہو سکتا تھا"
تین دن کے عرصے میں [illegible]
اس نے ایسا سر کھرچا اور [illegible] آیا
نہایت احتیاط سے وہ [illegible]
ناخنوں سے باہر نکالتا رہا۔ [illegible]
پتھروں سے ہی [illegible]
بنانے کے لئے [illegible]
اور [illegible]
اس کے راستے میں آیا تھا۔ [illegible]
نکالنے کا ارادہ کیا تھا [illegible]
ناخنوں سے نکالنے کی کوشش کی۔ مگر
اس سے کیا ہو سکتا تھا۔ [illegible]
ٹکڑے ٹوٹ گئے۔ اور ایک گھنٹہ تک
[illegible] کوشش کرنے کے بعد [illegible]
[illegible] گیا"
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کے دل میں آیا۔ وہ مسکرایا۔ اور اس کی
پیشانی کا [illegible] ہو گیا۔ داروغہ
[illegible] کا شور [illegible] کے [illegible]
لایا کرتا تھا۔ اور اس [illegible]
کا شور بھی ہوتا تھا۔ کیونکہ [illegible]
کرتا تھا۔ [illegible] بالکل [illegible]
یا [illegible] ہوتا ہے۔ جیسے کہ وہ پہلے اسے
[illegible] کو [illegible] کرتا تھا"
اس [illegible]۔ اور [illegible]
ابھی [illegible] سال کی زندگی اس کے [illegible]
[illegible]"
داروغہ نے اس [illegible]
[illegible] ڈالا [illegible] لکڑی [illegible]
سے [illegible] ڈالتا تھا۔ اور اس
طور سے اس [illegible] کرتا تھا [illegible]
[illegible] اپنی [illegible] زمین [illegible]
[illegible] رکھ دی۔ جب داروغہ [illegible]
آیا تو [illegible] اس کا پاؤں [illegible]
گئی"
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ڈینٹز نے اس برتن کو چھوڑ جانے دیا۔ داروغہ چلا گیا اور پھر
کا کھانا لانے لگے اسوقت اُسنے جانا یہ سوراخ
اُسے لیتا آیا کیونکہ اس طرح ڈینٹز کے اندر
پہرے کی تکلیف سے وہ بچ گیا۔ اور وہ برتن
چھوڑ گیا

ڈینٹز نے نصف شب ہونا اور پہرہ داروں کا سو رہنا
لے لیا اور ایک کھٹولا ساماں کرنے کے لئے دیکھ کر
ایسا ہو اُسے تکلیف پیدا ہو۔ اور واپس آ
جا رہے اُس نے اپنا سامان جا بیٹھ گیا۔
دستہ نکال لیا۔ دیوار کے ساتھ ...
اور اس کے لئے ... سوراخ اسکا
سرا پکڑ اُسے آرہ کی طرح استعمال کرنے
لگا ذرا سا ہلکا ... سے ڈینٹز کو معلوم
ہو گیا کہ کام تھوڑی اسکا تھا ایک گھنٹہ کے بعد
میں ٹکڑا ... نکل آیا۔ اور کوئی ڈیڑھ
دستہ کی شہ ... اسکو ملا گھونپ دیا

ڈینٹز نے شروع داروغہ سے آہستہ پاس
کر دیکھا گیا۔ اپنی کوٹھری کے کونوں میں
اسے لگ گیا۔ اور پتھر سے ٹھونک دیا۔ پھر
اس رات ... سے کام کرنے کی خیال کرتے رہے
میں اتفاق ... پاکر اس کے ساتھ ایسا
... اور آگ جلتا رہ سکا ... ڈینٹز
رہا۔ ... پتھر کو نکال ڈالا
اسا ... اور ... ایک
کا کھانا ... کا ... ہوا کرتا تھا۔ داروغہ
نے ... سر رکھا

ڈینٹز تم ... اور ...

داروغہ ہمیں تم پر ایک ... فراغ کردو
جو ... پہلے تم نے کوزہ توڑا ... تم نے مجھ سے
رکابی تڑوائی اگر تمام قیدی تمہاری طرح
کرنے لگ جاویں تو سلطنت کو کنگال کر
دیویں "

تمہارے شوربے کے لینے والا برتن تمہارے
پاس چھوڑ جاتا ہوں تم نے اُس میں شوربا
ڈال لیا کرنا اس سے مجھے اُمید ہے کہ آئندہ
تم کوئی نقصان نہیں کرو گے "

ڈینٹز نے اپنی آنکھیں آسمان کی طرف اٹھایا
اپنے ہاتھ باندھے اور دعا مانگی۔ اُسے اُس
لوہے کے پاس رہنے سے ایسی خوشی
ہوئی کہ کبھی اس سے ایسی خوشی محسوس
نہیں کی تھی مگر اس نے یہ بات بھی معلوم
کر لی تھی کہ دوسری طرف کا قیدی کام
کرنے سے رک گیا ہے مانگی اس لئے کچھ
پرواہ نہ کی۔ ... اُسے کام کرنے کے لئے اور
تیار ہو گئی اگر اُسکا ہمسایہ اسکے پاس
نہیں آسکتا تھا تو وہ اسکے پاس جا سکتا تھا
دن بھر وہ لگاتار کام کرتا رہا اور ... سکا
اور شام تک اس نے دس مٹھی پلستر اور
پتھر نکال ڈالا۔ جب داروغہ کے آنے
کا وقت ہوا۔ ڈینٹز نے اس برتن کے دستے
کو سیدھا لٹکا دیا۔ اور آتے اس کی
جگہ پر رکھ دیا۔

داروغہ نے اسکا شوربا اس میں ڈالا۔
مچھلی بھی ڈالی۔ کیونکہ قیدیوں کو تین دن

بیٹھے ہیں گذشتہ ۱ [illegible] اطلاع کرتا تھا اگر ڈینٹس
ایسا نہ کرتا تو اُسے سوار کر لینے کے [illegible]
لگ جاتی۔ تھوڑا رستہ میں ڈال کر داروغہ
لوٹ گیا۔ ڈینٹز نے اس بات کے جاننے کی
کوشش کی کہ آیا اُسکا ساتھی [illegible]
کام کرتا ہے یا رک گیا اُس نے کان لگا
مگر کوئی آواز نہیں آتی تھی۔ تین دن سے
یہی حال تھا۔ ڈینٹز نے [illegible]۔ کیونکہ
اُس نے چاہا کہ اُسکا ہمسایہ [illegible]
رکھتا ہے یا [illegible] ہمیشہ [illegible] دوبارہ
پھر کام کر رہا [illegible] دو تین گھنٹوں کے
[illegible]
آ [illegible]
ہی ڈینٹز نے [illegible] اور معلوم کیا کہ
وہ بیہودہ ہے [illegible] سے وہ
سوراخ جو ڈینٹز نے بنائی تھی۔ رکی ہوئی
تھی۔ اسواسطے ضرور یہی تھا۔ کہ یا وہ اُس
کے اوپر کھودے۔ یا [illegible] نوجوان کو
اُسکا خیال نہیں تھا۔ اُس نے شروع کر دیا
اُسے [illegible] اسقدر
مست [illegible] سے [illegible]
مجھے اُمید تھی کہ تو میری دعاؤں کو قبول کریگا
[illegible] آزادی سے محروم [illegible] سے محروم
[illegible]
[illegible]
اور مجھ پر رحم کریگا"
ایک [illegible] آواز [illegible] آتی ہوئی

معلوم ہوئی تھی ایڈمنڈ کے کان کھڑے
ہو گئے۔ اور وہ اسکے گھٹنوں کے بل سے
اُٹھا
ایڈمنڈ۔ آہ آدمی کی آواز سنائی دیتی
ہے۔ [illegible] سوا اُسکے داروغہ کی آواز کے
چار پانچ سال سے کسی اور شخص کی آواز نہیں
سنی تھی وہی اُس کے پاس آتا جاتا تھا اور
[illegible] قیدیوں کے ساتھ اُس کا ملنا
ہوتا ہے [illegible] جاتے ہی ہیں۔
ڈینٹز (چلا کر) خدا کے لئے پھر بولو تو ۱
تمہاری آواز سے مجھے ڈر لگتا ہے
آواز۔ تم کون ہو؟
ڈینٹز۔ [illegible] قیدی ہوں آہ کمبخت
قیدی"
آواز۔ کس ملک کے"
ڈینٹز۔ فرانس کا"
آواز۔ تمہارا نام؟"
ڈینٹز۔ ایڈمنڈ ڈینٹز"
آواز۔ تمہارا پیشہ؟"
ڈینٹز۔ ملاح"
آواز۔ تمہیں یہاں کتنا عرصہ ہو گیا ہے
ڈینٹز۔ ۲۸ فروری ۱۸۱۵ء سے یہاں ہوں
آواز۔ تمہارا جرم؟"
ڈینٹز۔ میں بے گناہ ہوں"
آواز۔ لیکن تم پر الزام کیا لگایا گیا"
ڈینٹز۔ [illegible]
آواز۔ [illegible]

ستمبر ماہ تک یہیں ہے؟"

ڈسٹلو: ۱۹۱۸ء میں وہ قسمت سے مارا گیا

اور وہ [illegible] میں بھیجا گیا لیکن کیا تم یہاں

ہو کہ تم اس واقعہ کی خبر نہیں ہے؟"

آزاد: [illegible] میں۔"

ڈسٹلو: [illegible] گیا اور آدمی کو اس سے

چار سال اور اس جگہ ہو گئے

آزاد: اب [illegible] دو مرتبہ مجھے اس [illegible] دو

کیسے تو شخص ہو؟"

ڈسٹلو: دیش کی سلطنت کے برابر۔

آزاد: اسے کیسے چھپایا ہوا ہے؟"

ڈسٹلو: سب یہی ہے؟"

آزاد: کیا جب سے تم یہ ہو گئے تمہارا سر

رہا گیا ہے"

ڈسٹلو: نہیں رہا"

آزاد: تمہاری کوٹھڑی کس طرح کی ہے؟

ڈسٹلو: ایسی ہی ہے"

آزاد: اور [illegible]"

ڈسٹلو: ایسا ہی ہے"

آزاد: اور تم میں [illegible]

ڈسٹلو: اور تم [illegible] لیا [illegible] ہے؟"

آزاد: مجھے دیکھو کانگا اور میری کتاب دیکھ

[illegible] میرے ہاتھ کی ایک سطر کی غلطی

[illegible] میں ۱۵ [illegible] کی غلطی نکلی۔ اور

[illegible] تم خود [illegible] سے قاعدہ

کی دیوار کھدا ہوا۔

ڈسٹلو: [illegible] تم [illegible]

آزاد: اس کی توجیہ [illegible]"

ڈسٹلو: اور وہ کیا۔ کہ تم [illegible] گئے ہو"

آزاد: میں [illegible] کو دیکھا اور پاس

کے کسی ایک [illegible] میں [illegible] تھا۔ اور

پھر [illegible] نکل جاتا"

ڈسٹلو: کیا تم [illegible] تیر سکتے ہو؟"

آزاد: [illegible] وقت [illegible] کرتا۔ لیکن

[illegible] نہیں ہو سکتا"

ڈسٹلو: کیا [illegible] ہے"

آزاد: ہاں اسے تمہاری [illegible] دو [illegible] کرو

اور جب تک میں نہ کہوں شروع نہ کرو۔

ڈسٹلو: دیکھو کہ تم [illegible] کو [illegible] ہو؟"

آزاد: میں [illegible] ۳ [illegible]"

ڈسٹلو: [illegible] تم [illegible] ہی کر سکتے ہو۔

[illegible] معلوم نہیں

رہا ہے"

[illegible] کہ وہ آدمی [illegible]

چھوڑ [illegible] آ [illegible] ہوں

[illegible] کر [illegible] ہوں [illegible] بات

[illegible] ہو گی [illegible]

آمادہ کر [illegible] کو [illegible] حال [illegible]

[illegible] دیتا ہوں [illegible] چھوڑ دوں نہیں

اگر تم [illegible] تو [illegible] ہوا [illegible]

[illegible] دیوار [illegible] کر جاؤں گا۔ اور تم

[illegible] کر [illegible] کرو گے

آزاد: تم [illegible] آدمی [illegible]

[illegible] ہے۔

ڈینٹز- میں اسی عمر میں جاتا کیونکہ جیسے
میں یہاں قید ہوا ہوں۔ مجھے وقت کا حساب
یاد نہیں۔ مجھے صرف اتنا معلوم ہے کہ جب
میں گرفتار ہوا تھا اُس وقت میری عمر انیس
برس کی تھی۔ اور میری گرفتاری کی تاریخ ۲۸
فروری سنہ ۱۸۱۵ء ہے۔
آواز- (متاثر ہوتے ہوئے) تو ابھی چھبیس
برس کی بھی تمہاری عمر نہیں۔ اس عمر
میں کوئی دغا باز نہیں ہو سکتا؟
ڈینٹز- آہ! نہیں نہیں میں قسم
کھاتا ہوں اگر وہ مجھے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے
لیکن میں تمہاری ہوا نہیں باہر نکالونگا۔"
آواز- تم نے اچھا نہیں کیا۔ کہ مجھ سے گفتگو
کرنے کی منت کی۔ ہاں تو میں تمہیں چھوڑ کر
ایک اور تجویز کرنے لگا تھا مگر تمہاری عمر
سے مجھے یقین ہوتا ہے کہ تم مجھے فراموش
نہیں کرو گے۔ انتظار کرو۔"
ڈینٹز- کب؟"
آواز- جب موقعہ آئیگا میں تمہیں اشارہ
کرونگا۔"
ڈینٹز- لیکن تم نے مجھے چھوڑنا نہیں۔ میرے
پاس آنا یا مجھے اپنے پاس آنے دینا۔ ہم
بھاگ نکلیں گے۔ اور اگر نہ ہو سکا۔ تو باتیں
کرینگے۔ تم ان کی جن سے تمہیں محبت ہے
اور میں اُن کی باتیں کرونگا۔ جن سے مجھے
کیا تم کو کسی سے محبت ہوگی؟"
آواز- نہیں میں دنیا میں تنہا ہوں۔"

ڈینٹز- تو پھر تم مجھ سے محبت کرو گے۔ اگر
تم جوان ہو تو میں تمہارا ساتھی ہو جاؤنگا
اگر تم بڑے ہو تو تمہارا بیٹا۔ میرا ایک باپ ہے
جس کی عمر ۷۰ سال کی ہوگی۔ خدا جانے اب
تک وہ زندہ ہے یا نہیں۔ مجھے صرف اُس
سے اور ایک نوجوان لڑکی مرسیڈیز سے
محبت ہے۔ مجھے یقین ہے۔ میرا باپ مجھے
فراموش نہیں کریگا۔ لیکن مجھے معلوم نہیں
کہ اُس لڑکی کو مجھ سے محبت رہی ہے کہ
نہیں۔ میں تم سے ایسی محبت کرونگا۔ جیسے
مجھے اپنے باپ سے تھی۔"
آواز- خوب کل۔"
ان لفظوں کو اس لہجہ سے ادا کیا۔ کہ
اُن کی صداقت اُس پر واضح ہو گئی
ڈینٹز نے اُٹھ کر ٹکڑوں کو ہاتھ سے اُٹھا کر
پیچھے چھپا دیا اور اپنا بستر دیوار سے لگا
لیا۔ پھر وہ خوشی کے خیالوں میں مصروف
ہوا۔ کیونکہ اس نے خیال کیا اب وہ تنہا نہیں
رہیگا۔ یا شاید آزادی ہی نصیب ہوگی۔
مگر کم سے کم ایسا تو ہوا کہ ایک ساتھی مل گیا۔
اگر قید میں کوئی ساتھی مل جاوے۔ تو آدھی
رہائی ہے۔
رات بھر ڈینٹز اپنی کوٹھڑی میں اوپر
نیچے ٹہلتا رہا۔ کبھی وہ اپنے بستر سے اُٹھ بیٹھ
جاتا۔ اور اپنا ہاتھ سینے پر رکھتا۔ ذرا بھی
آواز ہوتی تو جست دروازے کی طرف
جھپٹتا۔ ایک دو دفعہ اس کے دل میں یہی

خیال آیا کہ اس نامعلوم شخص کی جو ابھی بولا تھا
حسبِ منشاء ہوگئی تھی پھر اُسکے دل میں حرارت
ہوئی۔ اس نے کہا۔ کہ اگر داروغہ میرے لڑکے
کو ہٹا کر اس سوراخ کو دیکھ سکا۔ تو کوزے
کے ٹکڑے سے اپنے تئیں ہلاک کر دونگا جس کا
مصمم ارادہ تھا۔ مگر اُس شخص کی آواز سے ازسر
نو زندہ ہوا ہوں۔

شام کے وقت داروغہ آیا ڈینٹز اپنے
بستر پہ پڑا تھا۔ اُسے معلوم ہو رہا تھا۔ کہ اس
طور سے اُس سوراخ کی وہ خوب حفاظت
کر سکتا ہے۔ واقعی اُس کی صورت سے تو گویا
تپ دکھائی دیتا تھا۔ کیونکہ داروغہ نے کہا۔
کیا تم پھر دیوانہ ہونے لگے ہو۔ ڈینٹز نے جواب
نہ دیا وہ ڈرتا تھا کہ ایسا نہ ہو اُس کی
طرز آواز سے کچھ ظاہر ہو جاوے داروغہ
سر ہلاتا ہوا چلا گیا۔ ڈینٹز کو اُمید تھی کہ
اُس کے چھپے رہنے سے اُسکا ساتھی فائدہ
اُٹھا سکیگا۔ مگر یہ اُس کی غلطی تھی دوسرے
دن جونہی اُس نے ایسا [illegible] وہ دیوار پہ مارنے
اُس نے تین دفعہ ہاتھ کی ضرب ماری [illegible]
دو اپنے گھٹنوں کے بل ہو بیٹھا۔

ڈینٹز۔ کیا تم ہو۔ میں موجود ہوں"

آواز۔ کیا داروغہ چلا گیا ہے؟"

ڈینٹز۔ ہاں شام تک وہ نہیں آئیگا ہمیں
بارہ گھنٹے کی مہلت ہے؟"

آواز۔ تو پھر میں کام کر سکتا ہوں"

ڈینٹز۔ آہ آہ اسوقت میں کام سے سستا

کرتا ہوں"

ایک لمحہ میں وہ جگہ جہاں ڈینٹز کے دونو
ہاتھوں سے سہارا لگا ہوا تھا کھل گئی
وہ پیچھے ہٹ آیا۔ کچھ مٹی اور پتھر گرے
اور اُس سوراخ میں جا پڑے جو اُس کے
نیچے بنائی گئی تھی۔ پھر اُس سوراخ کے درمیان
سے جس کی گہرائی ناپنا ناممکن تھا۔ اوّل
ایک سر اور آخر ایک آدمی اُس کی کوٹھری
میں آسانی سے کود آیا۔

سولھواں باب

(اٹلی کا فاضل)

اُس دوسرے کی طرف جھپٹ کر جس کی
ایسقدر مدت انتظار رہا تھا۔ نہایت جوش سے آہستہ
آ رہی تھی۔ ڈینٹز اُسے تاکی کی طرف لے
گیا تاکہ اُس کی صورت خوب کسی قدر
[illegible] اُس کے خط
و خال [illegible] روشنی کے [illegible]
آ رہی تھی۔ وہ پست قد آدمی تھا عمر تو
اُس کی کم تھی مگر بال سبب قید کے رنج
و الم کے سفید ہو گئے ہیں۔ اُس کی آنکھیں
چشم خانوں کے اندر گھسی ہوئی تھیں اور
اُس کی داڑھی اسقدر بڑھی تھی کہ سینے
تک پہنچ گئی تھی۔

اُس کے چہرے سے علامت عقل نمایاں

شمس گھرا رہی کہ خط و حال سے غافل و دانا کی
کا نور کتا تھا جس سے معلوم ہوتا تھا کہ
[illegible] اور [illegible] کا [illegible]
سے [illegible] طبیعت کو [illegible] کیا ہوا ہے
اس وقت اس کی [illegible]
[illegible] اور [illegible]
[illegible]
تھے کہ ان سے یہ معلوم ہوسکتا تھا کہ
وہ پہلے کہا سے [illegible] آگیا ہے
اس کی [illegible]
[illegible] اس کا [illegible] اور [illegible]
معلوم ہوتا تھا کہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
جہاں [illegible]
[illegible]

[illegible] اوہ یہ کیسا آدمی آ گیا
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

طرف نہ تکا اس نے مجھ کو [illegible]
اسی آسانی سے آتا تھا کہ گویا [illegible]
وہاں ایک چھوٹا [illegible] اور
اسے اس کی جگہ پر قائم کر گیا تھا
[illegible]
کیا سبب ہیں خیال کرتا ہوں [illegible]
پاس اور اس [illegible]

ڈنبار۔ تو کیا تمہارے پاس ہیں؟
اجنبی۔ میں نے خود [illegible] اور
تجربہ کیا کس قدر چاہئیں [illegible]
موجود ہیں

ڈنبار۔ آہا۔ کیسے ہیں [illegible]
[illegible]
چاہتا ہوں"

اجنبی۔ اول تو [illegible] اور
اس نے ایک [illegible]
کا [illegible] لگا ہوا تھا [illegible]

ڈنبار۔ [illegible]

اجنبی۔ [illegible]
[illegible]
یہاں تک آیا ہوں [illegible]
[illegible]

ڈنبار (نہایت [illegible])

اجنبی۔ [illegible]
کبھی [illegible]
[illegible]

سے بھی اشارہ کرتا۔

ڈاکٹر: تم آسمان کو معلوم ہے کہ میں بیمار الیکٹرانوں ہوں۔

ایلفریڈ: مجھے یاد نہیں رہا۔

ڈاکٹر: اور تم کہتے ہو کہ سچائی تلاش کرنے کو تم یہاں آئے ہو۔

ایلفریڈ: ہاں تمہاری کوٹھری اور میری میں فرق اتنا ہے [illegible] سے یہاں تک

[illegible] نکلا ہی [illegible] سکا [illegible] پاس اور [illegible]

[illegible] کام کرنا پڑا ہے [illegible]

[illegible]

اور اسے کھود ڈالتے کہ لوگ کئی سال جہاں کھو اور اور ادر ل سے رسوں تک کھودتے رہیں ہم آ جاؤ اور اس طرف سے کوٹھری کے گھر تک سوچو اور اگر ہم اس طرف کام کرنا شروع کریں تو نتیجہ یہ ہوگا کہ ہم ایک اور جیل خانے کی کوٹھری میں جا پہنچیں گے۔ جہاں سے پھر نکلنے کا [illegible] تمہارے گھر کی [illegible] معلوم ہو جائے ذرا ٹھہرو۔ یہ کہاں کو کہاں کھاتی ہے"

[illegible]

سے دیوار کے ساتھ لگایا اور دو پاؤں
دراز کئے۔ وہ اجنبی جسے ڈینٹز ابھی تک
اُس کوٹھڑی کے باہر سے ہی جانتا تھا۔ ایسی
پھرتی سے جو اُسکی عمر کے آدمیوں سے
امید نہیں ہو سکتی تھی۔ اٹھا۔ اور گلہری
کی طرح ڈینٹز کے پھیلے ہوئے ہاتھوں
کی طرف چڑھ گیا۔ اور وہاں سے اُس کے
کندھوں پر اور پھر ٹیڑھا ہو کر کیونکہ اُس
کوٹھڑی کی چھت کے سبب سے وہ سیدھا
نہیں ہو سکتا تھا۔ اُس نے اُس تاکی
کی اونچی سیخ میں اچھی طرح سے باہر
دیکھنے کے لئے سر گھسیڑ لیا۔
اور پھر ایک ہی لحظہ کے بعد اُس نے اپنا
سر نکال کر کہا۔ "مجھے ایسی ہی امید تھی۔" اور
ڈینٹز کے کندھوں سے کھسکا۔ اور وہ پھرتی
سے بستر پر اتر گیا۔
ڈینٹز۔ "کس چیز سے وہ امید تھی تم نے
کیوں کہی؟"
بڈھا قیدی پہلے تو کچھ سوچنے لگا۔ مگر آخر
اُس نے کہا۔ "ہاں ایسا ہی ہے۔ تمہاری
کوٹھڑی کی یہ کھڑکی ایک کنارہ قسم
کی منزل کی طرف کھلتی ہے جہاں
رونق گذرتی ہی رہتی ہے۔ اور سنتری دن
رات پہرہ دیا کرتے ہیں۔"
ڈینٹز۔ "کیا تمہیں اسکا یقین کلی ہے؟"
اجنبی۔ "ہاں۔ میں نے سپاہی کی بندوق
اور اُسکا ...

دیکھا جس سے میں نے اپنا سر بہت
جلدی اندر کر لیا کیونکہ مجھے ڈر تھا کہ
ایسا نہ ہو۔ وہ مجھے دیکھ لے۔"
ڈینٹز۔ "تو پھر؟"
اجنبی۔ "تو تم دیکھتے ہو تمہاری کوٹھڑی
سے آزاد ہونے کی کوئی راہ نہیں۔"
ڈینٹز۔ "تو پھر؟"
اجنبی۔ "پھر جیسے خدا کی مرضی" اور
جب اُس نے یہ کہا۔ اُس کے منہ کے چہرے
پر علامات حزن و ملال ظاہر ہوئیں۔
ڈینٹز۔ اُس شخص کی طرف جس نے دانائی
سے خدا کے آگے اپنا سر خم کر دیا دیکھتا
رہا۔
ڈینٹز۔ "آؤ کیا خدا کے لئے مجھے بتاؤ آخر
تم ہو کون؟ مجھے ایسا دانا کبھی زندگی بھر
نہ ملا۔"
اجنبی۔ "بڑی خوشی سے۔ اگر واقعی تمہیں
اُس شخص کی نسبت دریافت کرنے کا شوق
معلوم ہوتا ہے جو کسی طور سے اب تمہیں
مدد نہیں دے سکتا۔ تو بتاتا ہوں۔"
ڈینٹز۔ "ایسے نہ کہو۔ تم اپنے دل کی خوشی
سے میری تسلی اور تشفی کر سکتے ہو۔ مہربانی
کر کے مجھے بتاؤ۔ تم کون ہو؟"
اجنبی کچھ تبسم سے ہنسا اور پھر کہنے
لگا۔ "سنو میرا نام ایبے فیریا ہے۔ اور
بارہ میں جگہ سنہ ۱۸۱۱ء سے قید ہوں۔ اس سے
پہلے تین سال قلعہ فینسٹریل میں قید رہا

چکا ہوں ۱۸۱۱ء میں ہیٹی ماننٹ
واقعہ فرانس میں بھی تبدیل ہوا۔ اُس وقت
مجھے معلوم ہوا۔ کہ نپولین کی وہ آرزو
جسے ہر کوئی چاہتا تھا کہ پوری ہو۔ برآئی
اُس کے بیٹا ہوا۔ اور گہوارے میں ہی اُسکا
نام شاہ روم رکھا گیا یہ بدل جو تم
نے بیان کیا ہے۔ اس کی مجھے ہرگز ہرگز امید
نہیں تھی۔ یعنی چار برس کے بعد یہ عظیم
الشان طاقت خاک میں مل جائیگی۔ تو اُس
وقت فرانس میں کوئی حکمران ہے یا نپولین
ثانی؟"

ڈنبار۔ "نہیں لوئیس ہشتم"

اجنبی "لوئیس شاہ ہشتم کا بھائی
خدا کی راہیں کیسی نیاری ہیں کہ کس عظیم الشان
اور پوشیدہ بھید کے لئے اُس ذات کو پسند
آیا۔ کہ اُس شخص کو جس نے اسقدر بلندی
حاصل کی۔ خوار و ذلیل کرے۔ اور اُس
شخص کو جو خاک مذلت میں گرا تھا۔ اوج
عزت پر سرافراز کرے" جب ڈنبار نے
اُس کے مصائب سُنے اور اُن کے مدعا
پر سوچتے ہوئے اُسے پریشان خاطر دیکھا
تو وہ حیرت انگیز نظر اُس کی طرف
دیکھنے لگا۔

اجنبی "لیکن انگلستان میں بھی
ایسا ہی ہوا۔ چارلس اول کے بعد
کرامویل کی باری آئی کو [illegible]
چارلس دوم جا [illegible] ہوا اور

اور اُس کے بعد جیمس دوم اور
اُسکا جانشین اُسکا اور کوئی رشتہ دار
ہوا۔ اور پھر اُس نے ڈنبار کی طرف بہت
دانائی بھری نظر سے دیکھ کر کہا "آہ!
دوست یہ وہ تبدیل اور انقلاب ہیں۔
جن سے قوم آزاد ہوتی ہے جو کچھ میں
کہتا ہوں۔ اُسکی طرف کان لگائے رکھو۔
تم نوجوان ہو۔ اور میری باتوں کی صداقت تمہیں
جلدی معلوم ہو گی۔ ایسی ہی حالت
فرانس کی ہو گی۔ میں کہتا ہوں تم
اُسے عنقریب خود دیکھ لوگے"

ڈنبار "اگر یہ خدا نے کیا ہوا تو
غالباً دیکھ لونگا"

فیریا۔ "واقعی ہم قیدی ہیں لیکن
انسان کو کبھی کبھی میں بھول جاتا ہوں
اور بعض وقت ایسا بھی ہوتا ہے کہ
میں خیال ہی خیال میں اپنے تئیں اِن
دیواروں سے باہر دیکھتا ہوں۔ اور
اپنے تئیں آزاد پاتا ہوں"

ڈنبار "تم یہاں کیوں ہو"

فیریا۔ "کیونکہ میں نے ۱۸۰۷ء میں
وہی تجویز سوچی تھی جس پر نپولین نے
۱۸۱۱ء میں عمل کرنا چاہا۔ اور نپولین
کی طرح اطالیہ کا پولیٹیکل مطلع صاف
کرنا چاہا۔ اور دیکھا کہ اسکے چھوٹی چھوٹی
ریاستیں ہیں اور سب کو یکجا کر دیا جائے
اُس پر حکمران ہو [illegible] بڑی زبردست

اور عالیشان سلطنت بنانی چاہی اور
آخر اس لئے کہ میں نے خیال کیا کہ میں
نے سیزر بورجیا کو تاجدار کمینہ میں پا لیا
ہے اور وہ ایسا نکلا کہ سر سے خیالات
[illegible] کہ اس نے مجھے گرفتار کرا دیا
ایسا ہی الگزنڈر ششم اور کلیمنٹ
ہفتم کا ارادہ ہوا لیکن اب اسکی کبھی
تکمیل نہیں ہوگی کیونکہ انہوں نے
اسکا عبث قصد کیا اور نپولین اس
کام کی تکمیل نہیں کر سکا - اور اٹلی
کی قسمت منحوس معلوم ہوتی ہے اس
بوڑھے آدمی نے آخری الفاظ بڑی شکستگی
حالت سے کہے اور اسکا سر [illegible]
پس اس کے سینے پر گر گیا

ڈینٹز کو ان باتوں کی سمجھ نہ آئی اور
نیز یہ بھی نہ معلوم ہوا کہ ایک شخص
اپنی زندگی اور آزادی کو [illegible]
باتوں کے لئے [illegible] ڈال سکتا ہو
سچ ہے جو سلطنت [illegible] کے متعلق
[illegible] اس سے نام [illegible]
وہ اس سے بالکل نامعلوم تھے - بے شک
نپولین کی نسبت وہ کچھ تو جانتا تھا
اور اسکا باعث صرف اتنا تھا کہ اس نے
اسے دیکھا - اور اس سے باتیں کی تھیں
لیکن اور اشخاص جن کا اس نے نام
لیا تھا - ان کے ناموں سے بھی وہ نا
آشنا تھا -

ڈینٹز - (دار وغہ کی رائے کو اظہار کرتے
ہوئے) مہربانی کرکے [illegible] - والی کو مدنظر
رکھنا - کیا تم وہ پادری ہو جو تمام قلعہ
الیف میں دیوانہ سمجھا جاتا ہے"
فاریا - جواب - کیا دیوانہ سمجھا جاتا ہے"
ڈینٹز - (ہچکچا کر) میں نے اسکا کہنا پسند
نہ کیا"
فاریا - اچھا تو میں تمہارے سوال کا جواب
بخوشی دیتا ہوں اور میں اس بات کا اقرار
کرتا ہوں کہ قلعہ الیف کا میں ایک قیدی
[illegible]
کو [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
گورنمنٹ [illegible]
ڈینٹز (کچھ سوچ کر) [illegible] اور
خاموش رہا آخر اس نے کہا کیا
رہائی کی امید چھوڑ دی ہے"
فاریا - افسوس تم میرے ایسی باتیں یاد
دلاتے ہو کہ جو انہی خیالی اور [illegible]
ہیں - خاک میں مل گئیں - تم آپ کا پیدا
کرتے ہو - [illegible]
[illegible]
[illegible]

اور جو محنت شدہ بڑے پتھروں کو اُٹھانے
اور دور کرنے میں میں نے اُٹھائی ہے اُسے
میں جانتا ہوں کئی دن ایسے لاحاصل کاموں
میں میں نے بسر کر دیئے اگر رات تک میں
مٹھی بھر چونا لا رہا تو اُسے بڑا غنیمت سمجھا۔
اور خیال کیا کہ میں نے اپنی محنت کی مزدوری
کھری پائی مگر مٹی اور کوڑے وغیرہ کو چھپاتا
رہا ہوں ایک بار پیٹ کی طرف نہ منہ نہ آنے
سکے لئے اور اپنی محنت کو کوئیں میں ڈالنے
کے لئے مجبور ہوا۔ لیکن اب وہ کنواں بند
ہو گیا ہے اور میں خیال کرتا ہوں۔ کہ اگر مٹھی
بھر مٹی اُس میں ڈالی جائیگی تو یک بیک اُبل پڑیگا
اس بات پر خیال کرو کہ میں سوچتا تھا
کہ بس جو کچھ میں نے کرنا تھا سو کر لیا اور
بڑی کوشش اور بڑے استقلال سے کام میں
مصروف رہا تھا۔ اور اس وقت کہ مجھ کو کامیاب
ہونے کی اُمید تھی میں دیکھتا ہوں کہ مجھ کو
امید میں بالکل فنا کر دیا ہے لیکن اب
میں کہتا ہوں کہ خدا کی مرضی کے سوا اپنی
کسی بات کی کوشش نہیں کرونگا اور
اُسکی رضا میں راضی رہونگا۔
ڈیماپر نے اپنا سر نیچے جھکا دیا تاکہ اُسکا
ساتھی یہ نہ سمجھے کہ اُس کی قسمت لاحاصل
تابعدار ہونے پر اُسے کوئی رنج و ملال ضرور
ہوئی لیکن حقیقت میں وہ تو ملال لاحق
تھا۔ کیونکہ وہ خیال کرتا تھا کہ اگر آزادی
نصیب نہ ہو تو یہ وحشت تنہائی سے
رسائی ملی"
قائم رہا۔ ڈیماپر کی چارپائی پر گر گیا۔ اور دیر تک
خیالات میں مستغرق ہو کر حیران و پریشان
کھڑا رہا۔ بھاگنے کا ایک دفعہ بھی اُس کے
دل میں خیال پیدا نہ ہوا۔ کیونکہ بعض
باتیں ایسی ہیں جو ایسی ناممکن معلوم ہوتی
ہیں۔ کہ ایک لمحہ کے لئے دل اُن پر جمتا
نہیں پچاس فیٹ زمین کھودنا۔ اور ایسی
حالت میں تین سال صرف کرنا کہ اگر ایسی
میں کامیابی بھی ہو جاوے۔ تو ایسے کراڑے
پر پہنچا دے کہ جس کے نیچے سمندر رواں ہے
پچاس ساٹھ فیٹ کی بلندی سے کود پڑنا
اور پھر اسانہ کا خطرہ دل میں ہوتا کہ
سارا چٹان سے لگ کر ٹکڑے ٹکڑے نہ
ہو جاؤں اور سپاہیوں کی گولیوں کو نہ
لگانا اور بصورت ان مشکلات پر غالب
آنا ملنے پھر کنارے سے پرے پہنچنے کے لئے کم سے
کم تین میل کا فاصلہ تیر کے طے کرنا ایسی
خوفناک مشکلات ہیں کہ ڈینٹس نے کبھی ایسی
تجویز پر خیال بھی نہیں کیا تھا۔ بلکہ اپنے تئیں
موت کے حوالے کر دیا تھا لیکن ایک بوڑھے آدمی کو
دیکھ کر جو اپنی زندگی سے استقلال کیا کرتا
تھا اُس کے خیالات میں نئے سرے سے جوش
پیدا ہوا اُس کے سامنے ایک ضعیف اور
کمزور شخص کی مثال تھی جس نے ابھی تجویز
اختراع کی تھی کہ اگر ایسے شخص سے کہ جو
ستے غلطی نہ ہوتی تو وہ کامیاب ہو گیا ہوتا

اسی شخص نے کئی سال صرف کئے اور اتنا بڑا
کئے تھے [illegible] کہیں [illegible]
نہیں مل سکتی تو اگر ایک ادمی کی [illegible]
[illegible] اور [illegible]
اس [illegible] آسکے [illegible] کر [illegible]
فاریا نے [illegible] کر دیا تھا
[illegible] اس [illegible] آ [illegible] فاریا
نے [illegible] سال [illegible]
[illegible] دو [illegible] تھا اس کے
[illegible] فاریا [illegible] اور [illegible]
[illegible] فاریا کو
کہا تو کیا اگر ایک [illegible]
[illegible] کام [illegible]
[illegible]
[illegible] تھا
[illegible]
ہو سکتا تھا وہ یہ کام ایک [illegible] کر
سکتا تھا اور [illegible]
[illegible] اس نے پانی [illegible] کر دیا تھا
ایسی باتوں کو سوچتے سوچتے ڈانٹس نے اس
اولوالعزم ساتھی کی [illegible] عمل کرنے
کا ارادہ کر دیا - اور اس نے خیال کیا کہ
جو بات ایک [illegible] وہ کیا
سکتی تھی [illegible]
[illegible] کی [illegible]
میں [illegible] اس بات [illegible] نے
[illegible]

فاریا [illegible] اور اپنا سر اٹھا کر اس نے
ڈانٹس کی طرف دیکھا اور کہا مہربانی کرکے
مجھے بھی بتاؤ تم نے کیا دریافت کیا ہے
ڈانٹس وہ [illegible] جہاں تم نے کوٹھری کی
[illegible] راستہ بنایا ہے [illegible]
[illegible] اسی طرف ہے [illegible]
[illegible] کہا اس طرف کہاں ہے؟"
فاریا اس کے [illegible]؟"
ڈانٹس تو [illegible] تمہیں [illegible]
[illegible] اگر [illegible] اچھا ہوگا [illegible]
[illegible] اسی جگہ سے [illegible]
[illegible] اور [illegible]
[illegible] اپنی [illegible] کو خوب
[illegible]
[illegible] داخل ہو چکے اور اس
[illegible]
[illegible] کی [illegible]
[illegible] کہا [illegible]
تم نے اپنا [illegible] خوب [illegible] ہے تم
اب مجھے [illegible] دیکھو گے۔
فاریا۔ میرے [illegible] ذرا ٹھیرو [illegible]
[illegible] کی قدر جو
[illegible] رکھتا ہوں [illegible] اور میں
[illegible] کام [illegible] ارادہ رکھتا
[illegible] کرنا چاہتی
[illegible] ہوں [illegible]
[illegible] کام [illegible] کرنے [illegible]

[illegible]

وں کا کام [illegible] پہلے [illegible] وقت

جو وہاں آدمی مہربانی کر کے دریا [illegible]

تھیں اس وقت بڑھ کر کہا کہ میرے

ہاتھوں سے ایسا کام صادر ہو [illegible]

مطلوب کی نارضامندی کا باعث ہو اس

لیے کہ ایک [illegible] گناہ بھی کو آباد کرنا ہوا

ہوں۔ وہ شخص سے [illegible] کیا [illegible]

کے حکم کے لائق نہیں۔

ڈیمانڈر سے [illegible] کہا تم نے [illegible]

حال کو [illegible] کیا اس وقت تم

مجھ سے ملے ہو۔ اس وقت سے [illegible] کا مرکز

برباد کیا ہے۔

فرمایا نہیں [illegible] ہوتا ہی نہیں

[illegible] حال کرنا [illegible]

کہ [illegible] کر مارتا [illegible]

آہ [illegible] نہیں۔ [illegible]

کرنا اور بچے کو گرانا گناہ تصور نہیں کیا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ہوئیں

ڈیمانڈر۔ کیا ممکن ہے کہ جب تمہاری آنکھوں

ملی ہو۔ اور کوئی چیز تمہاری [illegible]

تو تم [illegible] اسے [illegible] کرو۔

فرمایا۔ مجھے بتاؤ۔ کس بات نے تمہیں

[illegible] کہا [illegible] پانی سے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ڈیمانڈر [illegible] بات [illegible] آسی

[illegible]

[illegible] کی طرف [illegible] ہیں پہلے

[illegible] سے [illegible]

[illegible]

[illegible] ہے۔ [illegible]

کی [illegible] ہے۔ انسان کے ہاتھ سے کہ لیے

آ سکتا ہے کہ اس کی رسائی [illegible] ہے اس

والی عقل [illegible] وہ اس [illegible]

کہ [illegible] ہوتا ہے جو

[illegible] کے لائق

[illegible] انسان [illegible]

[illegible] ہی باعث نہیں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کیا

سالار کی دو قسمیں بھی ہیں۔ ایک وہ جو

صرف زبان سے نکلتے ہیں۔ اور دوسرے

وہ جو دل سے نکلتے اور دل میں داخل ہوتے

ہیں۔

[illegible] سے [illegible] ہوا [illegible]

ہے جس سے لوگوں کی آزادی کے حصول کے
تمام واقعات درج کی ہے جو میری نظر آچکی
ہیں۔ اُن واقعات میں سے اکثر سے یہی معلوم
ہوتا ہے جو آخر قیدی کی آزادی میں پیدا
ہوگئی ہیں اسکا باعث تعجیل ہوئی ہے یعنی
ایسی جلدبازی جو ایسے کاموں میں بالکل
روا نہیں۔ وہ لوگ جو جلدی سے بھاگ گئے ہیں
کامیابی حاصل کی ہے اُن کی کارروائیاں
بڑی مدت سے غور و خوض ہوا ہے۔ اور وہ
ترتیبوار درست ہو چکی ہیں۔ مثلاً جیسے کہ
ڈیوک ڈی بیوفورٹ کا ونسینیز کے قلعہ
سے بھاگنا۔ اور ابی ڈوبکی کا فورلیویک سے
اور لاٹوڈ کا باسٹیل سے اور ایسی ہی کئی مثالیں
ہیں۔ اور میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ
اتفاق سے بعض وقت ایسے موقعے ہاتھ
لگ جاتے ہیں کہ جنکا کبھی خیال بھی نہیں
ہوتا۔ اسلئے ہمیں چاہئیے کہ کسی عمدہ وقت
کا انتظار کریں۔ اسباب پر اعتماد کریں
میں تمہاری نسبت آزادی کا زیادہ خواہاں
نہیں ہوں"

ڈینٹیز۔ آہ! اس انتظار میں کھینچ کر کتنا
اس کام میں لگا رہا ہے جس میں تم نے اپنی
شامل مصروف کیا اور جب تم نے سوچا
گئے تو اسکا تدارک کر دل کو تسکین دیتے ہو

فیریا۔ تم میری بات پر اعتماد کرو۔ میں
اپنی طبیعت کو بیکار نہیں دیتا

ڈینٹیز۔ تو تم نے کیا کیا ہے؟"

فیریا۔ میں لکھ رہا تھا"

ڈینٹیز۔ تو کیا تمہیں کاغذ قلم دوات بھی
ملی؟"

فیریا۔ نہیں میرے پاس کچھ نہیں
تھا میں نے سب کچھ اپنے پاس سے اختراع
کیا"

ڈینٹیز۔ کیا تمہارا یہ کہنے کا یہ مطلب ہے
کہ تم ان سب چیزوں کو اختراع کر سکتے ہو
کیونکہ دوات کاغذ وغیرہ تو بلا مدد کہیں
میسر نہیں آسکتے۔

فیریا۔ میں واقعی ٹھیک کہتا ہوں"

ڈینٹیز نہایت حیران اور متعجب ہو کر
اس کے منہ کی طرف تکنے لگا۔ جسکا ہاتھ
معلوم ہوتا تھا۔ کہ سادہ ہے مگر اس کے
دل میں ابھی تک شک تھا جسے فاریا
نے دانائی سے معلوم کر لیا۔

فیریا۔ دوست جب تم میری کوٹھڑی
میں آؤ گے۔ تو میں یہ سب باتیں تمہیں
دکھلاؤنگا ہاں میں ابھی سب باتیں
دکھلاؤنگا۔ میری زندگی کے غور و خوض
کے نتائج ہیں اُن میں سے اکثروں
کی بنیاد روم کے تماشاگاہ کے کھنڈرات
پر میں نے رکھی ہے جو ونیس میں
سینٹ مارک کے دامن میں ہے اور
آرنو کے کنارے پر فلورنس میں ہیں
افسوس مجھ کو کبھی خیال نہیں تھا کہ داخلہ
الغرض میں ان باتوں سے میرے کام آیا؟"

وہ دستہ جس کا میں ذکر کر رہا ہوں اُس کا
نام ہے "رسالہ در بارہ تمام الطالبہ کی ایک
سلطنت کے بنانے کے امکان میں" جس کی
ایک بڑی لطیف کی ملی جوڑی کتاب بن سکتی
ہے۔"

ڈنشٹ۔ اور تم نے سب کچھ کس پر لکھا ہے؟

فابریا۔ اپنی دو قمیصوں پر میں نے ایک
ایسا مصالح ایجاد کیا ہے کہ جس سے کپڑے
پر لکھنا ایسا آسان ہے جیسے کہ کاغذ پر۔

ڈنشٹ۔ تو پھر کیسا اگر ہو گئے۔

فابریا۔ کسی ندرت میں بوتسر کو جانتا ہوں
جو کتابوں کا عالی دوست تھا۔

ڈنشٹ۔ لیکن ایسی تصنیف کے لئے کتابوں
کی ضرورت ہوتی ہے کیا تمہارے پاس
کوئی تھی۔

فابریا۔ روم میں میرے کتب خانے ہیں
لیکن ان سب کو اب یاد کر کے اتنا معلوم
ہوا کہ [illegible] ایک سو پچاس کتابیں ٹھیک
انسان کو جو علوم [illegible] اگر ہو سکتی
ہے [illegible] باتوں کی [illegible]
ہے جن سے فائدہ [illegible] ضروری
ہے میں نے ان ایک سو پچاس کے مطالعہ
میں میں سال بسر کئے یہاں تک کہ وہ مجھے
زبانی یاد ہو گئیں [illegible]
میں پڑا [illegible] ان کی [illegible]
[illegible] ایسی تمام
ہو گئی [illegible]

ہیں۔ میں انہیں وہ سب پڑھ کر سنا
سکتا ہوں۔ اور پھر ان میں سے مشہور
کتابوں کے نام لئے۔

ڈنشٹ۔ ان کتابوں کو پڑھنے کے لئے ضرور
تم مختلف زبانوں پر حاوی ہو گے۔

فابریا۔ ہاں میں پانچ زبانیں مروجہ
جانتا ہوں یعنی فرانسیسی۔
اطالی انگریزی ہسپانی۔ قدیم
یونانی کی مدد سے میں نے حال ہی کی یونانی
سیکھی جیسی میری آرزو ہے ویسے
میں اُسے بول نہیں سکتا۔ لیکن میں اس کے
حصول کی کوشش کر رہا ہوں۔

ڈنشٹ۔ حصول کی کوشش کر رہا ہوں۔
یہ کیسے؟

فابریا۔ کیونکہ جو لغات مجھے آتے تھے۔ میں
اُن کی لغت بنائی اور [illegible]
کر لیا [illegible] اپنے خیالات
کے ذریعے ظاہر کرنے شروع کئے مجھے [illegible]
[illegible] الفاظ [illegible] جن کا [illegible]
[illegible] گو میں جانتا ہوں کہ [illegible]
لغتوں میں [illegible] الفاظ ہوں گے۔ مجھے
اس میں کمال کی خواہش نہیں لیکن ہاں
اتنی ہے کہ اپنا مافی الضمیر [illegible] کے ذریعے
ظاہر کر سکوں گا اور یہی بات مجھے چاہیئے

ڈنشٹ کو [illegible] ہوا۔ اور وہ
خیال کرنے لگا کہ [illegible] اچھا ہوا
کہ [illegible] [illegible] قدیم

لکھتا ہے پھر بھی نہ آسمان کے انسانی سطح
کے برابر اُسے لانے کے لئے اُس نے کہا
تو کبھی تمہارے پاس قلمیں نہیں
تھیں۔ تو تم نے وہ [illegible] کا ذکر
ذکر کیا ہے۔ کیسے لکھی۔
ولبریا میں نے بہت عمدہ قلمیں بنائی
تھیں آپ نے۔ اگر ایک دن میں اُن کا نام لکھوں
گا تو وہ انہیں سچ دیکھیں گے۔ تم جانتے
ہو کہ کیسے بڑی سب [illegible]
دن میں کھانے کے لئے ملا کرتی [illegible]
ان [illegible] کے سروں کی کتر کر رکھ
لیتا ہوں۔ تم اُس جوتی کا [illegible]
جو مادہ [illegible] اور [illegible] کی آہٹ سے مجھے ہوا
کرتی تھی کیونکہ ایسے دنوں مجھے [illegible]
کے ڈھیر سے کے ٹکڑا لینے کا ڈر لگا رہتا
تھا۔ کیونکہ [illegible] کسی [illegible] کے [illegible]
تمہارے آگے بیان کرتا ہوں کہ [illegible]
[illegible] ہی [illegible] تسلی [illegible]
آرام بھی [illegible] گذشتہ [illegible]
[illegible] کر [illegible] کے حال کا [illegible]
[illegible] اور [illegible] کا [illegible]
آباد [illegible] اور [illegible] تمہاری [illegible]
تو مجھے [illegible]
[illegible] کی کوٹھڑی میں [illegible]
یا [illegible] کر [illegible] ہوں"
[illegible] لگانے [illegible]
اُسے کہ [illegible] فاسل کھا [illegible]

ولبریا۔ اُس کی نسبت بھی میں تمہیں بتاؤں گا
پہلے میری کوٹھڑی میں ایک جولاہا تھا لیکن
[illegible] اُس [illegible] میں [illegible] آیا [illegible] وہ
[illegible]۔ ممکن ہے۔ کہ بہت سالوں تک وہ
کام میں آتا رہا ہو۔ کیونکہ ایسی پکی سیاہی
اُس سے لگی ہوئی ہے۔ اُس [illegible] سیاہی
کر اتوار کے دن جو شراب میرے لئے آتا
کرتی تھی بچا کر رکھا کرتا تھا۔ اور میں تمہیں
یقین دلاتا ہوں۔ کہ بہت عمدہ سیاہی بن
جاتی تھی۔ [illegible] اوقات کے لئے میں
[illegible] کرنی چاہئے۔ میں نے
اپنی ایک انگلی سے خون نکالا۔ اور قلم کو
[illegible] کرنے کے لئے خون سے لکھا
[illegible] چاہئے میں تمہیں دکھلا
سکتا ہوں۔

تو حوال [illegible]

ولبریا تو [illegible] آؤ اس کے
[illegible] میں [illegible] راست میں [illegible]
[illegible] کی [illegible] ہو گیا۔
[illegible] اس [illegible] پیٹ [illegible]"

تیسواں باب

(ولبریا کی کوٹھڑی)

آج [illegible] روز راستے میں سے آسانی
[illegible] کہ [illegible] میں وہ [illegible] کوٹھڑی

ہو سکے تھے۔ دوسرے شہزادے سرادیسے کی پرلی
طرف ہو گئے جس سے فاروا کی کوٹھڑی کو
راستہ جاتا تھا۔ اُس طرف سے سوراخ
تنگ تھا اور مشکل سے ایک آدمی کا ہاتھ
اندر جا سکتا تھا اُس میں۔ [illegible]
فاروا کی کوٹھڑی کا دروازہ پتھروں والا
تھا اور قیدیوں کے وہ کام جیسے [illegible]
اہتمام سے دیکھتا تھا تاریک گرتی میں
ایک بڑا پتھر کھسکا کر کے سر انجام کیا تھا۔
جب وہ اپنے دوست کی کوٹھڑی میں
داخل ہوا۔ تو [illegible] اور
حیرانی سے [illegible] کو دیکھ کر اٹھ
جلدی سے نظر کی۔
"فاروا ابھی [illegible] ہے۔ کوئی گھنٹہ بھر
رکھ سکتی ہو [illegible] ابھی سوا بارہ
بجے ہیں۔ اُس کے آس کیسے پہلے [illegible]
ہو سکے کچھ آگا۔ تو نیچا گھڑی تک
میں رکھی ہوئی ہے جس سے [illegible]
ٹھیک طور سے وقت بتلاتا۔
فاروا۔ اِس کمرہ کی طرف دیکھ رہی وہ بڑی
کوٹھڑی میں آرہی ہے۔ اور پھر اُن سطور
کی طرف نظر ڈالو۔ جو اس کی دیوار پر
کھودی ہوئی ہیں۔ اِن سطور کے نیچے
سے جو زمین کی دُگنی حرکت سے [illegible]
رکھتی ہیں۔ اور نیز اس شکل ہموری
جو سوراخ کے گرد اس کی ہوئی۔ اس سے
میں گھڑی کی [illegible] طور

وقت بتلا سکتا ہوں۔ اور وہ تو حرکت
کرتی کرتی خراب ہو سکتی۔ اور گھڑیاں بگڑ جاتی
ہے۔ مگر سورج اور زمین اپنے مقررہ
راہوں سے کبھی بدلتے نہیں"
"آدمی کا بانی شکر گزار [illegible]
ہو گیا تھا۔ وہ صرف اتنا معلوم تھا کہ
سورج مشرق سے چڑھتا۔ اور مغرب
میں جا غروب ہو جاتا ہے۔ اور وہ حرکت
کرتا ہے۔ زمین حرکت نہیں کرتی۔
اُس کرہ کی دُگنی حرکت جس میں وہ
[illegible] رکھتا تھا اور ہوا سے بالکل
[illegible] نہیں ہوئی تھی۔ [illegible] بالکل
[illegible] معلوم ہوتا تھا۔ لیکن چونکہ
ابھی تک اُس نے اپنے ساتھی کے
[illegible] نہیں سمجھ سکے تھے
اس لیے جو کچھ اس کی اصول سے نکلتا تھا۔
علم کے [illegible] سے اُسے معمور پاتا تھا۔
اور [illegible] کہ ان عجائبات کو ایسے طور
سے [illegible] اور [illegible]
کے [illegible] اس کے اصل [illegible]
دیکھ سکے
[illegible] اور وہ [illegible]
[illegible]
کہا [illegible]
[illegible]
فاروا [illegible] اور ایک [illegible]
[illegible] کی طرف [illegible]

مدد سے ایک لمبا پتھر اٹھایا جو واقعی اسی
کام کے لئے کام آیا کرتا تھا اس کے نیچے
ٹپ گہرا گڑھا بنا ہوا تھا اور اس میں وہ
اسٹار پڑی ہوئی تھیں جن کا ڈینٹیز کے
پاس اس نے ذکر کیا تھا

فاریا: "اور کیا دیکھنا چاہتے ہو"؟

ڈینٹیز - "اطالیہ کی سلطنت کے بارے
میں تمہاری تصنیف"

فاریا - نے اسوقت کپڑے کے چار پانچ
ملبوں سے نکالے انہیں ایک دوسرے پر رکھا
ہوا تھا جیسے پاس کے کاغذ کی طومار
کے صندوقوں میں ہوتی ہے مگر یہ
ٹکڑوں میں منقسم تھے ان کا عرض
چار انچ اور طول اٹھارہ انچ تھا
ان سب پر نہایت احتیاط کے ساتھ
نمبر لگا ہوا تھا - اور ایسی عمدگی سے ان
پر لکھا تھا - کہ ڈینٹیز آسانی سے پڑھ
سکتا تھا - اور اسکا مطلب سمجھ سکتا تھا
وہ سب تحریر اطالی میں تھی - اور چونکہ
وہ پرماونس کا باشندہ تھا - اس
زبان کو جانتا تھا

فاریا - دیکھو تصنیف ختم ہو گئی ہے -
ایک ہفتہ گذرا - کہ اس کے آخری صفحہ
پر میں نے ختم شد لکھا ہے - اس کام
کے لئے میں نے اپنی دو قمیصیں پھاڑی
تھیں - اور جس قدر رومال دستیاب ہو
سکے - اور پھر جا کر ان ٹکڑوں کو ختم کیا ہے

اگر میں آزاد ہو جاؤں - اور کوئی مطبع یا کارخانہ
کا مالک مجھے مل جاوے - جو اس کی اشاعت
کی جرأت کرے تو میرا نام ہمیشہ کے واسطے
کبھی نہیں مٹے گا -

ڈینٹیز - خوب اب مجھے وہ قلم دکھلائیں
جن سے تم نے یہ سب کچھ لکھا ہے"

فاریا - دیکھو اور نوجوان کو ایک پتلی سی
چیز دکھلا کر جو قریب چھ انچ کے لمبی تھی
اور رنگساری کے برش کے دستے کے برابر
تھی - اس کے سرے سے وہ کری ہڈی جسکا
اس نے پہلے ڈینٹیز سے ذکر کیا تھا بندھی
تھی اسے نوکدار بنایا ہوا تھا اور اس کے
سرے کو چونچ کی طرح شگاف کیا ہوا تھا
ڈینٹیز نے نہایت غور سے کرتے ہوئے
اسے ملاحظہ کیا - اور پھر اس اوزار کی
طرف دیکھنے لگا - جس سے اس کی ایسی
عمدہ صورت بنائی گئی تھی -

فاریا - اور میں دیکھتا ہوں تم تعجب
کر رہے ہو - کہاں سے مجھے چاقو ملا تو کیا
تم نہیں تعجب کر رہے - میں اقرار کرتا ہوں
اور کہتا ہوں کہ جو کچھ میں نے مکمل کیا
ہے ان سب میں میری دانائی اس
کے لئے سب سے زیادہ صحیح ہوئی - یہ چاقو میں نے
اسے اور اس چاقو کو ایک پرانے لوہے
کی لکڑی سے بنایا تھا چاقو استرے کی
طرح تیز تھا - اور دوسرے چاقو کے دو کام
تھے - وہ نشتر کا بھی کام دے سکتا ہے اور

ہاتھ کا بھی

ڈینٹز - نے اُن مختلف اشیاء کو جو اُسے
دکھلائی گئیں۔ ویسے ہی لو لگا کر دیکھا
جو مارسیلز کی دوکانوں میں بکا ساتھ
اور یا دور دراز جنوبی سمندروں کے جہاں سے
مختلف سوداگر انہیں لالا کر بیچا تھا
فاریا - سیاہی کی نسبت تو میں تم سے
ذکر کیا ہے کہ کیسے میں نے اسے بنایا
جب کبھی اس کی ضرورت پڑتی ہے۔ بنا لیا کرتا
ہوں"
ڈینٹز ایک اور بات ہے جو مجھے حیران
کر رہی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ کیسے بلا
روشنی کے ان تمام چیزوں کو تم نے سر
انجام کیا ؟ -
فاریا - میں راتوں کو بھی کام کرتا رہا -
ڈینٹز - کیا خدا کے لئے تمہاری آنکھیں
بلی کی سی ہیں کہ تم رات کو دیکھ سکتے ہو"
فاریا - بلی کی سی تو نہیں مگر خدا تعالیٰ نے
انسان کو جو عقل سے ممتاز کیا ہے جس سے
وہ کام لے سکتا ہے میں نے اپنے لئے ایک
روشنی تیار کر لی تھی۔ جیسے تم دیکھ رہے ہو
کہ بتی رکھی ہے
ڈینٹز - بس خدا کے لئے مجھے بھی بتاؤ"
فاریا - جو گوشت مجھے ملتا تھا۔ اُس کی چربی
کو میں جدا کر لیتا تھا - اور اس سے تیل کا
کام لیتا تھا - وہ دیکھو میرا چراغ ہے"
یہ کہہ کر فاریا نے اسے ایک چراغ دکھایا

جو اُن لیمپوں سے جو مجھے ملتا تھا [illegible]
میں استعمال کیا کرتے ہیں
ڈینٹز لیکن تم آگ روشن کیسے کیا کرتے
ہو؟"
فاریا ایک حقیقی [illegible]
ہوئے کپڑے کے ٹکڑے سے
ڈینٹز اور تمہاری دیا سلائی
فاریا - میں انہیں آسانی سے تیار کر لیا
کرتا تھا - میں نے بہانہ کیا - کہ میرے جسم
پر جیسی کھجلی ہوئی ہے اور گندھک
مانگی - جو مجھے فوراً مل گئی ڈینٹز نے اُن
چیزوں کو جو اُسے دیکھنے کے لئے دی گئیں
میز پر آسانی سے رکھ دیا - اور اپنے سر کو
سینے پر ڈال کر کھڑا ہو گیا - وہ اپنے
دوست کی عقل پر سوچتا تھا - اور بے چینی
میں غوطہ زن ہو رہا تھا -
فاریا - تم نے ابھی تک سب کچھ نہیں
دیکھا - کیونکہ میں نے اسے عقلمندی خیال
کیا کہ اپنے تمام خزانوں کو ایک ہی جگہ
میں پوشیدہ رکھوں [illegible]
اور پھر دیکھا کہ میں نے اور کیا کچھ
کیا ہوا ہے"
ڈینٹز نے اس پتھر کو جس کا اٹھانا تھا
میں اُس کی امداد کی - فاریا نے اس کے
اٹھائے جانے کے نشانات کو محو کرنے کے
لئے کچھ راکھ بکھیر دی - اور اسے دوسری
جگہ کے ساتھ یکساں بنانے کے لئے اس پر

خوب پاؤں میں اور پھر اپنی چارپائی کی طرف
جاکر اس نے اُسے اُس جگہ سے جہاں وہ
تھی ہٹا کر چارپائی کے سر کے نیچے اور قلعے
پتھر سے جڑی کے ساتھ ڈھانپے ہوئے کہ
کسی کے دل میں شبہ تک نہ گذرے ایک
کھودی ہوئی جگہ نکلی اُس جگہ میں ایک
رسی کی الگنی تھی جسکی لمبائی بیس فٹ
ہوگی ڈنٹاز نے خوب غور سے اسکو ملاحظہ
کیا اور اسے لوہے کے سر دستہ کے ساتھ کیلی
خوب مضبوط پایا۔

ڈنٹاز۔ اس کام کے سرانجام کیلئے
کس [illegible] سامان بہم ہو گیا تھا

فاریا۔ سوائے [illegible] سے [illegible]۔
میں نے اپنی کئی قمیصوں کو پھاڑا اور اپنی
چارپائی کے بستروں کی چادروں کے
دھاگے کھولے اور اُسوقت جبکہ [illegible]
میں [illegible] تھا۔ یہ کام سرانجام
کیا۔ جب میں اس قلعہ میں آیا۔ تو میں
اُن ٹکڑوں اور چادروں کے دھاگوں کا
[illegible] کر کے لے آیا پس یہاں میں نے اس
کام کو میں نے مکمل کر دیا

ڈنٹاز۔ کیا یہ معلوم نہ ہوا۔ کہ تمہاری چارپائی کی چادروں
سے دھاگے نکلے ہوئے ہیں

فاریا۔ نہیں کیونکہ جب میں نے ان
دھاگوں کو [illegible] سے نکال لیا۔
تو پھر میں نے اس جگہ کو فیتے کا [illegible]
بنا دیا۔

ڈنٹاز۔ کس چیز سے؟

فاریا۔ اُس سوئی سے" اور اپنے پھٹے ہوئے
کپڑوں سے ایک لمبی تیز سر والی پتلی کے
سر کی ہڈی جس میں دھاگے کے لئے ناکا بھی
بنا ہوا تھا۔ اور جو کسی قدر اُس کا اسباب بھی
تھا۔ ڈنٹاز کو نکالکر دکھلائی۔ اور کہا ایک
دفعہ میرے دل میں خیال پیدا ہوا۔ کہ ان
لوہے کی سلاخوں کو اُن کی جگہ سے ہٹادوں
اور اس تاکی کے راستے سے نکل جاؤں۔ تم
دیکھتے ہو۔ یہ تاکی تمہارے سے ذرا کشادہ ہے
اور اگر میں چاہتا۔ تو اُسے اور کشادہ کر سکتا
تھا۔ مگر میں نے خیال کیا۔ کہ اس سے صرف
اتنی بات ہوگی کہ اندرونی احاطہ میں جا
پہنچونگا۔ اور چونکہ یہ تجویز [illegible] ہے اور خطرہ
سے پُر تھی۔ اس لئے میں نے اُسے بالکل
چھوڑ دیا۔ تاہم اس الگنی کو میں نے احتیاطاً
سے آئندہ موقعوں کے لئے رکھ چھوڑا
ہے جنکی نسبت ابھی میں نے تم سے ذکر
کیا۔ کبھی موقعہ ہاتھ ہی لگ جایا کرتا ہے
جب وہ اس الگنی کو نہایت غور سے دیکھ
رہا تھا۔ تو اس کے دل میں یہ خیال بڑے
جوش سے پیدا ہوا۔ کہ ایسا عقلمند اور
دانا شخص جیسا کہ فاریا ہے۔ اس کی قضا
کے تاریک قانون میں نظر دوربین سے
دیکھے۔ تو وہ اسبات کے قابل ہوگا۔ کہ
اس راز کو ظاہر کردے جسکا اس کے
ساتھ تعلق تھا۔ اور جسے اس نے سمجھنے کی

بے فائدہ کوشش کی تھی۔

فادریا۔ (اپنے ساتھی کو تحیر میں غوطہ زن دیکھ کر اور مسکراتے ہوئے) تم کیا خیال کر رہے ہو؟

ڈینٹیز۔ اول تو میں یہ خیال کر رہا تھا۔ کہ اس کامل درجے کے کمال پر پہنچنے کے لئے تم نے بڑی دانائی اور قابلیت خرچ کی ہوگی۔ جب تم نے قید میں ہونے یہ کمال حاصل کیا۔ تو اگر تم آزاد ہوتے تو کیا کچھ نہ کر سکتے؟

فادریا۔ پھر میں کچھ نہ کر سکتا۔ آزادی میں میرا دماغ بیوقوفی کے انجرات سے پُر رہتا۔ انسانی عقل کی تہ کے معلوم کرنے کے لئے مصائب اور تکالیف اور حرارت کی ایسی بڑی ضرورت ہے۔ جیسے بارود کو آگ لگنے کے لئے دباؤ درکار ہوتا ہے۔ قید سے میرے دل کی تمام قابلیتیں یکجا اکٹھی ہو گئیں۔ اور جیسا کہ تم جانتے ہو۔ بادلوں سے بجلی نکلتی ہے۔ بجلی سے روشنی پیدا ہوتی ہے۔ اور خواہ ہم کتنی ہی تاریکی میں ہوں منور ہو جاتے ہیں"

ڈینٹیز۔ افسوس نہیں میں نہیں جانتا کہ یہ باتیں اس قدر ترتیب سے پیدا ہوتی ہیں۔ آہ! میں کیسا جاہل ہوں اور واقف نہیں اس علم کے لئے جو تمہیں حاصل ہے۔ مبارک ہو؟

فادریا۔ مسکرایا اور کہنے لگا۔ سوائے میری تعریف کرنے کے ابھی تم نے ایک اور خیال کا اظہار کیا تھا

ڈینٹیز۔ ہاں"

فادریا۔ تم نے ابھی صرف مجھے ایک سنایا ہے اور بھی سناؤ۔

ڈینٹیز۔ وہ یہ تھا کہ جب تم اپنی زندگی کے واقعات مجھ سے بیان کر رہے تھے تم میری زندگی کے حالات سے بالکل ناواقف تھے۔

فادریا۔ میرے نوجوان دوست تمہاری زندگی ایسے طور سے بسر نہیں ہوئی۔ کہ اس میں واقعات عظیم ظہور پذیر ہوئے ہوں گے

ڈینٹیز۔ واقعات عظیم اس میں کیا ظہور پذیر ہوئے ہیں۔ شکستہ میں رنج و محن میں مبتلا ہوں۔ میں خدا کو تو اس بات کا الزام نہیں لگاتا کہ اس نے ایک بے گناہ اور غریب کو مفت میں ان تکالیف میں مبتلا کیا مگر اسے ضرور لعنت کرتا ہوں جس کے ہاتھوں مجھے ان تمام تکالیف کا سامنا ہوا

فادریا۔ تو پھر تم اس قدر بے گناہ ہونے کا اقرار کرتے ہو جس کا تمہیں الزام لگایا

ڈینٹیز۔ ہاں اور اس کی میں اپنی دو عزیز جانوں کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ یعنی اپنے باپ اور مرسڈیز کی"

فادریا۔ (اس پر [illegible] نگاہ کو [illegible] اپنی [illegible] اس [illegible] کا کر) [illegible]

داستان سناؤ"

ڈملر نے کہا بہت اچھا اور اسی طرح
اُس کے آگے بیان کرنے لگا۔ لیکن اُسمیں
اُسی شہر کا بیان تھا۔ جو اُس نے پہلے بیان
کی طرف کیا تھا۔ اور باسواسطہ اُس کے اُن
[illegible] شہروں کا حال آسٹریا کی طرف اس
[illegible] بیان کیا کہ وہ اپنے شہر آمدی کی
[illegible] پر پہنچا۔ کسان لبکلیس کی خواست
کا ذکر کیا۔ اور اس کی طرف سے گیسپیڈ
[illegible] یعنی شہنشاہ کی طرف ایک مکتوب
لے کے جا لیگا اور پھر یہ کہ کیسے اُس نے
اس سے ملاقات کی اور سمجھایا کہ اُسکی
[illegible] کے ام لویشر کی طرف ایک خط
لا کے ایسپانز میں آکے اور اپنے باپ
سے ملاقات کرنے میں سیڈ الحر کی محبت
اور اُس کے ساتھ شادی کرنے اور اُس
کی [illegible] گرفتاری کا حال بیان کیا۔
[illegible] میں خصوصی تختہ جات کا حسن
[illegible] وہ علم الہیئت میں آکر ختم ہو گیا۔
اس کے آگے وہ [illegible] لیکن اُس وقت تک
جو کچھ اُس نے کہا تھا۔ اُسنے اسی پریشانی
اور رنج [illegible] کی وجہ سے کچھ یاد نہیں رہا
اُسے اتنا تو یاد تھا۔ کہ [illegible] نے
[illegible] کیا [illegible] ہو گیا ہے۔ اُس کی
[illegible] ختم ہوئی اور [illegible] کیا اس
[illegible]
[illegible]

دلیل ہے کہ جس کو تھوڑی دیر ہوئی۔ میں
تم سے بیان کر رہا تھا۔ کہ جب تک برے
خیالات درحقیقت کسی کے دل میں جڑ نہیں پکڑتے
انسانی فطرت اپنی حالت معصومیت میں
جُرم سے نفرت رکھتی ہے مگر ایسے بُرے کام
[illegible] اختیار میں آئیں۔ اور چھوٹے
مذاق ایسے پیدا ہوتے ہیں۔ جو کبھی کبھی
اسقدر زبردست ہو جاتے ہیں۔ کہ ہم میں
جسقدر نیک خیالات ہیں۔ انہیں بالکل
دبا لیتے ہیں جن کے سبب آخر ہم گناہ
میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ جب اس طور سے
غور کرکے دیکھیں۔ تو وہ مسئلہ جس کا ذکر کیا
ہے۔ پیدا ہوتا ہے کہ اگر تم کسی بُرے کام
کے بانی کو دریافت کرنا چاہو۔ تو پہلے اس
بُرے آدمی کی تلاش کرو جس نے کہ جس
میں اس بُرے کام کا لگتا یا کسی طور سے
فائدہ ہوتا اس مسئلہ کو اپنی حالت سے
حساب کرکے دیکھو تمہاری عدم موجودگی
سے کسے فائدہ ہو سکتا تھا۔

ڈینیز۔ کسی کو بھی نہیں۔ کیونکہ میرے جیسے
گمنام آدمی کو کون گرفتار کرا کے پرواہ کرتا

فاریا۔ اس طور سے گفتگو نہ کرو۔ کیونکہ
تمہارے جواب سے منطقی معلوم ہوتی۔
اور نہ دانائی [illegible] عمر نوجوان دو
دنیا میں جسقدر [illegible] پائی جاتی ہیں
[illegible] بادشاہی
[illegible] اپنے حالات سے [illegible] کرلے

کے لیے ایک روگ ہوتا ہے۔ ایک جھونپڑی
میں رات بسر کرنا اپنے تک جسکے وارث کو
اسکا اقرار دیا گیا ہو انسانوں سے اس کی
آرزو رکھتا ہے۔ اس بادشاہ کی وفات
کے بعد اسکا وارث نمودار ہوتا ہے
جب جھونپڑی کا مالک مرجاتا ہے۔ تو اس کا
وارث بھی موجود ہوتا ہے۔ اور جھونپڑی
کو اپنے قبضہ میں لاتا ہے۔ وہ جھونپڑی
اس کی ملکیت ہوتی ہے۔ اور وہ اسے
بادشاہ کے تخت کے مساوی ہوتی ہے۔ ہر
ایک شخص اعلیٰ سے لیکر ادنیٰ تک اس زندگی
میں ایک ہی معاشرتی زندگی کا رکھتا ہے
اور اس کے اردگرد دنیا کی چھوٹی دنیا بھی
ہوتی ہے جیسے جسٹس تفالی اور [illegible]
بشری پر ہوتے ہیں لیکن ہم تمہاری دنیا
کی طرف متوجہ ہوتے ہیں تم کہتے ہو۔ تم جہاز
کے جہاز پر کپتان ہو جاتے تھے۔

ڈینٹز۔ ہاں۔

فابریا۔ ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی
سے شادی کرنے والے بھی تھے

ڈینٹز۔ ٹھیک

فابریا۔ اب کہ اگر کوئی ایسا شخص ہے جو اس [illegible]
کی تکمیل میں سدراہ ہو جسے کوئی فائدہ
پہنچ سکتا تھا۔ لیکن اوّل یہ امر طے کرنا
چاہیئے۔ کہ وہ کون ہے جو جہاز کا کپتان بننے
سے انہیں روکنے کے لئے کسے فائدہ ہو سکتا
تھا تم کیا کہتے ہو

ڈینٹز۔ میں نہیں یقین کرتا۔ کہ ایسی صورت
ہو۔ مجھے عموماً جہاز پر ہر کوئی پسند کرتا تھا
اور اگر ملاحوں کو کپتان کے منتخب کرنے
کے لئے کوئی بات ہوتی۔ تو مجھے یقین تھا
کہ مجھے ہی وہ ترجیح دیتے۔ ایک صرف
ایک شخص تھا جسے مجھ سے کچھ نفرت تھی
کچھ عرصہ پیشتر اس سے میری لڑائی
ہوئی تھی۔ اور میں نے اسے لڑائی کے
لئے بھی بلایا تھا۔ لیکن اس نے انکار
کیا۔

فابریا۔ اب خوب بات کہنے لگے اس
آدمی کا کیا نام تھا

ڈینٹز۔ ڈینگلرس۔

فابریا۔ اس کا عہدہ جہاز میں کیا تھا

ڈینٹز۔ وہ جہاز کا منتظم تھا۔

فابریا۔ اگر تم کپتان ہوتے تو کیا تم اسے
اس کی جگہ پر رہنے دیتے؟

ڈینٹز۔ اگر میرا اختیار ہوتا۔ تو میں اسے
نہ رہنے دیتا کیونکہ اس کے حساب میں بہت
غلطیاں ہوا کرتی تھیں۔

فابریا۔ خوب اب مجھے یہ بتاؤ۔ کہ جب
کپتان لیکلر سے آخری وقت باتیں کرتے
تھے تو کیا کوئی اسکے پاس موجود تھا

ڈینٹز۔ نہیں ہم تنہا تھے۔

فابریا۔ کیا تمہاری گفتگو کوئی سن سکتا تھا

ڈینٹز۔ ممکن ہے۔ کیونکہ کوٹھڑی کا دروازہ
کھلا تھا اور ٹھہرو۔ اب مجھے یاد آیا [illegible]

کستان لسکر شہنشاہ کے لئے پیکٹ بھیج رہا تھا تو ڈینگلرس پاس سے گذر رہا تھا"

فاریا۔ ٹھیک ہم درست راستے پر چل رہے ہیں جب تم جزیرہ البا میں ٹھہرے۔ تو کیا تم کسی آدمی کو اپنے ساتھ لے گئے

ڈینٹز۔ کسی کو بھی نہیں۔

فاریا میں خیال کرتا ہوں کسی شخص نے تم سے وہ پیکٹ لیا۔ اور اس کے عوض تمہیں ایک خط دیا۔

ڈینٹز۔ ہاں شہنشاہ نے مجھے دیا۔

فاریا۔ اور اس خط کو تم نے کیا کیا۔

ڈینٹز میں نے اسے اپنی پاکٹ بک میں رکھ لیا۔

فاریا۔ تو تمہاری پاکٹ بک تمہارے پاس تھی۔ اب کیسی پاکٹ بک جو اتنی بڑی ہوتی ہے کہ جو سرکاری خط اس میں آجائے اس کی پاکٹ بک نہیں ہو سکتی ہے۔

ڈینٹز۔ تم ٹھیک کہتے ہو۔ وہ خط میرے پاس نہیں رہا تھا۔ اوسکو میں نے رکھ دیا تھا۔

فاریا۔ تو پھر جس وقت تم جہاز کی طرف واپس آئے اس وقت تم نے خط کو پاکٹ میں رکھا

ڈینٹز۔ نہیں۔

فاریا۔ اور جب تم پورٹو فریجو سے واپس آرہے تھے۔ اس خط کو تم نے کیا کیا۔

ڈینٹز۔ وہ میرے ہاتھ میں تھا

فاریا۔ تو جس وقت تم جہاز میں گئے ہر ایک آدمی کو معلوم تھا۔ کہ تمہارے ہاتھ میں خط ہے

ڈینٹز۔ بیشک وہ دیکھ سکتے تھے

فاریا۔ کیا ڈینگلرس بھی۔

ڈینٹز۔ ہاں وہ بھی

فاریا۔ اب میری بات سنو۔ اور اپنی واقعہ کو خوب اچھی طرح سے یاد کرو۔ کیا تمہیں وہ الفاظ یاد نہیں جو تمہاری نسبت عدالت کو صدر دیگئی۔

ڈینٹز آہ۔ ہاں میں نے اسے تین بار پڑھا۔ اور وہ الفاظ میری نوک زبان پر ہیں

فاریا۔ اور ہمیں سناؤ۔

ڈینٹز۔ ذرا ٹھہر گیا گویا کہ وہ اپنے خیالات کو مجتمع کر رہا تھا۔ پھر اس نے کہا اس کے الفاظ یہ ہیں

"مجسٹریٹ عدالت کو ملک و مذہب کے خیر خواہ کی طرف سے بہ اطلاع دی جاتی ہے کہ ایک شخص مسمی ایڈمنڈ ڈینٹز جسکا عہدہ جہاز پر کپتان سے نیچے ہے نیپلز اور پورٹو فریجو سے ہو کر سمرنا سے آج آرہا ہے۔ اور غاصب کیلئے میورٹ نے ایسے ایک خط تفویض کیا ہے۔ اور پھر بونا پارٹ کی جماعت کی طرف وہ ایک خط لایا ہے اوسکے جرم کا ثبوت اوسکے فوراً گرفتار کئے جانے سے مل سکتا ہے۔ اور وہ خط یا تو اوس سے ملیگا یا اس کے باپ کے گھر سے یا فرعون کی جہاز کی کوٹھری سے" فاریا نے

کے سب بل گئے - اور اوس نے کہا یہ بات
روز روشن سے بھی روشن ہے تم نرے
سیدھے سادے اور سادہ مزاج ہو کہ اس
تمام کارروائی کی اصلیت کو نہیں سمجھ سکتے۔
ڈنٹیز - کیا تم واقعی ایسا ہی خیال کرتے ہو۔
آہ وہ اوس بدذات کی شرارت ہوگی۔
فیریا - ڈنگلرس کیسے لکھا کرتا تھا؟
ڈنٹیز - جیسے وہ لکھا کرتا تھا؟
فیریا - اور وہ گمنام خط کیسے لکھا ہوا تھا۔
ڈنٹیز - بالکل عام طور سے بدلے ہوئے آپ
سمجھ سکتے ہیں - پھر فیریا مسکرایا اور کہنے
لگا - واقعی وہ بدلا ہوا ہاتھ ہوگا -
ڈنٹیز - گو بدلے ہوئے ہاتھ سے لکھا ہوا ہو
مگر صاف لکھا ہوا تھا -
فیریا - ذرا ٹھیرو - اور پھر اوس نے اوس
چیز کو جسے وہ ابھی قلم کہتا تھا سیاہی میں ڈبویا
اور کاغذ کے انبار کئے ہوئے ٹکڑے پر اوس
کے الزام کے پہلے دو ہی لفظوں کو بائیں ہاتھ
سے لکھا - ڈنٹیز کچھ پیچھے ہٹ گیا - اور نہایت
دہشت سے فیریا کی طرف دیکھنے لگا - اور
پھر اوس نے ناگوار طور کہا کہ یہ تعجب کی
بات ہے
ڈنٹیز - کیوں تمہاری لکھائی تو اوس خط
سے ملتی جلتی ہے -
فیریا - صرف اس لئے کہ وہ خط بائیں ہاتھ
سے لکھا گیا - میں ہمیشہ ایک بات کی طرف
دیکھتا رہا ہوں -

ڈنٹیز - وہ کیا -
فیریا - وہ یہ بات ہے کہ جس حال میں
دائیں ہاتھ سے لکھا ہوا مختلف ہوتا ہے -
تو بائیں ہاتھ سے لکھا جائیگا - وہ بھی
اوسی طرح ہوگا
ڈنٹیز - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا تم نے
ہر ایک چیز دیکھی اور ملاحظہ کی ہے -
فیریا - اچھا آگے بیان کرو -
ڈنٹیز - ہاں ہاں میں آگے بیان کرتا ہوں
فیریا - اب دوسرے سوال کی طرف توجہ
کرو - کیا کوئی ایسا شخص تھا کہ جسے تمہاری
شادی کے نہ ہونے میں فائدہ تھا -
ڈنٹیز - ہاں ایک نوجوان تھا - کہ جسے
مرسیڈیز سے محبت تھی -
فیریا - اوسکا نام ؟
ڈنٹیز - فرننڈ -
فیریا - میں خیال کرتا ہوں - یہ ہسپانی
نام ہے -
ڈنٹیز - وہ کیٹالان ہے -
فیریا - تم اوسے خط لکھنے کے قابل سمجھتے ہو
ڈنٹیز - آہ نہیں اگر وہ مجھ سے رہائی
پانا چاہتا - تو میرے جگر میں خنجر مار کر ہی
رہائی پاتا
فیریا - ایسا ہوگا - یہ خاصہ ہے - ہسپانی تو
وہ بلا تامل کرینگے - مگر بزدلی کا کام کبھی
نہیں کرینگے -
ڈنٹیز - علاوہ اسکے اس خط میں جو کچھ

نا بیں مندرج ہیں ان سے وہ بالکل آگاہ نہیں تھا۔

فیریا- تم نے تو ان باتوں کو کسی کے آگے بیان نہیں کیا

ڈیمٹرز- ایک شخص سے بھی نہیں۔

فیریا- اپنی بیوی سے بھی نہیں۔

ڈیمٹرز- نہیں اوس سے بھی نہیں۔

فیریا- تو پھر اسمیں کچھ شک نہیں یہ ڈینگلرس کا کام ہے۔

ڈیمٹرز- اب اوسکا مجھے بھی یقین ہو گیا ہے

فیریا- ذرا ٹھہرو کیا ڈینگلرس کی فرنینڈ سے واقفی تھی

ڈیمٹرز- نہیں ہاں تھی- اب مجھے یاد آگیا۔

فیریا- کیا؟

ڈیمٹرز- جس دن میری شادی ہونیوالی تھی اس سے ایک دن پہلے میں نے شراب خانے میں اکٹھے بیٹھے ہوئے دیکھا تھا- وہ بہت دوستیانہ سے باتیں کر رہے تھے ڈینگلرس دوستانہ طور سے اوسے مسخر کرتا تھا لیکن فرنینڈ رنجیدہ اور غمگین تھا۔

فیریا- کیا وہ تنہا تھے

ڈیمٹرز- اون کے ساتھ ایک اور آدمی بھی تھا- جسے میں بخوبی جانتا ہوں- اور غالبا سنگیاں ہے- کہ اوسی نے اون کی واقف کرائی ہوگی- وہ درزی تھا- اس کا نام

کیڈروس تھا- لیکن وہ بالکل بیہوش تھا- ٹھہریں- ٹھہریں- یہ بات کسی تعجب کی ہے- کہ پہلے یہ خیال مجھے نہ آیا اب مجھے بالکل یاد آگیا- کہ ایس میز کے گرد وہ بیٹھے ہوئے تھے- کاغذ قلم دوات رکھی ہوئی تھی آہ لے رحم و بدکار بد ذات! او اوس نے اسی ہاتھ اپنی غرض آلودہ بدکاری پیدا کی۔

فیریا- کیا کوئی ایسی بات بھی ہے کہ علاوہ تمہارے دشمنوں کی بے ایمانی ظاہر کر لیے سکے میں تمہاری امداد کرسکوں۔

ڈیمٹرز- خوشی سے- ہاں ہاں ہیں تم سے جو ہر ایک بات کی تہ تک پہونچ جاتے ہیں اور جسکے ہر ایک پوشیدہ امر ایک آسان سی چیستان معلوم ہوتی ہے- التماس کرتا ہوں کہ مجھے اس بات سے مطلع کریں- کہ کیا سبب ہوا- کہ یہ میری اور تحقیقات نہیں ہوئی پھر مجھے عدالت میں آنا ہی نہ ہوا- اور علاوہ اس کے بات یہ ہے کہ مجھے کبھی کچھ فتویٰ نہیں سنایا گیا۔

فیریا- یہ تخاصم الاوادر بہت باتیں ہے انصاف کی راہوں کا معلوم کرنا بہت مشکل اور شرطی کیسر ہے جو کچھ ہم نے ابھی تک کیا وہ تو ایک معمولی بات ہے- اگر تم بادہ مشکل حصے کی نسبت دریافت کرنا چاہو- تو پھر ایک طور سے میں سوال کرونگا- ویسے بار کس طور سے تم کے اوسکا مجھے جواب دینا۔

ڈینٹز ہاں اسرار کو میں خوشی سے کرونگا
سب سے پہلے فاریا شروع کریں اور جو
سوال تم مجھ سے کرنا چاہیں اونہیں دریا
فت کریں کیونکہ واقعی امر یہ ہے کہ میری
زندگی کی کتاب کے گذشتہ صفحوں کو
جیسے تم دیکھ سکتے ہو ویسے میں نہیں
دیکھ سکتا۔
فاریا۔ تو اول مجھے یہ بتاؤ۔ تمہاری
مصیبت کس سے کی [illegible]
[illegible]
ڈینٹز چھوٹے سے
فاریا وہ بوڑھا تھا یا جوان تھا؟
ڈینٹز۔ میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ اوس کی عمر
کوئی چھبیس ستائیس برس کی تھی
فاریا۔ بیشک جوش میں لڑکا تھا۔ اور
دل کا اسقدر سخت نہیں۔ اوس نے
تم سے کیسا سلوک کیا۔
ڈینٹز۔ بہت مہربانی کرنے کے اوس نے
مجھ سے ہمدردی کی۔
فاریا کیا تم نے اوسے کل داستان
سنا دی؟
ڈینٹز ہاں
فاریا کیا اوس کی طبیعت دوران
تحقیقات میں کچھ تغیر پذیر بھی ہوئی۔
ڈینٹز ہاں جب اوس نے اوس خط کو پڑھ کر
دیکھا جس سے میری یہ حالت ہوئی ہے
تو وہ اپنا [illegible] معلوم ہوا [illegible]

خطرے میں مبتلا تھا اوسے دیکھتا وہ
بالکل مضطر معلوم ہوتا تھا
فاریا جس میں تم تھے۔
ڈینٹز۔ ہاں تو اوسے اور کسی کی بابت اندیشہ
ہوسکتا تھا۔
فاریا۔ تو مجسٹریٹ [illegible]
تجھے دل سے تمہارے بیچارے حال پر
رحم کھاتا تھا؟
ڈینٹز کیوں اوسکی ایسی ہمدردی کا
ایک بڑا بھاری ثبوت مجھے یاد آتا۔
فاریا۔ وہ کیا؟
ڈینٹز۔ اوس نے اس ثبوت کو ہی جلا دیا
جس سے میں گرفتار ہوا تھا۔
فاریا تمہارا مطلب اس گمنام خط سے
ہے؟
ڈینٹز۔ ہاں وہ خط جو میں پیرس کو
لے جانے کے لئے ساتھ لایا تھا۔
فاریا۔ کیا تمہیں یقین ہے۔ کہ اوس نے
اسے جلا دیا؟
ڈینٹز۔ اوس نے اوسے میری آنکھوں کے
سامنے جلا دیا
فاریا۔ آہ بیشک اس سے معلوم ہوا۔
کہ یہ بات ہی اور ہے بہرحال مجھے یقین
ہو گیا۔ کہ وہ لڑکا [illegible]
ڈینٹز [illegible]
[illegible]
[illegible]

لگے گا کہ ... سے لڑتا کیا ہیں۔ ...
کے ... ڈریا ... گھڑیال ہیں
داریا۔ ... کو ... یاد رکھتو کہ
... والا ... وہ ... لگوں والے
... کہیں ... خطرناک ہے۔
ڈینٹو ... معاملہ ہیں۔ آگے چلئے
... اچھا۔ تم ... سے کہتے ہو۔
... کے ... سامنے ... دیا۔
... اوس ... سامنے اوٹھ
چلا ... اور کہا کہ ... دیکھو ... اور
... دیا
داریا ... کی ... معلوم
... ہے۔
... تم ... کرتے ہو ؟
داریا۔ تمہاری ... ہوتا ہے ...
... دیا
... کا ... ہو ...
... تم ... تھا۔
داریا ... تم ... کر سکتے ... کہنا ...
... کو ... کرے ...
... معلوم ...
... کا ... کیا ...
اور ... کی ... دو ... تم ...
... کریں خدا کا ... کہے آگے
... اور مجھے ... کہہ
لگا ۔ کہیں ... فائدہ کے لئے کہنا ہوگا
اور علاوہ اوس کے اوس نے مجھ سے کہا۔

کہ ... اوس کا نام کسی کے آگے ... لیا
داریا۔ ڈینٹو ... بیٹھ ... اس نام کے
ایک شخص کو ... کی ملکہ کے دربار میں بھی
تھا اور ... عادت میں گرفتار ہوا
تھا ... تھا ... کا نام کیا تھا
ڈینٹو۔ ... ڈریا ... بہت ...
اور ... اسکی طرف حیران ہو کر دیکھنے لگا
کیا ... ہے۔
داریا ... کی کر ... معلوم ہوئی
ڈینٹو ہاں
داریا۔ ... تم ... رہے ہو ... مجھے
... کی طرح معلوم ہو گیا ہے ... کہ
... تم مجھ ... کہتے ہو کہ اس
... سامنے ... کی ...
... دی۔
ڈینٹو ... اوس ... کی ...
داریا ... آدمی نے اوس ... خط
... دیا
ڈینٹو ... سامنے اور ... دیا
داریا۔ اور ... دکھلائی۔ ڈینٹو کا
نام ... کیا ... ہے
ڈینٹو ... دیکھ
داریا ... تم ...
... نہیں ... کہ ... اوس کا
... کا ... کا نام چھپا لے کے لئے
وہ ... اقرار لیتا اور ... کہلوانا ہے
ڈینٹو واقعی مجھ سے نہیں کہا گیا۔

فابیا - وہ تمہارے یہاں ڈیوٹی ہیچشر بیٹا کا باپ ہے یہ بات سنکر ڈیشر پر تو گویا ایسا ہوا - کہ صاعقہ گر گیا - وہ درجہ ایسا سہم گیا ہے اوسکی نظروں کے سامنے کھلا - وہ کبھی ایسا دہشت ناک نہیں ہوا تھا جیسے کہ ایسا غیر مترقبہ لفظ سنکر اس کا حال کیا - اس سے اپنے سرکے درجے کی بیماری کا حال معلوم ہو گیا - جس نے اوسکے کڑیاں کڑیاں کر اس درد قبر میں ڈالنے کے لئے مجبور کیا ہوا تھا - ناگہاں اوٹھا اوس نے اپنے سر کو اپنے ہاتھوں سے پکڑ لیا - گویا کہ اسکا سر پھٹا جاتا تھا کہ جو کہ ابھی - اسی طرح اوہ اسے اوس نے آواز دی کہا - اسکا باپ آہ! نہیں تھا اوسکا باپ نہیں -

فابیا - جو اوسکا باپ ... ن تمہارا بیٹا کا یقین دلاتا ہوں اوسکا صحیح نام ڈیشر ڈی ولفورٹ ہے -

اس اثنا میں ڈیشر کے دل میں رقت پیدا ہو گئی - اور جو باتیں پہلے اوسے نا پاک اور ذلیل معلوم ہوتی تھیں - اب صاف ہو گئیں - اثنا کے تحقیقات میں جو ڈیشر پر جو تغیر پیدا ہوا تھا - خط کا فنا کرنا اقرار کرنا جھوٹ بولنا - اور مسٹر اسپاس کرنا اور سیر جیمس کی نسبت تو کیا کہنا - گویا رحم کی درخواست کرنا یہ سب باتیں شرم سے نروہ کے ساتھ اوسکے حافظہ میں آئیں - اور اسکے سینہ سے چیخ نکل گئی - اور شرابی کی طرح دیوار کے سامنے ڈگمگا کر لگ گیا - پھر دہشت کہ گویا یہ فالج کا دورہ اوس سے گذر گیا - وہ جھٹ پٹ فابیا کے کمرے سے نکلا اپنی کوٹھری میں گیا - اور کہہ دیا کہ میرا ان باتوں پر غور و خوض کرنے کے لئے تنہا ہونا چاہئے - جب وہ اپنی کوٹھری میں پہنچا اپنی چارپائی پر لیٹ گیا - اور جب اسکا نگہبان شام کو آیا - تو اوس نے اوسے بیٹھا ہوا پایا اوس کی نظر ایک طرف لگی ہوئی تھی - اور اس کی پیشانی پر بل پڑے ہوئے تھے اور بت کی طرح چپ چاپ اور بے حس و حرکت بیٹھا ہوا تھا لیکن ان غور و خوض کے گھنٹوں کے دوران میں صرف یہ معلوم ہوتے تھے اوس نے ایک مرتبہ خاتمہ کر کے اور آپنے نفس سے قسم کھا کر پختہ کیا - اور آخر جب وہ کیا آخر اوسے ایک کمرہ نکلا اوسکا نگہبان کبھی اوس سے ہو کر چلا گیا تھا - اپنے ساتھی کو ملا اور کہا اسے میں سٹر یکیا کرنے کے لئے آیا فابیا کے حال کے معلوم ہو جانے سے کہ وہ دیوانہ اور لگاتار ایک عورت کی پیچھے لگا رہتا ہے - فابیا کے لئے حقوق پیدا ہو گئے تھے - کہ اوسے اور قیدیوں سے جدا کیا اچھی طرح سلوک کیا جاتا تھا - اور اسے اور قیدیوں کی نسبت زیادہ ... مشتہری قسم کی ملتی تھی - اور یہ ...

[illegible] مسٹر کیسوبن کی اس کی خاطر تواضع
کرنی واجبی آ گیا تھا اتنا ناگوار تھا
اور دوسرا اس خیال سے کہ ایسے [illegible]
کہ ساتھ اگر ان عمدہ مردوں کو لوگ
[illegible] آیا تھا تو مسٹر
[illegible] پڑ گیا اور [illegible]
سے وہ خوش کرنے والا اور [illegible]
[illegible] اور اسکی صورت سے دل کے
[illegible] اوسکی صورت سے
[illegible] پر اثر پیدا تھا کہ وہ
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ڈوروتھی - کیسوبن -

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] اور
[illegible] اور [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] اور
[illegible]

ہوتی ہیں۔ اسکی گفتگو [illegible]
نہیں پڑا کرتی تھی۔ کیونکہ وہ کبھی آدمی
اپنے قصوروں کی طرف کبھی اشارہ نہیں
کرتا تھا۔ ڈوروتھیا نے نہایت توجہ سے اوسکی
کی سب باتوں کو سنا اور [illegible]
[illegible] باتوں سے [illegible]
جن میں وہ پہلے ہی واقف تھا [illegible]
کی [illegible] ہو جانے کے [illegible]
[illegible] حاصل کیا تھا۔ گر [illegible]
گفتگو کا اصل حصہ اوس کی سمجھ میں بالکل
[illegible] کی طرح [illegible]
[illegible] کی طرف [illegible]
کام [illegible] اور [illegible]
[illegible] - اور
[illegible] اوسکی [illegible]
[illegible] گویا ایک [illegible]
[illegible] - اور [illegible]
قائل [illegible]
[illegible]
[illegible] سے [illegible]
[illegible] اوسکی [illegible]
[illegible] اس سے
[illegible] کی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] - اگر تم [illegible]
[illegible] نظر کرو گے تو [illegible]

سے بھاگنے کا نام بھی نہیں لونگا ۔ دریا میں دور
پڑا۔ اور کچھ لونگا۔
اُسکے بعد مسٹر … نے کہا کہ انسانی علم اپنے محنت
سے سب میں بہتر ہے۔ ریاضی علم طبعی تاریخ اور
میں چار زبانیں جو میں جانتا ہوں سکھلا
دونگا جو کچھ مجھے معلوم ہے سو تمہیں معلوم
ہوجائیگا اور جو کچھ نہیں جانتا ہوں۔ اُسکے
سیکھنے میں نہیں دو برس مشکل لگیں گے۔
ڈینٹز۔ دو سال۔ کیا تم واقعی یہ خیال کرتے ہو
کہ میں دو سال میں اتنا سب سیکھ سکونگا
فاریا۔ ان کا استعمال تو نہیں لیکن ایکے
اصول واقعی انہیں معلوم ہوجائینگے۔ پڑھنے
جاننے میں بہت فرق ہے پڑھنے والا انسان
بہت سے … ہیں۔ جاننے سے پڑھنے
والا بہتر ہے اور حکمت سے پڑھا ہوا اور
ڈینٹز۔ لیکن کیا میں حساب اور ریاضی سیکھونگا
… حکمت نہیں سیکھونگا۔
فاریا۔ ہاں حکمت وہ علم ہے کہ …
… اور … کوئی … نہیں
… گویا تمام علوم کے مجموعے کی ایک …
ہے جسے … سمجھا جاتا ہے کہ …
… روح کا آسمان کی طرف رجوع ہوتا ہے
ڈینٹز۔ اچھا حکمت کو رہنے دیں۔ باقی کی
نسبت مجھے بتا دیجئے کہ اول میں کیا شروع
کروں۔ مجھے علم کا بہت شوق ہے اور
اسمیں تمہارے … کرنا چاہتا ہوں۔ فاریا
… شروع کردیں؟

فاریا۔ اگر تم چاہتے ہو۔ تو ابھی شروع
کردو۔ اور اُسی دن شام کو انہوں نے
نقشہ تعلیم بنایا۔ اور اگلے دن اُسکے
موافق عمل درآمد شروع کرنیکا ارادہ
کیا۔ ڈینٹز کا حافظہ بلا کا تھا … ایک
بات کو وہ بہت جلدی سمجھ جاتا تھا اُسکی
… ریاضی کو ایسے طور سے سیکھا کہ اُسے
کچھ بھی دقت درپیش نہ آئی اور اُسکی
… قدرتاً شعر گوئی کی طرف
… تھی۔ اور … کے … فوائد
… کو جلدی سیکھ لیا۔
اطالوی وہ پہلے ہی جانتا تھا۔ اور …
کی طرف … کے درمیان کچھ کچھ
… بھی سیکھ گیا تھا ان دو زبانوں کے
ذریعہ سے اُسکا سیکھنا اُسے بہت آسان
ہوگیا … چھ مہینے کے اختتام پر وہ
انگریزی، جرمنی اور ہسپانوی بولنے لگ
گیا … اس اقرار کے … ڈینٹز نے
… بھاگنے کی … کیا اور
… اُسکا نام … ممکن ہے۔ کہ
… اُسے یہ علم حاصل کرنیکا شوق تھا
… گویا … کے …
… کام … کہ …
… اور … ایک ایسی
… کہ اُس کی طرف اُسکا بہت …
… اور …
… اور جو … علم کی … لیا

وہ دل ہی دل میں سوچ رہا تھا۔ اپنے وطن کو ا
ہسپانیوں کے قبضے میں اور وہیں ختم ہوگئے
دوست گویا سر لنکا کر آ گیا تھا۔ اور ایک برس
کے عرصے میں ڈمٹر یا آدمی ہوگیا۔ اور
ڈمٹر نے برخلاف اس کے دریافت کیا
کہ باوجود اسکی محبت کے وہ دل میں
عکس ہوا جاتا ہے۔ ایک خیال اس کے
دل کو پریشان کرتا۔ اور لگاتار ستاتا رہتا
ہے کبھی کبھی وہ خیالات میں مستغرق رہتا
اور اپنے اوپر قابو نہیں رکھتا۔ پھر یک لخت
اوٹھتا اور ہاتھ پیٹ کر اپنا سر پکڑ کر اسی چھوٹی
سی کوٹھڑی میں ادھر ادھر ٹہلتا رہتا۔
خیر ایک دن اوس نے دیکھا کہ اسی
حالت میں چلتا چلتا وہ یک لخت ٹھہر گیا
اور کہنے لگا - کاش کہ سنتری نہ ہوتا
ڈمٹر۔ اگر آپ چاہیں۔ تو ایک سنتری
کا بھی تو مضائقہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اوس
اوس کے پاس ہو کر اوس کے خیالات کو
اچھی طرح سے معلوم کر لیتا۔ اگر یہ اوسکا
دل آئینہ ہے جس سے اوس کے خیالات کا
عکس باہر پڑتا ہے۔
فاریا - میں نے پہلے ہی کہہ دیا ہے
کہ میں خون گرانے سے نفرت کرتا ہوں۔
ڈمٹر - پھر بھی ہماری صورت ایسی ہے
کہ اگر ہم قتل کر سکیں۔ تو وہ دوستم ... ہوتا
اور ہمارا بچ کے جانا ممکن نہیں ہوگا۔ تاکہ
ایسی حالت ہے کہ جانے کے لئے ایک چارہ

و ... ہوگی
فاریا کچھ مضائقہ نہیں۔ میں ایسی
بھی اتفاق نہیں کر سکتا۔
ڈمٹر پھر بھی تمہارے دل میں اسکا
خیال رہتا ہے۔
فاریا - افسوس یہ خیال مجھے نہیں چھوڑتا
ڈمٹر (خوشی سے) اور تم نے آزادی
کی ایک صورت سوچ لی ہے۔ کیا تم نے نہیں
سوچی؟
فاریا - ہاں میں نے سوچی ہے بشرطیکہ
سنتری کو اوس جگہ نہ ہو جو ہمارے لئے
لگا ہے پہرہ اور اندھا رکھنا ممکن ہو
ڈمٹر - یہ بات معمولی علم سے کہ جس
اوس کے ساتھی کے بدلے ... ہو گیا
میں ان دونوں باتوں کو اپنے ذمہ
لیتا ہوں۔
فاریا - نہیں۔ نہیں میں تمہیں کہتا ہوں
یہ ناممکن ہے۔ ڈمٹر نے فائدہ ...
بارے میں دکھ چھیڑ رکھنا چاہئے۔ فریاد
کرکے اس سے سر ہلا رہا۔ اور اسکی
سبب اور گفتگو کرنے کا انکار کیا میں
ماہ گذر گئے۔
فاریا - (ڈمٹر سے ایک دن) کیا تم اپنے
... دیکھے ہوئے تو جوان نے اس
کے ... لئے لوہے کی میخ کو اٹھایا
اور اس کے سامنے ہاتھ سے اوسے کھو...
کی ... طرح ... کر دیا اور پھر ...

اور سیدھا کر دیا

فاریا نے کہا تم سنتری کو مار کر ہمیں ڈالوگے پھر اس سے کہ ہمیں اس جان کا خطرہ ہو

ڈانٹز میں کہتا ہوا اور اس کے سر کا ایک بال بیکا نہیں ہوگا۔ پھر ایسے کیے کہ ہم دونوں کی آزادی میں فرق آوے۔

فاریا۔ تو پھر ہم اپنے ارادے کو عمل میں لانے کی امید رکھتے ہیں

ڈانٹز۔ اس ضروری کام کو کب تک ہم تکمیل کر سکیں گے۔

فاریا۔ کم سے کم ایک سال تک

ڈانٹز۔ کیا اب ہم کام شروع کر دیں؟

فاریا۔ ضرور۔

ڈانٹز۔ ہم نے ایک سال بے فائدہ ضائع کر دیا۔

فاریا۔ (ملامت کے لہجے سے) کیا تم خیال کرتے ہو کہ گذشتہ زمانہ ہم نے بے فائدہ صرف کیا ہے؟

ڈانٹز۔ (شرمندہ ہو کر) معاف کیجیے۔ واقعی ایسی بات کہنے سے میری ناسمجھی عیاں ہوتی ہے

فاریا۔ چھی۔ چھی انسان بس انسان ہی ہے دیکھو تمہارے جیسا عاقل کوئی دیکھا ہے آؤ میں تمہیں تدبیر بتاؤں۔ پھر اس نے پھر ڈانٹز کو وہ نقشہ جو اس نے بنایا ہوا تھا دکھلایا۔ اس نقشہ پر ڈانٹز کے اور پہرا دار کے جوان کو کھڑے ہونے

سے ملحق تھا جگہ دکھلائی ہوئی تھی ایسا راستہ میں اس کے بیچ میں وہ دور راستہ بنانے کی تجویز تھی۔ جیسے کہ کانوں میں ایسا راستہ بنایا جاتا ہے۔ اس پر اپنی دور راستہ سے قیدی اس جگہ تک پہنچ سکتے ہیں جہاں سنتری پہرہ دیا کرتا تھا۔ جب اس جگہ تک پہنچ جاویں ایک بڑا راستہ تو بن ہی جائیگا۔ اور ان پتھروں میں سے ایک کو جس سے اس منزل پر فرش ہوتا ہے ایسے طور سے علیحدہ کیا جاوے کہ وہ مطلوبہ سنتری کے پاس قدموں کے نیچے دھنس جاویں۔ اور وہ نیچے گر پڑے نیں گر جاوے جہاں فوراً اس کے منہ میں کپڑا دیکر اسے باندھ دیا جاوے اور بیشتر اس کے کہ وہ ہوش میں ہو کر کوئی کسی قسم کا مقابلہ کر سکے قیدی پھر اس مکان کی کھڑکیوں سے راستہ بنا دیں اور رسی کی سیڑھی کے ذریعے سے نیچے اتر جاویں۔ ڈانٹز کی آنکھیں مارے خوشی کے چمکنے لگیں۔ اور سے راستہ خوشی کے ایسی سادہ تجویز پر زور سے اپنے ہاتھ ملے اور سے ظاہر ہو گیا کہ ان کی کامیابی کا پورا یقین ہو گیا۔

ڈانٹز میں سب زور پیدا ہو گیا تھا اور اس تکلیف کے اٹھانے کے بعد اس کے جسم میں ایک خاص طاقت ہوگئی تھی۔ اور

غالبًا دونوں کے دل کی آرزو کو بہ آسانی
وسی سے سرانجام کر پاتا تھا۔ جس وقت
اوسکا وارڈن اوسے دیکھنے کے لئے آتا
تھا۔ اسوقت کے سوا وہ اس کام کو بند
نہیں کیا کرتے تھے۔ جب وہ ان کی کوٹھڑی کا تالا
کو کھولا ہی ہوتا۔ تو اس کے پاؤں کی
آہٹ وہ جیسا نہ ہوتی کہ اوسے معلوم ہو
جاتا اور دوسرے قیدی کی بات اس لئے
کہ اس کے آنے وقت وہ کبھی غیر حاضر
نہ پائے جاتے وہ بارہ مٹی جو دیوار کے
کام میں کھدتی تھی۔ اوسے تھوڑی تھوڑی
سے سوراخ کے راستے پالو ٹیبر کی کوٹھڑی
میں یا مرنا کی کوٹھڑی میں ڈال لیتے تھے
یا ایسے طور سے پھیلا دیتے تھے
کہ رات کی ہوا آکر بالکل اوسے اڑا لے
جاتی تھی۔ اور ایک درز تھا جہاں رہتا تھا
اس کام میں ایک سال سے زیادہ بسر ہو
گیا تھا اور اس کے ساتھ جو اور ارادے تھے
وہ صرف یہی تھے کہ ایک خصوصیت کی ایک
جاہ اور ایک لکڑی میں پالو ٹیبر کو گفتگو
کے ذریعہ تعلیم دیا رہتا تھا کبھی ایک
زبان میں اس سے گفتگو کرتا تھا کبھی
دوسری زبان میں کبھی کبھی اوسکے آگے
قوموں اور شہر کے نامور آدمیوں
کی تواریخ بیان کرتا۔ جو اپنے اپنے
وقت کی یادگار کو جس کا نام نامور دیا
ہے۔ چھوڑ گئے ہیں۔

وہ ربانی شریف آدمی تھا۔ اور اپنے ملک
کی سوسائٹی کے اول درجہ کے آدمیوں
میں سے تھا اوسکے چہرے سے غم آمیز
شرافت کی علامات عیاں تھیں۔ ٹیبر
نے اس کی نقل کرنیوالی قوت کا شکریہ جو
آسے قدرت نے مرحمت کی تھی آسانی سے
حاصل کرلیا اور نیز اس حوصلہ علمی اور
تہذیب کو جو پہلے اسمیں کالعدم تھی کیونکہ
اس قسم کے اوصاف سوائے ان کے جو حسب
نسب کے شریف ہوں۔ یا وہ جو ایسوں
سے صحبت رکھتے ہوں کسی میں بہت ہی
مدرہ ماہ کے عرصہ میں وہ زمین دوز راستہ
ختم ہوا۔ اور وہ کھودنے سے محل کی چھت کے
نیچے جا پہونچے جب سنتری ان کے سر پر
ادھر ادھر سے قدم رکھتا جاتا تھا تو وہ
اوسکی آواز کو سنتے تھے۔ اپنے بھاگنے کے
لئے تاریک رات کا انتظار کرنے کے لئے
مجبور ہو کر اونہیں اس کام کو بہت وقت
تک ٹھہرا رکھنا پڑا۔

اب اونہیں اس بات سے خطرہ تھا کہ
وہ خندق میں سے سنتری کو گرا سکیں تو نکا
مقصد یہ ایسا ہو کہ وقت سے پہلے
گر جاوے اسی سبب سے اونہوں نے
ان کے نیچے سہارا لگانے کا ارادہ کیا
اس سہارے کے لئے لکڑی کے تیار کرنے
میں لگا ہوا تھا کہ اوس نے فریاد کی آواز
سنی اور اس کی کوٹھڑی میں سے کھودنی لگا

رہا تھا - کیونکہ وہ اسے نہایت غم و
اندوہ کی آواز سے بلا رہا تھا - ڈینیئر جلدی
اس کی کوٹھڑی میں گیا - جہاں اوس نے اوسی
درد و کرب کے درمیان کھڑا پایا - اُس
کی پیشانی پر پسینہ آ رہا تھا - اور اُس کے
اعضا اینٹھے ہوئے تھے -

ڈینیئر - خدایا یہ کیا ہو گیا ؟

فاریا جلدی - جلدی جو میں کہتا ہوں
سنو ؟ ڈینیئر نے دہشت زدہ ہو کر اوس کے
چہرے کی طرف نظر کی اوس کی آنکھیں
ڈبڈبائی ہوئی حالی تھیں - اور نیچے ہٹ
گئی تھیں - اور اُس کے گرد ایک نیلگوں
سا حلقہ پڑ گیا تھا - اوس کے ہونٹھ
مردوں کے سے سفید ہو گئے تھے - اور اُس
کے سر کے بال کھڑے معلوم ہوتے تھے -

ڈینیئر - خدا کے لئے بتاؤ کہ تمہیں کیا ہو گیا
ہے ؟ تمہیں قسم ہے مجھے جلدی بتاؤ تمہیں
کیا ہو گیا

فاریا - (لڑکھڑاتی زبان سے) افسوس
مجھ پر شاید مہلک بیماری ہو گئی ہے میں
محسوس کرتا ہوں - مرض کا حملہ ہوا
چلا جاتا ہے جب میں قید ہوا تھا - اس
سے ایک سال پیشتر بھی ایسا حملہ مجھ پر
ہوا تھا - جہاں تک جلد ہی ممکن ہو مجھے
اپنی کوٹھڑی میں لے چلو - چارپائی کے
اُس پائے کو ہلاؤ - تمہیں معلوم ہوگا
کہ اس کے نیچے ایک چھوٹی سی جگہ بنی
رکھنے کے لئے بنائی ہوئی ہے - وہ شیشی
آدھی بھری ہوئی ہے - اور اس میں سرخ
سی دوائی پڑی ہوئی ہے - اور اسے
میرے پاس لاؤ - یا نہیں - نہیں
یہاں پکڑا جاؤں گا - اس لئے
دو کر میری ہی کوٹھڑی میں لے چلو - کیونکہ
ابھی مجھ میں کچھ طاقت ہے اور گھنٹے
گھنٹے وہاں پہونچ ہی جاؤں گا کون
جانتا ہے کہ کیا ہو یا کب تک بیہوشی
رہے - باوجودیکہ اس ناگہاں مصیبت سے
اس کی آرزوئیں خاک میں ملی ہوئی معلوم
ہوتی تھیں - ڈینیئر نے اپنے دل کی آس
کو نہ ہارا - بلکہ بڑی جرأت سے اپنے کمزور
ساتھی کو لئے لئے آہستہ - پھر آدھی دور
لے جا کر آدھی دور سہارا دے کر وہ جوں
توں کر کے فاریا کی کوٹھڑی میں پہونچا اور
بیمار کو جلدی چارپائی پر لٹا دیا

فاریا - ایسے طور سے کانپتے ہوئے کہ
گویا اسے سخت جاڑا لگا ہوا تھا شکر ہے
اس کا کہ میں یہاں آ گیا ہوں - مجھے چاہئے
کہ اس بیماری کی نسبت تمہارے پاس
ذکر کر دوں - علاوہ یہ کہ اس سے میرا کیا
حال ہوگا - مجھے صرع کی بیماری ہو جایا
کرتی ہے - جب یہ بیماری اپنی انتہا کو
پہونچتی ہے - تو میں مردے کی طرح بیحس
اور بےحس و حرکت پڑا رہتا ہوں
سانس تک نہیں آتا - ممکن ہے - کہ میں

ڈینٹز۔ (جوش خوشی سے) وہ بچگیا وہ
بچگیا۔ بیمار ابھی بولنے کے قابل نہیں تھا
لیکن اوس نے نہایت فکرمندی سے دروازے
کی طرف اشارہ کیا۔ ڈینٹز نے کان لگا کر
اور دارو غہ کی پاؤں کی آہٹ سنی اِس
لیے اب صاف بچ گئے تھے۔ لیکن ایڈمنڈ
کو اس قدر فکر لگا ہوا تھا۔ کہ اوسی وقت
اسکا کوئی دھیان نہیں رہا تھا۔ وہ جوان
جھٹ اس راستے کی طرف لوٹا اور سوراخ
پہ بڑی ہوشیاری سے پتھر رکھکر آہستہ سے اپنے
کمرے میں چلا گیا۔ جا کر وہ پہنچا ہی تھا
کہ دروازہ کھلا۔ اور دارو غہ نے دیکھا
کہ وہ اپنی معمولی جگہ پر بیٹھا ہوا ہے ابھی
چابی تالے میں ڈالی گئی تھی۔ اور ابھی
لمبے برآمدے میں جاتے ہوئے اوسکے
پاؤں کی آہٹ بند ہی ہوئی تھی کہ
ڈینٹز نے سبب اپنی دوست کی اِس
حالت کے جو اِک کو جو اُس کے پاس
لا ڈالی گئی تھی۔ چھوڑا کے وہ ملک اوس کی کوٹھری
کی طرف چلا گیا۔ اور پتھر کو ہٹا کر جلدی
اس کی چارپائی کے پاس جا پہنچا۔ فریا
کو اب بخوبی ہوش آگئی تھی۔ لیکن ابھی
تک وہ بےبس اور تکلیف میں اپنی
چارپائی پر ہی لیٹا ہوا تھا۔

فاریا۔ آہستہ مجھے نہیں پھر دیکھنے کی
اُمید نہیں تھی۔

ڈینٹز۔ کیوں کیا تم نے جانا کہ تم
مر جاؤ گے؟

فاریا۔ نہیں مجھے اُس کا خیال نہیں تھا۔
چونکہ میں نے سمجھا تھا کہ آزادی کا سامان
بالکل مہیا ہے اس لیے مجھ کو ڈر تھا
کہ شاید تم چلے گئے ہو گے۔ ڈینٹز کا چہرہ
مارے غصے کے سرخ ہو گیا

ڈینٹز۔ کیا تمہارے دل میں کبھی بھی
ایسا کمینہ خیال پیدا ہوا تھا کہ میں تمہیں چھوڑ
کر میں خود بھاگ جاؤنگا

فاریا۔ اب مجھے معلوم ہو گیا کہ یہ رائے
کیسی غلطی پر مبنی ہے۔ افسوس۔ افسوس
میں اس بیماری سے نہایت کمزور اور
بےبس ہو گیا ہوں

ڈینٹز۔ خوش ہو۔ تمہاری طاقت عود
کر آئیگی۔ اور یہ کہتے کہتے وہ فریا کی چارپائی
کے ایک طرف ہو بیٹھا۔ اور بہت محبت
اوسکے سر اور ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں
لے کر دبانے لگا۔ پھر اوسنے اپنا سر ہلایا اور
کہنے لگا۔ کہ جب اس بیماری کا حملہ پہلے
مجھ پر ہوا تھا۔ تو اوسکا اثر صرف آدھ
گھنٹے تک رہا۔ اور جب وہ بیہوشی دور
ہو گئی تھی۔ تو مجھے بھوک معلوم ہوئی
تھی۔ اور بلا کسی مدد کے چارپائی پر
اُٹھ بیٹھا تھا۔ اب نہ ہاتھ ہلا سکتا ہوں
نہ پاؤں۔ اور میرے سر میں درد ہوتا
ہے۔ اور دماغ میں خون اکٹھا ہوا معلوم
ہوتا ہے۔ اگر اس حالت سے [illegible]

کی علامات اور علامت ہوں۔ اور میں سے
اور اٹھ جاؤں۔ میرے اندر پھر آگ
آجاوے۔ اور میری چھاتی بالکل جاویں
جیوں کے نکلنے کا تم نے ضروری کرنا
اگر میری آواز کسی نے سن پائی تو ممکن
ہے [illegible] کسی اور گھر سے بھی بال دیں
اور ہمیشہ کے لئے فنا ہو جاویں جب
میں بالکل بے حس و حرکت ہو جاؤں
اور لاش کی طرح پڑا ہوں۔ اور
وہ اس سے بہتر نہیں جیسی ہے
اس [illegible] واسط کھول دیا ششی ہنس اٹھ
[illegible] قطرے مرے حلق میں ٹپکا تا
شاید اس سے مجھے ہوش آجاوے گی۔
ڈاکٹر (نہایت غمگین آواز سے)
شاید؟
فاریا [illegible] وہ مرد [illegible]
وہ [illegible] ایسی سخت اور تیز تھی کہ
ہمارا کمرہ [illegible] ایس [illegible] کو [illegible]
[illegible] کیا تھا [illegible] ذکر سکا [illegible]
[illegible] اور [illegible] آ گئے۔ کہ اسکا تمام
بدن [illegible] کیا۔ اس کی آنکھیں بند ہو گئیں
[illegible] بالکل [illegible] آہستہ آہستہ [illegible]
ہو گیا اور [illegible] شروع ہو گئی
[illegible] لگا [illegible] کھرلایا۔ [illegible]
[illegible] اور [illegible]
[illegible] مگر [illegible]
[illegible] اس سے اسکی

آواز سن نہ پائی تھی۔ وہ بیوی کو
دو گھنٹے تک طاری رہی۔ پھر وہ
پہلے سے بھی زیادہ بے حس ہو گیا۔ ا
لاش سے بھی زیادہ مردنی سی اس
چھا گئی۔ اس سرگذشت سے جو پاٹھ
نے [illegible] کیا جاوے [illegible] زیادہ شک
اور ناتوان ہو گیا۔ اس نے گویا
کی حالت میں اپنے پاؤں پھیلا دے۔
اور اسکے چہرے پر موت کی سی زردی
چھا گئی۔
ایک منٹ بے انتظار کیا [illegible]
کہ آدمی کے بدن سنبھال بیدار ہو گئی
تھی۔ پھر بھی اسکے اس نے نہایت
سے ملے ہوئے ہونٹوں کو کھولا۔ اور ا
حلق میں نہایت احتیاط کے ساتھ چند
قطرے ٹپکائے۔ اور فکر سے نتیجہ کا
رہا۔ ایک گھنٹہ گذر گیا۔ مگر بیمار نے
کے کوئی نشان نہ ظاہر کیے۔ ڈاکٹر ڈر
لگا۔ کہ دوائی دینے میں [illegible] ہو گیا
اور ابھی تک کچھ فائدہ ہونے میں
آیا۔ اور نہایت مایوس ہو کر دوسر
دو پہر کی طرف تکنے لگا۔ [illegible]
سا رنگ اسکے رخساروں پر آیا۔ ا
کشادہ اور بے حال سی آنکھوں [illegible]
قدرے دکھائی دیا۔ بیہوشی سے [illegible]
درا درا آہ نکلنے لگی اور بیمار نے
مشکل سے حرکت کرنیکی کوشش

تو یا تو میں مر ہی جاؤنگا - یا ہمیشہ کے لئے شل ہو جاؤنگا -

ڈسٹر - نہیں - نہیں - تم غلطی کرتے ہو - تم ڈر گئے ہیں - جب اسکا حملہ کم ہو جائیگا - تو اسوقت تم آزاد ہو جاؤ گے - جیسے تم پہلے تھے اسوقت تھا یا ایسے ہی وقت ہو جائیگے کیونکہ جو مدد نہیں درکار ہوگی - وہ جلدی بستر آجائیگی -

فائڈیا - میرے ماسٹر ایڈمیٹس - دیو کا سکھاؤ - یہ حملہ جو ابھی ختم ہو چکا ہے اس کے لئے مجھے قید خانے میں زندگی بسر کرنے کے لائق بنا گیا ہے - قید خانے سے تو وہ بھاگ سکتا ہے جس میں پیدا کا ہو سکتا ہو -

ڈسٹر - پھر بھی تم اس حالت میں نہیں ہو کہ نکل سکو - لیکن مجھے کوئی جلدی نہیں - ہم نے اب تک صبر کیا ہے - ذرا اور صبر سہی - سمجھ سہی - [illegible] دو سہی - اسوقت تم بالکل [illegible] ہو جاؤ گے - اور جو تم گذشتہ [illegible] کے وقت کا صبر کر بیمار [illegible] ہے - اسلئے ہم وہی وقت [illegible] تم میں چلنے کی قوت پیدا [illegible] -

[illegible] انتظار لگا رہا ہے [illegible] [illegible] [illegible] اٹھاؤ اور دیکھو

میں غلط تو نہیں کہتا - تو وہاں سے اسکے بارڈ کو اٹھایا - جو اسے لوحہ سے کھڑ گیا - اس میں بالکل کوئی درد نہیں معلوم ہوتا تھا - اس کے شمہ سے آنکھ نکل گئی -

فائڈیا ایڈمیٹس اب نہیں لیکن ہو گیا - تم یقین کرو - جو میں کہتا ہوں - یہ حال کر کہتا ہوں - جب سے اس بیماری کا پہلا حملہ شروع ہوا ہے - تب سے میں اس پر سوچ رہا ہوں - واقعی مجھے ایسی امید تھی کیونکہ یہ بیماری موروثی ہے میرا باپ اور دادا اس سے فوت ہوئے - وہ حکم جس سے یہ دوا میرے لئے تیار کی تھی وہ دوا بیکر میں رکھا ہوا ہو گیا تھا مشہور حکیم تھا - اس نے میرے لئے بھی ایسی علاج کی پیشین گوئی کی تھی -

ڈیماٹر - ٹھیک ہے کہ حکیم کی رائے غلط ہو - اسے مارڈ کی نسبت نہیں کوئی فکر نہیں کرنا چاہئے - اس سے ہمارے کھانے میں کوئی فرق نہیں آئیگا - اگر تم سہار سکو گے - تو کچھ شبہ کی نہیں - میں تمہارے اپنے کندھے پر اٹھا کر سہار سکونگا -

فائڈیا - تم جو ملاح اور سپاہی ہو تم یہ بات کہتے ہو میں تو سمجھتا ہوں - کہ جو آدمی اس طور سے لدا ہوگا - سمندر میں بچا سکیں گے نہیں جائیگا کہ ڈوب جائیگا - اسلئے مجھے واپس [illegible] رکھو

تمہارا ایک دل اس بات کے یقین کرنے
سے انکار کرتا ہوگا - میں یہاں رہونگا
جب تک کہ میری رہائی کا وقت آوے
اور غالباً وہ وقت موت کا وقت ہوگا
مگر جوان ہو میری خاطر تو صبر کرو
بلکہ اٹھو جاؤ - میں تمہارا عہد یہیں ختم
کرتا ہوں -

ڈینٹس - یہ ہوسکتا ہے - اور میرا بھی ارادہ
ہو - پھر اٹھکر اور سنجیدہ چہرہ بنا کر اپنے
بوڑھے کی طرف ہاتھ بڑھایا - اور آہستہ
سے کہا جب تک میری زندگی ہے میں
تمہارے ساتھ یہاں رہنے کا اقرار کرتا
ہوں - سوا موت کے ہم آپس میں جدا
نہیں ہونگے

فاریا - اپنے محسن دوست کے چہرہ کیطرف
دیکھنے لگا - اور اس کے چہرے سے اوسے
صداقت اور محبت کے آثار معلوم ہوئے
فاریا - (اس ہاتھ کو جسمیں ابھی تک کچھ
طاقت تھی بڑھا کر) بیٹا شکر ہے تمہارے
اس بات کے کہنے سے میں تمہارا شکریہ
ادا کرتا ہوں - اور جس محبت کی نسبت تم نے
یہ اقرار میرے پاس کیا ہے - ویسی ہی سچائی
سے میں اسے قبول کرتا ہوں اور پھر کچھ
توقف کرکے اوس نے کہا - تم ایک دلیر
آدمی ہو اس لیے غرض محنت کا عوض پاؤگے
لیکن چونکہ میں یہ جگہ نہیں چھوڑ سکتا -
اور تم میری خاطر سے نہیں چھوڑ سکتے

اس لیے یہ بات واجب اور مناسب ہے کہ
سپاہی کے پاؤں کے نیچے جو گڑھا ہے اسی
کو بھر دو - ممکن ہے کہ اس جگہ کا کھلا
کھلا ہونا آواز سے اوسے معلوم ہو
جاوے جس سے اسکا افسر اس
بات کی طرف توجہ کرے - اور شاید
جب وہ تحقیقات کرے - تو ہم ہمیشہ
کیلئے آپس میں جدا ہو جاویں -

اس لیے جاؤ - اور یہ کام کرنا شروع
کردو - مجھے افسوس ہے - کہ میں تمہیں
اس میں کوئی مدد نہیں دے سکتا -
رات بھر کام کرتے رہو - اور کل یہاں
اس وقت آؤ - جب میرا کھانا آ چکے
میں تمہیں ایک شے ضروری خبر
دونگا -

ڈینٹس نے فاریا کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں
لیا - اور محبت سے اوسے دبایا
فاریا بڑا خوش ہوا - نوجوان جاکر
اپنا کام کرنے لگا اور نہایت وفا
داری کے ساتھ اس عہد کو جو
اوس نے اپنے دوست کے ساتھ
کیا تھا - پورا کیا -

اٹھارھواں باب

خزانہ

جب دوسرے دن ڈینٹیز اپنے ساتھی کے کمرے میں آیا۔ تو اُس نے دیکھا۔ کہ فیریا بیٹھا ہوا ہے۔ اور مطمئن نظر آتا ہے اس روشنی کے کرنوں میں جو تاریکی کے راستے اور سوراخ کے اندر آتی تھیں۔ اور اسکے بائیں ہاتھ میں جو درست تھا ایک کاغذ کا ٹکڑا لپٹا ہوا تھا اور چونکہ وہ بہت لپٹا رہا تھا۔ اس لئے آسانی سے کھل نہیں سکتا تھا۔ اس نے گفتگو کئے بغیر وہ کاغذ ڈینٹیز کو دکھایا

ڈینٹیز۔ یہ کیا ہے؟

فیریا۔ (مسکرا کر) اُس کی طرف دیکھو۔

ڈینٹیز۔ جہاں تک ممکن ہو سکتا تھا میں نے اُس کی طرف دیکھا ہے۔ میں اسے نیم سوختہ دیکھتا ہوں۔ اور گاتھک کے حروف اس پر مرقوم ہیں۔ اور خاص قسم کی سیاہی سے اس پر لکھا ہوا ہے۔

فیریا۔ میرے دوست اس کاغذ کا میں اب تم سے اقرار کرتا ہوں چونکہ یہ کاغذ میرا خزانہ ہے۔ اس دن سے آگے اس میں سے آدھا تمہارا ہے۔ ڈینٹیز کی پیشانی پر سرد پسینہ آگیا [illegible]

تک۔ کسی قدر عرصہ تک اس خزانہ کی بابت فیریا سے گفتگو کرنا اس نے چھوڑ دیا تھا کیونکہ اس بات کو اس الزام کا سبب سمجھتا تھا جو فیریا کو دیوانگی کا لگایا جاتا تھا۔ اس نے نہایت عمدگی سے اس مضمون پر گفتگو کرنے سے پرہیز کی تھی۔ اور فیریا بھی چپ چاپ رہتا تھا۔ اس بات کے نہ ذکر کرنے سے ایک تو اس کی خاموشی کی بابت وجہ بھی۔ اب [illegible] وہ وقت کے بعد فیریا کے منہ سے جو یہ الفاظ نکلے تو اسکے دماغ کے اختلال کا ایک بھاری باعث معلوم ہوا۔

ڈینٹیز۔ (دلچسپی ظاہر کرتے ہوئے) تمہارا خزانہ! فیریا مسکرایا۔

فیریا۔ ہاں ایڈمنڈ تم نیک دل ہو۔ جو کچھ تمہارے دل میں اس وقت گذر رہا ہے اس کی نسبت تمہارے زرد چہرہ اور تمہارے لرزنے سے مجھے معلوم ہو رہا ہے۔ نہیں اطمینان کرو۔ میں پاگل نہیں ہوں۔ واقعی یہ خزانہ ہے۔ اور اگر مجھے اس کے لینے کی اجازت نہیں ملی۔ تو تم اسے لے سکتے ہو۔ کسی نے میرا اعتبار نہیں کیا۔ اور [illegible] مجھ سے اطمینان کے ساتھ سنو۔ کیونکہ انہوں نے مجھے پاگل تصور کیا۔ لیکن چونکہ تم جانتے ہو۔ میں پاگل نہیں ہوں۔ میری بات سن سکتے ہو۔ اور اگر تم چاہو۔ تو میری باتوں کا یقین کر سکتے ہو۔

ایڈمنڈ - (اسے جگا بیٹھا کر کھڑا دیتے
ہوئے) آہ! یہ عظیم انقلاب پیدا ہوا ایسا
ناسکی صرف کمی تھی؟ پھر اس نے آواز
بلند کیا۔ میرے دوست معلوم ہوتا ہے
کہ اس بیماری نے تم پر سخت حملہ کیا ہے
کیا بہتر نہیں۔ کہ تم کچھ آرام کرو۔ اگر تم
چاہتے ہو۔ تو کل میں تمہاری داستان سنونگا
لیکن آجکے دن میں تمہاری اچھی طرح
سے خبرگیری کرنا چاہتا ہوں۔ علاوہ اس
خزانہ ایسی چیز نہیں کہ جس کی نسبت اتنی
جلدی کرنی چاہیئے۔

فاریا - ایڈمنڈ برخلاف اس کے اسکے
لئے جلدی کرنی چاہیئے۔ کون جانتا ہے
کہ کل یا پرسوں بیماری پھر عود کر آوے
اور قصہ ہی تمام ہو جاوے۔ ہاں واقعی
مجھے اسبات پر خیال کرنے سے بڑی تکلیف
ہوتی رہی ہے۔ کہ یہ خزانہ ان کے قبضے
میں چلا جائیگا۔ جو مجھے تکلیف دیتے رہے
ہیں۔ اس خیال سے مجھے سخت تکلیف ہوتی
رہی ہے اور اسکا بدلہ لینے کی
طاقت اور قدرت کی ناامیدی میں چلا آ رہا
ہوں۔ لیکن اب میں نے دنیا کو تمہاری محبت
کی خاطر فراموش کر دیا ہے میں تمہیں دیکھتا
ہوں کہ جوان ہو اور امیدوار دل سے
خوش ہو۔

میں خیال کرتا ہوں کہ ایسے خزانہ کی
نسبت تمہارے آگے ذکر کرنے میں تمہاری
بہت فائدہ ہوگا مجھے وقت کرنے سے
ڈر لگتا ہے کہ ایسا نہ ہو۔ ایسے
عظیم الشان خزانے کی نسبت اُسے
قابل کے آگے جیسے کہ تم ہو مجھے بتانے کا
موقعہ ملے۔ ایڈمنڈ نے آہ کھینچ کر اپنا سر
پھیر لیا۔

فاریا - ابھی تک تم شک کرتے
ہو۔ میری باتوں سے تمہیں یقین نہیں
آیا۔ میں دیکھتا ہوں۔ تم اسکا ثبوت
مانگتے ہو۔ تو پرچہ کا ٹکڑا دیکھو۔ جسے میں نے
کبھی کسی کو نہیں دکھلایا۔

ایڈمنڈ (اسبات کی آرزو کرکے
کہ اسکی دیوانگی کی باتوں میں نہ آ جائے)
کل میرے عزیز دوست۔ میں خیال کرتا
ہوں۔ کل اسکی نسبت گفتگو کرنا
مناسب ہوگا

فاریا - اچھا کل ہی اسکی نسبت گفتگو
کرینگے۔ لیکن اب اسکو پڑھ لو۔

ایڈمنڈ - (یہ اوسے غصے میں
ڈالا جاتا تھا۔ اور کاغذ کو لیکر جس میں سے
نصف کسی وجہ سے جل گیا تھا اور جسے
پڑھنا شروع کیا۔

خزانہ جسکی تعداد دو
رومی کراؤن تک ہے اہتی دو
دوسرے کو۔

معلوم ہوتا ہے اوسکا ہے۔
وارث ۲۵ - اپریل سنہ ۱۴۹۸ء

فیریا۔ (جب وہ اس کاغذ کو پڑھ چکا
اسے کہو)
ڈینٹیز۔ (کیوں کیا کہوں) میں ایسی
شکستہ سطریں اور بے جوڑ الفاظ دیکھتا
ہوں۔ جن جلنے کی وجہ سے پڑھے
نہیں جاتے
فیریا۔ ہاں دوست تم نے جس لئے
یہی تو فقرہ اونہیں دیکھا ہے۔ پڑھے
نہیں جاتے لیکن میرے آگے کچھ
مشکل نہیں کیونکہ کئی راتیں اونکا
مطالعہ کرتے کرتے تو بوڑھا ہو گیا ہوں
اور پھر ایک جملہ میں نے درست کر
لیا اور ہر ایک خیال کی تک بندی
ملا لی ہے
ڈینٹیز۔ کیا تم خیال کرتے ہو۔ کہ تم نے
اوسکا پورا مطلب معلوم کر لیا
ہے؟
فیریا۔ کیوں نہیں۔ ہم نے خود سمجھ لینا
لیکن اول اوس کاغذ کی لوار سچ کی
نسبت سنو۔
ڈینٹیز۔ چپ چاپ۔ قدموں کی آہٹ
آتی ہے۔ میں جاتا ہوں۔ الوداع!
اور ڈینٹیز اپنے دوست کی دیوانگی
کی داستان سنکے بیکر خوش ہو کے
سانپ کی طرح اوس راستے سے کھسک
گیا۔ اور جب بابنے آتے ہو کتا ہو کر چھپر
اپنے پاؤں سے ایکی جگہ پر آیا ہو کہ

رار واضح ہو جاوے۔ وکیل کر جس کا
نوں کر دیا۔ اور اس لئے کہ ذرا بھی شک
نہ گذرے۔ چٹائی سے اوسے ڈھانپ دیا
یہ شخص جو آرہا تھا۔ گوریہا اوس
نے دارو گیر سے مرنا کی بیماری کا حال سنا
تھا۔ اور خود اسکا حال دیکھنے کے لئے
آیا تھا۔
فیریا۔ اوس کے استقبال کے لئے اٹھ
گیا۔ اور گوریہ سے اوس جانچ کو جس لئے
اوسے یکتا کر دیا تھا۔ چھپانے لگا۔ اوسے
اس بات سے ڈر تھا۔ کہ ایسا نہ ہو گوریہ
اوس پر ترس کھا کر کسی اچھے کمرے میں
اوسے تبدیل کر دے۔ اور اس طور سے
وہ اپنے اوجان ساتھی سے جدا ہو جاوے
لیکن خوش قسمتی کی یہ بات ہوئی گوریہ
نے اس بات کو دیکھا۔ اوسے اس بات
کا یقین ہو گیا۔ کہ بیچارے پاگل کو کچھ
خفیف سی بیماری آئی ہو گی۔ اس لئے
میں ایڈمنڈ اپنی کوٹھری میں اپنا سر
ہاتھوں میں دے کر بیٹھا۔ اور اپنے پراگندہ
خیالوں کو مجتمع کرتا رہا۔ جوں جوں وہ
فیریا کی عقل اوسکی ذکاوت اور ریگی
کی نسبت خیال کرتا تھا۔ توں توں اوسے
معلوم ہوتا تھا۔ کہ کیسے ایسا شخص جو کہ
تمام باتوں میں اسقدر دانا ہے۔ پاگل
خیال کیا جاوے۔ کیا فیریا کو خود اپنی
نسبت دھوکا لگا ہے۔ ڈینٹیز دن بھر اپنی

لونڈی بن رہا۔ اوس کے دل میں یہ
ارادہ پیدا ہوا کہ اپنے دوست کے
پاس جاوے۔ اوس نے خیال کیا کہ
مجھے ذرا توقف کرنا چاہئے تاکہ معلوم
ہو جاوے کہ وہ فی الواقع دیوانہ ہی
ایسی اسکا ہونا کیسا خطرناک تھا
لیکن شام کے قریب داروغہ کے ہو
جانے کے بعد جب باہر دیکھا کہ
وہ شہزادہ بھی آیا اور دامن سے خرگوش
کے لئے کتا کو بند کی۔ اور اُس کے
پاس جانا چاہا۔ جب شہزادے نے دیکھا۔
کہ وہ اپنے لئے لکڑی اٹھا رہا
ہے۔ تو کتا پیچھے لگا۔ اوس کی ٹانگ
ٹوٹی تھی۔ اور بار بار وہ کام نے نہیں
سکتا تھا۔ آخر شہزادہ اسے اپنی طرف کھینچنے
کے لئے مجبور ہوا۔ کیونکہ اور طرح سے
وہ اوس سوراخ کے راستے جو اس
کے گھر سے آ جاتے تھے۔ نہیں نکل سکتا تھا
اور شہزادہ گر گیا۔ میں اسکے نزدیک بلا تردد
وہ کتا بیٹھا کر کے آیا ہوں۔ تم نے مجھے
بتا کہا چاہا۔ لیکن یہ بیٹا تیرہ ہے میری
بات کو سنو۔

اتنا وقت نہ ملا کہ کوئی حکیم کی
جگہ بھی [illegible] یا ٹوپی اٹھا
دیا اور آپ [illegible] اس کے پاس پڑ
بیٹھا اور [illegible] کہ تم جانتے ہو کہ کار رفو
[illegible] سکتا اور تنہا بیٹھا گزرا

دوست تھا۔ جو اس نام کے شہزادوں سے
آخری ہے۔ جو شادمانی اور خوشی مجھے
اسوقت حاصل ہوئی اس آقا کے مکان
سے ہوئی۔ وہ دولتمند نہیں۔ گو اس کے
خاندان کی دولت ضرب المثل ہے۔ اور
میں نے اکثر یہ فقرہ سنا ہے [illegible]
سپاہی زادیں دولتمند لیکن وہ افواہ
عام کے موافق دولتمندی کی اس شہرت
سے زندگی بسر کرتا تھا مگر اس کا محل
میرا بہشت سا ہوا تھا جہاں اوس کے
کتیوں کو جواب ہر گئے ہیں تعلیم دی گئی۔
اور جب وہ دنیا میں تنہا رہ گیا۔ تو میں
اوس کے پاس واپس آیا۔ مجھ کو اس
اوس کی خدمت گذاری کا حکم گہرا
ہوا تھا کیونکہ اوس نے میرے ساتھ
نہایت شفقت سلوک کئے تھے۔ ایک
دن میں نے دیکھا اوس شریف شہزادہ
کو متقدمین کی کتابیں تشریح کرتے ہوئے
دیکھا۔ مگر وہ حامان کی رنگ آلودہ
کتابوں کی جستجو کرتا تھا۔ ایک دن
جب میں اور یہ اس لئے ملاحظہ کر رہا
تھا۔ کہ وہ کتوں سے فائدہ تلاش کر
رہا ہے اور اس سے ہٹ کر چھوڑتا ہے
اس نے میری طرف دیکھا۔ اور مسکرا
کر [illegible] کی تواریخ کے مطابق ایک کتاب
نکالی۔ جو سب الگ [illegible] کی سوا ہوئی
کے اشتیاق [illegible] میں

غفلت۔ جیسے میں کسی طرح اوسکی نہیں
کرسکتا۔ اور فتنا کی لڑائیاں ختم ہوگئی ہیں
سیسر پانگیا۔ جسنے فتح حاصل کی ہے
تمام اٹالیہ کو متحد کرنے کے لیے دفعہ
کا محتاج ہو۔ پوپ کو واپس سے بھی فر
انسیس کا دوسرا بادشاہ سے بچانا
کرنیکے لیے روم کی احتیاج ہے
کیونکہ ابھی تک وہ اپنی حال کی سرکشی
کے سبب پڑا رہ گیا تھا۔ اور
اس لیے یہ بات ضروری تھی۔ کہ کسی
فائدہ مند کام کے لیے معاملہ رکھا جاوے
اور سارے لوگوں کی ہمدردی کی حالت میں
شریف مشکل کی بات تھی۔ اوسکی پالیسی
کا لوگوں کو ایک خیال تھا۔ اوسنے
دو کارڈینل ماننے کا ارادہ کیا۔

روم کے دو شریف امیروں کو منتخب
کرنیکے طرح اسکار دو لیے آدمی تھے۔ مدد
بامعنی تھے اور دوسرے بیس ہی
کے مقدس ساحر اامید رکھتا تھا۔
اوّل تو اسنے شریف عہدے اور
عالیشان تھے وہ کارڈینل (اسٹرا)
اپنے ہی رکھے تھے۔ اور اوسکا
اس کے وہ ٹوپیاں اسنے فروخت کرنی
شروع اوسکی جس میں ایک بیس
اشرفیاں تھا جو اس کے لیے معلوم ہوگا۔ نیز
سنے اور سیسر بارگیالی اور وہ آئندہ
کارڈینل (امیر) کی تلاش کی وہ

متقی عارف ورائسپگلیس جو مقدس سر
کلیسا کے چار درجے رکھتا تھا۔ اور
سسر ڈسپاڈا جو روم کی شرفا میں سے
نہایت شریف اور دولتمند تھا
اور دونوں پوپ سے اپنی مہربانی
کے متوقع تھے اور سیر جس غائب
تھی جسے یہ ملکی تو سسر بارگیالی
نے معلوم کیا۔ کہ ان عہدوں کے خریدار
دستیاب ہو گئے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ان
دونوں شخصوں نے عہدوں کے حاصل
کرنے کے لیے روپیہ ادا کیا۔ اور آٹھ
شخصوں نے ان عہدوں کے خریدنے
کے لیے جو ان کارڈینلوں کو پہلے حاصل
تھے روپیہ دیا اور اسطور سے آٹھ
لاکھ کروان (سونے کا سکہ) تجویز کنندوں
کے صندوقوں میں داخل ہوا۔

اب وقت ہے۔ کہ اس تحریر کے آخری
حصے کو بیان کیا جاوے۔ پوپ نے
راسپگلیوسی اور سپاڈا کو پکار بھیجا۔
کہ اور کارڈینل کا تحفہ عنایت کرکے
اور اونھوں اپنی دولت لیکر روم میں
آباد ہونیکی ترغیب دیکر بلالیا اور
پھر اس نے اور سیزر بارگیالی نے
ملکر دونوں کی دعوت کی۔ اس بات سے
مقدس فادر اور ادس کے بیٹے میں
جھگڑا پیدا ہوا سیزر نے خیال کیا
کہ وہ ایک ذریعہ کو استعمال کرسکتے ہیں

جو ہمیشہ اپنے دوستوں کے لئے تیار
رکھتا تھا پہلے اوّل تو ایک قسم کی
مشہور جالی تھی جس سے وہ بعض
آدمیوں سے درخواست کرتے تھے
کہ جاویں - اور ایک صندوق کو کھولیں
اس جالی میں ایک چھوٹا لوہے کا
سرا تھا - جو آہنگر کے کام کی صنعت
معلوم ہوتی تھی

جب اس جالی کو صندوق کے کھولنے
کیلئے دبایا جاتا تھا تو اوس شخص کے
ہاتھ میں وہ سرا چبھ جاتا تھا اور
دوسرے دن مر جاتا تھا - پھر ایک شیر
سر والی انگوٹھی تھی جسے سیزر سونے
جب اوسکی کسی سے ہاتھ ملانے کی مرضی
ہوتی تھی تو پہن لیا کرتا تھا سیزر
اوسکے ہاتھ کو جسے وہ ظاہر محبت سے
دبا تا تھا - کاٹ لیتا تھا - جو بس کہ شیر
کے ناخنوں میں وہ زخم اوس شخص کا کام
تمام کردیتا - سیزر نے اوس وقت اپنے
باپ سے التجا کی کہ وہ اس امر کو صرف
اوس کے لئے چاہتا ہے یا اوس
کے ساتھ ہاتھ ملا دے - لیکن الکزینڈر
ششم نے اوسے جواب دیا - خاصکر
اِن لائق امیروں کی نسبت خیال کرتے
ہیں - آؤ اونہیں دعوت کے لئے طلب
کریں - مجھے خیال ہوتا ہے - کہ ایسی
دعوت ہمیں پھر ملیگی - علاوہ اسکے
سیزر تم بھول جاتے ہو - کہ ان میں
فوراً معلوم ہو جاتی ہے اور جالی کے
صرف کا چبھنا اور سر کا کاٹنا ایک
دو دن کی شہادت لیتا ہے - سیزر
نے اسکی اِن معقول دلائل کو مان لیا
اور کارڈینل فوراً دعوت میں مدعو
ہوئے - پھر انگوریستان میں جو اوس
کے محل میں تھا - لگایا گیا جو کہ بیچ
پیری سبز کے متصل تھا - وہ جگہ بہت
دلچسپ اور عالیشان تھی جسے کارڈینل
اچھی طرح جانتے تھے اور سیزر نے
بھی جو عرصہ حاصل کرنے کے غرض سے
متعد تھا - ایسا عمدہ بنا رکھا - اور
ایسا چہرہ مطمئن سا بنایا کہ سپولوا جو
جو دانا شخص تھا اور جسے اپنے کزن
سے بڑی الفت تھی - اور جو بڑا ہوشیار
نظر آتا تھا کا عذر تمام دوراندیشی اور
ایسا وحشت نام کر دیا - پھر اوس نے
اپنے بھتیجے کو انگوریستان کے قریب دیوار
میں اپنے انتظار کے لئے نوکر کو بھیجا
لیکن معلوم ہوا - کہ نوکر کو وہ نہ ملا -
سیسپاڈا کو اس ضیافت کی علامت
جا کی معلوم تھی جسے سیزر نے روم
میں شہرت دی ہے - تو ضرور بدگمان
سے پیام نہیں لایا کرتا تھا - کہ
سپاڈا کی مرضی ہے کہ تم مرو - بلکہ وہ
پوپ کی طرف منسوب کرتا ہوا - پھر کہتا کو

آیا کرتا تھا۔ حضور چاہتے ہیں۔ کہ آپ
اس کے ہاں دعوت کھائیں۔ سپاڈا
دوسرے سینٹ پیریز لینیر کو روانہ ہوا
جب اسکا سفر ہوا اور صورت جو
سپاڈا کو نظر آئی۔ اوس کے بھتیجے کی
بھی جو پوری وردی میں وہاں موجود
تھا اور سیزر بار گیا اسکی طرف
نہایت دوستی سے دیکھ رہا تھا جسکا سیزر
نے اوسکی طرف غور کی نظر سے دیکھا
اور اوسکا چہرہ زرد ہوگیا۔ اس سے
یہ بات ثابت ہوگیا کہ اور سیزر
اسی کے اوس نے ہر ایک بات معلوم
کر لی ہے۔ اور جان گیا کہ جال جو
اسکا بچھایا ہے۔ اور پوپ نے کہا یا سیزر
کہا۔ اور سپاڈا صرف اس بات کے
لئے قائل ہوا۔ کہ دریافت کرے۔ آیا
اوسکی کتب کر اس کا معلوم ہے یا
نہیں۔ اس کے بھتیجے نے کہا۔ نہیں
اور اسکی بات کے معنی کا مطلب اوس
بھی سمجھ لیا۔ اب وقت نکل گئے
گذر رہا تھا۔ کیونکہ اوس نے اول
پی وہ جام شراب جو تھا پر آستین
سے خدمتگار نے اس کے آگے رکھ کا اٹھا
دیا تھا۔ سپاڈا نے اسی وقت بات
اور بولی اسنے دیکھی۔ اور اس کے بھتیجے
کے لئے اس سے اصرار کیا گیا۔ ایک
گھنٹہ کے بعد حکیم نے کہا۔ کہ دونوں کے

درمیان آگئے۔ ان دونوں پر اثر
کیا ہے۔ سپاڈا انگورستان کی ویلریس
مر گیا۔ اسکے بعد اپنے گھر کے دروازہ
پر اپنی بیوی کو اپنے ملانا سے اشارہ
کرتے ہوئے وہ [illegible] سکی حال دیکھ
[illegible] سیزر اور اوس نے وارث بننا ظاہر
ڈالنے کے لئے جلدی کی اور بسوئی کے
کاغذات کی تحقیقات کا بہانہ کیا۔ لیکن
اس وراثت کی نسبت صرف ایک کاغذ
کے ٹکڑے پر یہ عبارت لکھی ہو
تھی۔ میں اپنے عزیز بھتیجے کے لئے اپنے
روپیوں کتابوں اور علاوہ اس کے
اپنی سب اسباب [illegible] کی کوششوں
کی وصیت کرتا ہوں۔ اور امید کرتا
ہوں کہ اپنے پیارے چچا کی یادگار
میں انہیں تمہاری حفاظت سے رکھنا۔ ورثا نے
ہر کہیں جستجو کی۔ سب اسباب کی تلاش
کی۔ اسباب [illegible] سب شک میں کر دیا اور
بڑے متعجب ہوئے کہ سپاڈا جو
امیر [illegible] آدمی کہا جاتا تھا
مفلس تھا۔ اوسکا کوئی خزانہ نہیں نکلا
صرف کتب خانہ میں کتابیں تھیں
[illegible] اور انہیں ملا [illegible]
اور اوسکے [illegible] کی تلاش کی
تحقیقات کی اور انہیں کچھ پتہ لگا اور
[illegible] خوشحال کرو [illegible]
[illegible] اور کچھ [illegible]

لیکن اوس کے نتیجے نے مسٹر ایسکے کو جتا
دی۔ ابی نوی نے کہا۔ میرے چچا کے
کاغذات کو اچھی طرح سے دیکھو۔ انمیں
ایک وصیت نامہ ہے۔ انہوں نے ورثا
سے بھی بہت ڈھونڈھ ڈھونڈا۔ لیکن بہ
سبب اوسکی پلٹنیں سازی کے بیچ
دو محل اور ایک انگورستان تھا لیکن
ان دونوں غیر منقولہ جایداد پر کسی کی
طرف اتنی توجہ نہیں تھی۔ چنانچہ دونوں
محل انگورستان لوٹا اور اس کے
بیٹے کے ہاتھ ظلم کے شکنجے میں تہ بہ
تہ پہنچے اور برسوں گذر گئے

انگریز [illegible] معدوم ہوکر مر گیا معلوم
ہوتا ہے۔ کہ اس نے کسی غلطی کی تھی
سے زہر جس نے اوس وقت اپنی انگلی
میں سے سانپ کی طرح کاٹا
لیکن تھا کہ اوس کے بدن کا رنگ اور کالا
اور سیاہ ہو گیا۔ اکثر اس پر زہر کے سبب سے
ایسے داغ پڑ گئے۔ جیسے ہم چیچک کے بدن
پر دیکھتے ہیں۔ پھر دم کو توڑنے کے لئے
مجبور ہوکر وہ ایک لڑائی جب کہیں گمنام
ہی مارا گیا۔ اور تلوار بیچ میں اس کی
[illegible] سینہ پر [illegible]۔ پوپ کی وفات
اور اوس کے بیٹے کے جلا وطن ہونے کی
بہ خیال کیا جاتا تھا۔ کہ کارڈینل کے
وقت سے سپاڈا خاندان کی بربادی کی
[illegible] اور [illegible] ہوا اسکا [illegible]

ایسا ظہور پذیر ہوا سپاڈا کا خاندان
[illegible] حالت میں رہا۔ اسمیں ایک
راز تھا۔ اور عوام الناس میں یہ
افواہ مشہور تھی۔ کہ سیزرا پنے باپ
کے نسبت زیادہ پولٹیکل امور کا جاننے
والا ہے۔ اوس نے دونوں کارڈینلوں
کے روپیے کو لوٹ سے لے لیا ہوگا
میں کہتا ہوں۔ دونوں کی اس قدر
ہے کہ کارڈینل اوسپگلیس نے حسرت سے
کوئی احتیاط نہیں کی تھی۔ اوسکی جایداد
کا مالک استعمال ہوگیا تھا۔ اور پھر
اوس نے اس سلسلہ داستان کو قطع
کر دیا۔ اور [illegible] ایک [illegible]
مانتے ایک ہنسی ہی معلوم ہوتی ہوگی
مسکراتی ہی

ڈینٹز۔ (روکر) نہیں۔ مسٹر [illegible]
میں خیال کر رہا تھا۔ کہ میں دلچسپ واقعات
سن رہا ہوں۔ میں تمہاری منت کرتا
ہوں بیان کریں۔

فاریا۔ اچھا میں بیان کرتا ہوں
کسی شخص کو بھی خاندان کے اس راز کا
کچھ پتہ نہ لگا سالہا سال گذر گئے۔ اس
خاندان میں بعض تو سپاہی تھے اور بعض
ڈپلومیٹ تھے۔ بعض پادری اور بعض
مہاجن تھے بعض دولتمند ہو گئے
بعض [illegible] ہو گئے۔ اب میں اس خاندان
کے آخر میں آتا ہوں جسکا میں سکرٹری

رہا لیکن کاونٹ ڈی سپاڈا میں نے اکثر
اس سے اپنی جائداد کے موافق اوسکے
مرتبہ کے نہ ہونے کی شکایت سنی تھی۔
اور میں نے اوسے صلاح دی۔ کہ اپنی
جائداد کو وثیقوں میں صرف کردے
اوس نے ایسا کیا۔ اور اپنی جائداد کو دگنا
کردیا وہ مستوفی کتاب اوسی کے قبضہ
میں رہی۔ وہ باپ سے بیٹے کی میراث
میں آئی تھی۔ کیونکہ اُس وصیت نامہ
کے ایک عجیب فقرہ سے اوسکا حق
صرف ایک شخص کو پہنچتا تھا اور پادری
لوگ اسے بہت سے بزرگ عرب کے ساتھ
ڈھونڈھتے آئے تھے۔ وہ کتاب سنہری
حروف والی تھی۔ اور سونے سے اس
قدر بھری ہوئی تھی۔ کہ لوگ بمشکل تمام
عبادت کے دن اسے اٹھایا کرتا تھا
تمام قسم کے کاغذات خطوط اور اجارہ
نامجات وثیقہ جات جو اس خاندان
کے الماریوں میں پڑے تھے۔ میں نے
بڑی کوشش سے ان کاغذات کے
بنڈلوں کو جستجو کرنا شروع کیا۔ مگر میں نے
بہت جستجو کرنے کے کچھ نہ پایا۔ تاہم میری
شہرت تھا۔ اور میں نے ایک خاص وارثی کی تمام
تواریخ میں نے لکھی تھی۔ اور اسکے ساتھ میرا
صرف یہی مطلب تھا کہ معلوم ہوتا تھا کہ
کہ کارڈینل سیزر بورجیا نے سپاڈا کو زہر دے کے
[illegible]

ہوا ہے یا نہیں۔ لیکن مجھے صرف اتنا
ہی پتہ لگا۔ کہ کارڈینل اور سپاڈا
کی دولت میں اوسکا شریک تھا۔
دولت اوس کے ہاتھ لگی ہے۔
تو میرا یہ یقین ہوگیا تھا کہ اسکی
وراثت سے نہ خاندان بارگیا کو کچھ
ملا تھا اور نہ خود اسکے خاندان کو۔
مگر المدفون کے خزانہ کی طرح جو شخص
الٹری مار رہے۔ اور دیو اوس پر ہمیشہ
پہرہ دیتے رہتے ہیں۔ اوس پر کسی کا
قبضہ نہیں۔ میں نے اس خاندان کے
تین سو سالوں کی حسابات کو جستجو
کیا۔ حساب لگایا شمار کیا۔ اور ایک دفعہ
نہیں کوئی ہزاروں مرتبہ یہ باتیں کی تاہم
کچھ فائدہ حاصل نہ ہوا۔ مجھے کچھ پتہ نہ لگا
اور کاونٹ ڈی سپاڈا مفلس ہوگیا۔ ایسے
اثناء میں میرا شاگرد مرگیا۔ اوس نے
اپنے خاندانی کاغذات کے اپنے کتب خانہ
کو جسمیں کوئی پانچ ہزار جلدیں تھیں چھوڑ گیا
تھا۔ اور وہ مشہور سنہری کتاب بھی اوسی
کے پاس تھی۔ اس سب کی وہ مجھے وصیت
کر گیا۔ اور علاوہ اس کے ایک ہزار
روپیہ کر دیا نقد سکہ بھی دے گیا۔ اور
یہ شرط اوس نے ٹھہرائی۔ کہ اس کی روح
کے لیے سالانہ دعائیں مانگا کرونگا اور
اس کے خاندان کی تواریخ اور شجرہ نسب
کو تحریر کروں۔ یہ سب کچھ میں نے ٹھیک

احتیاط سے کیا مدبر اثر مند وہ صرف دو
ابھی باقی ہے داستان ختم ہو جاتی ہے
مسٹر ... جب سے گرفتار ہوئے ہیں ایک ماہ
اور کارڈینل سپاڈا کے واقعات کے بعد
دیا۔ پیشتر اس کے مسٹر کو دیتیں ابھی معلوم
ہو گا۔ کہ میں نے یہ تاریخ کیسے معتبر لکھی
ہیں۔ یہ کاغذ اس کو کوئی ہزار دس دفعہ پڑھ
چکا۔ اور کاغذ اس کو ... سے زیادہ تھا
کیونکہ وہ محل ایک آدمی کے پاس فروخت
کیا گیا تھا۔ اور میں کو ورا ہم کو چھوڑ کر
فلورنس میں آباد ہو گیا تھا اور سانپ
ایس کے بارہ ہزار فرانک جو میرے پاس
تھے۔ کتب خانے اور اس مشہور بریوری
جلد کو اپنے ساتھ لے جانا چاہتا تھا اتفاق
ایک کام کے لئے بہت محنت کرنے سے
تھک کر اور بہت کھانا کھانے سے سست
ہو کر میرا سر میرے ہاتھوں پر گر گیا اور
کوئی تین گھنٹے تک سہ پہر کے وقت سوتا
رہا۔ جب چھ بجے میری آنکھ کھلی میں
نے سر اٹھایا۔ بالکل اندھیرا تھا۔ میں نے
روشنی لانے کے لئے گھنٹی بجائی کوئی نہ
آیا۔ میں نے خود روشنی کرنے کا
قصد کیا۔ یہ واقعی ایک افسوس کی
عادت تھی جسکے اختیار کرنیکی ضرورت
مجھے لاحق معلوم ہوئی میں نے موم کی
ایک بتی ہاتھ میں لی۔ اور دوسرے
ایک کاغذ کو ڈھونڈنے لگا۔ میری دیا سلائی

کی ڈبیا خالی تھی اور اوسکو آگ پر
رکھکر جو ابھی روشن تھی۔ میں اوسے
جلانا چاہتا تھا۔ مگر اس بات سے ڈر کر
کہ ایسا نہ ہو۔ کہ کوئی قیمتی کاغذ
جل جاوے۔ میں نے کچھ دیر تک
تامل کیا۔ پھر مجھے یاد آیا۔ کہ میں نے
اس مشہور بریوری جلد میں ... پر
میرے پاس ہی پڑی تھی۔ ایک پرانا
کاغذ جو مدتوں کے ... زرد ہو رہا
ہے۔ پڑا ہے اوسکے دونوں طرف سے پھٹا ہوا
ہو گئی ہیں۔ اور دونوں طرف سے وہیں رکھتے
آئے ہیں۔ میں نے اسے ڈھونڈا۔ اوسے
پایا۔ اسکو مروڑ کر ٹکڑے ہوئے تھے
اور شعلے پر اوسے رکھکر آگ لگا دی
لیکن میری انگلیوں کے نیچے گویا طلسم
ہو گیا تھا۔ کہ جب اس اندازہ کے
تیس انداز سے آگ جل رہی تھی
میں نے اس کاغذ پر زرد رنگ کے
حروف دیکھے۔ میں نے اوسے اپنے
ہاتھ میں لیکر جلدی بجھا دیا۔ بتی کو
روشن کیا۔ اور بڑے جوش سے
اس مروڑے ہوئے کاغذ کو پھر
کھولا۔ جب میں نے پڑھا۔ تو مجھے
ذرا یہ خیال آگیا۔ کہ وہ حروف
... کے طور پر لکھے ہوئے ہیں اور
حروف اس وقت دکھلائی دیتے ہیں
جب اوسیں آگ کے سامنے کیا جاوے

ڈر گیا اس کاغذ کا تصور اچھے سے
سے جل گیا تھا یہی وہ کاغذ ہے جسے
تم نے آج پڑھا تھا۔ ڈاکٹر اسے پھر
پڑھو۔ میں پھر مکمل لفظوں اور مطلب
کو سمجھاتا ہوں گا۔ اور اس نے ترچھی
بائیں کی طرف سے ڈاکٹر کی طرف دیکھا۔
اور اسے وہ کاغذ دیا۔ اس نے اس
دستاویز کے ذیل الفاظ پڑھے جو
ایسی سیاہی سے لکھے ہوئے معلوم
ہوتے تھے۔ جو زنگ سے مشابہ تھے

آج ۲۵۔ اپریل ۱۴۹۸ء کو مجھے
محسوس ہوا اور ہو سکتا ہے
ڈر ہے کہ میرے گلاہ کے لئے
دور کرنے کے بارے میں جو
کاروبار کیا ہے اور جو ڈاکٹر و
سے اس نے کیا۔ اسلئے میں
اپنے بیٹے کا نام سپاڈا کو تھا
اپنا وارث میرے ساتھ دیکھ
گیا ہے۔ اور جو تی کرسٹو کے
جزیرے جو ابراہیم پیرس۔ موتی
مدفون کئے ہوئے ہیں۔ کوئی
بیس لاکھ رومی کراؤن کی ہوگی
کھودنے سے معلوم ہو گی۔ ان
یادداشت میں دو ستارا عجیب
پائی گئی ہیں۔ اور یہ خزانہ
میں مخفی ادب ہے۔
۲۵۔ اپریل ۱۴۹۸ء سیزر

دبا دیا اور اسے دوسرا اسکا علیحدہ
اور اس نے ڈاکٹر کے آگے ایک
اور کاغذ جس پر کچھ سطریں لکھی ہوئی
تھیں۔ رکھ دیا جسے اس نے مسودہ
دل طور پر پڑھا۔
اگر بیٹا رہتا۔ ہم نے دعوت کیلئے
مدعو کیا۔
یا دوستی ہو اور میرا وارث ہونا چاہئے
اور جیسا میں ایسا سلوک کرے۔
جس اس نے زہر دیا۔
کرتا ہوں کہ میں نے ایک جگہ میں
جسے وہ جس سے میں جو کچھ میرے
پاس تھا۔ مثلاً اشرفیاں اس
خزانے کی موجودگی کا مجھ ہی کو علم
ہے۔ اسکی تعداد ۔۔ جگہ ایسی ہو
پہاڑی کے مشرق کی طرف داہنے
رخ سے سوال پہاڑ۔ حاشہ
دوسری سوراخ کے میرے سر
مرہے وصیت میں لکھ دیتا
ہوں۔ سپاڈا
فاریا۔ جو سب باتیں آکر اسکی طرف دیکھتا
گیا۔ اور جب ڈاکٹر آخری سطر پڑھ
چکا۔ تو کہنے لگا۔ اب دونوں ٹکڑوں
کو ساتھ ملاؤ۔ اور دیکھو کہ کیا مطلب
نکلتا ہے۔ ڈاکٹر نے ایسا کیا۔ اور
پڑھنے ہونے کاغذ کے ٹکڑوں سے
معلوم ہوا۔

آج ۲۵ - اپریل ۱۴۹۸ء کو مجھے حضور مستطاب شاہ نے دعوت کے لئے مدعو کیا ہے اور چونکہ مجھے ڈر ہے کہ مجھے میری ٹوپی کیلئے ادا کرنے کی بجائے ناخوش ہو وہ میرا وارث ہونا چاہتے اور میرے ساتھ ایسا سلوک کرے جو کارڈینل کپارا اور بنٹی وو گلیو کے ساتھ اوس نے کیا ہے جنہیں اوس نے زہر دیا تھا۔ اسلئے میں اپنے بھتیجے گائیڈو سپاڈا کو اپنا تنہا وارث کرتا ہوں کہ میں نے ایک جگہ میں جسے وہ جانتا ہے اور میرے ساتھ دیکھ آیا ہے۔ یعنے مانٹی کرسٹو کے ایک چھوٹے سے جزیرہ کی غاروں میں جو کچھ میرے پاس تھا مثلاً اشرفیاں مہریں جواہرات ہیرے موتی مدفون کئے ہیں۔ اس خزانے کی موجودگی کا مجھے ہی علم ہے اسکی تعداد کوئی بیس لاکھ رومی کراؤن کی ہوگی۔ یہ جگہ اسی چھوٹی کھاڑی سے مشرق کی طرف داہنے رخ سے بیسوا پہاڑ کھودنے سے معلوم ہوگی۔ ان غاروں میں دو سوراخیں بنائی گئی ہیں خزانہ دوسری سوراخ کے پرلے سرے پر ہے اور یہ خزانہ میں تمام اوسی کی وصیت میں لکھے دیتا ہوں

۲۵ - اپریل ۱۴۹۸ء

سیزر سپاڈا

فاریا۔ کیا اب بھی سمجھے یا نہیں؟

ڈینٹیز۔ (فکر سے) یہ کارڈینل سپاڈا کی تحریر ہے اور وہ وصیت نامہ جسکی اتنی مدت تک جستجو ہوتی رہی۔

فاریا۔ بیشک۔ اور کیا [illegible] سب ہے؟

ڈینٹیز۔ اور کس نے اوس کے ٹکڑوں کو اب سے مکمل کیا؟

فاریا۔ میں نے کیا۔ باقی کے ٹکڑے سے دو پاکر میں نے باقی کو قیاس کر لیا کاغذ کی سطروں کی لمبائی سے میں نے ناپ لیا۔ اور چونکہ کسی قدر مطلب ظاہر ہوگیا تھا۔ اوس کے ذریعے باقی کے مطلب کو بوجھ لیا۔ جیسے کہ ایک چھوٹی سی کرن سے اندھیری غار میں ہم پتہ لگا لیتے ہیں۔ ویسے ہی اسکا میں نے لگا لیا۔

ڈینٹیز۔ اور جب تم ایسا سمجھ گئے تو تم نے کیا کیا؟

فاریا۔ میں نے روانہ ہونا ارادہ کیا اور اسی وقت روانہ ہوگیا۔ اور اپنے ساتھ وہ کتاب لے گیا جس میں لکھا تھا کہ کیسے تمام اٹالیہ کی ایک سلطنت بنائی جاوے لیکن مجھ پر [illegible] اور اوسی وقت مولین کی مرضی کے برخلاف ہوگئے۔ کہ اوس کے ہاں بیٹا پیدا ہوا۔ صوبوں کی تقسیم کی آرزو کی [illegible]

مجھ پر پڑنے لگیں۔ اور چونکہ میں عادی
نہ واقف ہو گیا۔ اسلئے اوسکا مطلب وہ
سمجھ نہ سکے۔ اس سے اوس سے اس
وقت جب میں پالمیول سے روانہ
ہونے والا تھا۔ مجھے گرفتار کر لیا اور
پھر اوس نے ڈینٹس کو محبت سے مخاطب
کر کے کہا۔ اب میرے عزیز وہ کچھ میں
جانتا تھا۔ اوس کی تمہیں خبر کر دی
اگر ہم کبھی یہاں سے بھاگ کر بھاگ گئے
تو آدھا تمہارا ہوا۔ اور اگر میں یہاں
مر جاؤں اور تم تنہا یہاں سے بھاگو
تو سارا تمہارا۔

ڈینٹس۔ پس و پیش کرتے ہوئے کہا
ہمارے سوا اس خزانے کا کوئی اور
حقیقی وارث نہیں

فیریا۔ نہیں نہیں۔ وہ خاندان
... ہو گیا ہے آدمی کا حقیقی وارث
... مجھے ایسا وارث بنایا اور
... وصیت نامے سے جو اوس
کی اور چونکہ اس سے تھا میں پیشتر
ایسا رستے میں ... اگر پہرہ
مضبوط لگیا۔ تو ہم مل کر لطف اٹھایا
کریں گے۔

ڈینٹس۔ اور تم کہتے ہو۔ اس خزانے
کی مقدار

فیریا۔ بیس لاکھ رومی کراؤن ہے
جو قریباً ہمارا ایک کروڑ تیس لاکھ
روپیہ ہوتا ہے۔

ڈینٹس۔ اپنی بڑی مقدار سنکر اور
ڈگمگا کر ناممکن!

فیریا ناممکن۔ کیوں ناممکن کیسے۔
سپاڈا کا خاندان پندرھویں صدی میں
قدیم خاندان تھا۔ اور بڑا دولت مند
اور زبردست تھا۔ اور اسوقت بیرحم
تمام قسم کے پیشوں سے معزول ہو گیا۔ اور
تمام امیدیں خاک میں مل گئیں۔ بلکہ
سونے اور جواہرات کا کبھی طور سے پتہ رکھا
آج کے دن رومی خاندان فاقوں سے
مرتے ہیں۔ گو ان کے دس لاکھ بیرے
اور جواہرات ہیں۔ وہ وراثت میں منتقل
درست چلے آتے ہیں۔ ان کو وہ چھوڑ
نہیں سکتے۔ اب اس نے خیال کیا۔ کہ وہ
سپنا دیکھ رہا ہے وہ فکر اور خوشی
سے مبہوت کیا رہا تھا۔

فیریا۔ میں نے یہ راز اس لئے تم سے
پوشیدہ رکھا تھا تا
کہ پہلے میں ثابت کر دوں۔ اور حیران
کر دوں۔ اگر ہماری کے پہلے ہم بھاگ نکلتے
تو میں تمہیں مونٹو کرسٹو میں
لے جاتا۔ اب تم ہو۔ جو مجھے وہاں سے
چلو گے۔

ڈینٹس میرے عزیز دوست۔ یہ خزانہ تمہارا
ہے۔ میرا اس پر کوئی حق نہیں۔ میں تمہارا
کوئی رشتہ دار نہیں ہوں۔

فرمایا - ڈولنز تم میرے شفیق ہو - تمہاری پیری
قید کے تم سے ہو - میرا یقین تجربہ سے بھی
افزوں تر ہوتا ہے - خدا نے تمہیں میری
تسلی کے لئے بھیجا ہے - پھر پادری نے اپنی
اوس بازو کو جسے وہ استعمال کر سکتا
تھا - اٹھا کر - ڈولنز اوس سے جوش
کے ساتھ وفادار کو دیا -

انیسواں باب

ہیمبری کا فیصلہ

اب یہ خیال ہر ایک ہر وقت کیمبریا
کے غور و فکر کے پیش نظر رہتا تھا کہ وہ
کی آئندہ خوشی کے لئے کیمبریا
واقعی بطور بیٹے کے محبت کرتا تھا یقین
دلا سکتا تھا - جس سے اوس کی عظمت
اور قدر و منزلت اوس کی نظروں میں زیادہ
ہو گئے تھے - ہر ایک دن وہ اپنی دولت
کی نسبت سوچا کرتا - اور ڈولنز سے
اوس خاندان کی نسبت جو ایک شخص
اتنے کثیر روپیہ سے اپنے دوست کو
نفع پہنچا سکتا ہے ذکر کیا کرتا - اور
اس وقت ڈولنز کا چہرہ شگفتہ ہو جاتا -
کیونکہ اسقاط کے لئے جو اوس نے حاصل
اٹھائی تھی پیاری آ جاتی - اور وہ خیال
کرتا کہ کس قدر اچھا ہوگا اور ... یا ...

اوس نے پایان دولت سے اپنے مقصود
کو پہنچا سکتا ہے -

فرمایا - ہاتھی کرسٹو کے جزیرے کو نہیں
جانتا تھا - لیکن ڈولنز کو وہ معلوم تھا -
اکثر جہاز رانی کرتے وقت اوس نے
اسے دیکھا تھا - کیونکہ یہ جزیرہ چند میل
میل کے فاصلہ پر کارسیکا اور جزیرہ البا
کے درمیان واقع تھا - اور اس پر کوئی
شخص بھی آباد نہیں تھا - یہ جزیرہ ایک
مخروطی شکل کا ہے - اور معلوم ہوتا
ہے - کہ کوہ آتش فشاں کے صدمہ کے سبب
سمندر کی سطح پر اسکی تہ سے اٹھ آیا ہو -
ڈولنز نے جزیرہ کے قریب کا نقشہ کھینچا -
اور فریا نے اوسے صلاح دی - کہ کیسے
اوس خزانہ کو حاصل کرے - لیکن
ڈولنز کو اس بات کا ایسا پورا یقین
حاصل نہیں تھا - یہ بات تو ہمیشہ سے
گذر چکی تھی - کہ جیسا کہ خیال کیا جاتا تھا
کہ فریا دیوانہ ہے - وہ دیوانہ تو نہیں مگر
نہیں تھا - اور جس طریقہ سے اوس نے
معلوم کیا تھا جس سے اوسکی نسبت
دیوانگی کا شک تھا - ... ...
یا ... ...
ہی اس کے ایسی سمجھ ... ...
کہ فرق کیا - وہ خزانہ ... ...
اسکی وجہ کیا ہے کہ ابھی ... ...
اور گو وہ اس ... ...

جاتی نہیں ہے جانتا تھا ہم اس سے خیال تھا
کہ اس وقت جو اندیشہ تھا کہ وہاں ہوگا
مگر جب اگرچہ قسمت نے یوں کو کبھی کبھی اور
کی آخری اُمید بھی ختم کرنے کی کوشش
کرلی تھی اور اس کے دل میں یہ خیال پیدا
کرتی ہے کہ [illegible] کے لئے پیدا
ہوئے ہیں ایک نئی شخصیت ان پر آکر
واقع ہوئی [illegible] کی طرف [illegible] تھی
اور [illegible] سے [illegible] آتی تھی
[illegible] ہوئی ۔ اور [illegible] سے
اور [illegible] درست کرا دیا اور [illegible]
سے [illegible] کو [illegible] دیا تھا ۔ اور
[illegible] اگر [illegible]
[illegible] کہ اس [illegible] کو
[illegible] کو [illegible]
[illegible] اور [illegible]
[illegible] کا [illegible]
[illegible] اور [illegible] سے ایک [illegible] سے
الگ کیا جاتا ۔ [illegible] سے ایک [illegible]
[illegible] اور
الگ ہو گیا ۔
[illegible] ۔ [illegible] تم دیکھتے ہو
کہ [illegible] معلوم
ہوتی ہے ۔ کہ [illegible] کو کبھی [illegible]
[illegible] میری [illegible]
اور [illegible] رکھتے ہو میں
[illegible]

کیا ہے ۔ اور میں ایسا [illegible] نہیں
سکتا مجھے تمہارے ساتھ [illegible] نہیں
لگے گا ۔ اور ہم میں سے کوئی بھی [illegible]
[illegible] کو چھوڑ سکتا نہیں لیکن میرا [illegible]
وہ [illegible] نہیں ہے جو موسیقی کی بات
کے [illegible] ہے بلکہ وہ [illegible]
[illegible] میرا اور تمہارا [illegible]
باہم رہا ہے ۔ [illegible] کی وہ [illegible]
[illegible] میں تم نے روشن
کردی ہے اور وہ [illegible]
[illegible] درست کرا دیا
ہے [illegible] سے کبھی [illegible] نہیں سکتیں ۔
[illegible] تم نے مجھے [illegible]
ہیں اور [illegible] اصولوں کی [illegible]
[illegible] آشکارا کی ہے ۔ [illegible]
[illegible] میرا [illegible] ہے یہ [illegible] مجھے
[illegible] کے لئے [illegible] اور [illegible]
[illegible] ہے ۔
میری بات کا باور کرو [illegible]
[illegible] اور [illegible]
سے مجھے زیادہ [illegible] ہے تمہاری [illegible]
میں [illegible] تم [illegible] ۔ [illegible] ۔ تمہارے
[illegible] آواز کو [illegible] میرا
دل [illegible] جاتا ہے ۔ [illegible] کو
[illegible] حاصل ہوتی جاتی ہے ۔ اور [illegible]
[illegible] کے لئے [illegible]
جاتا ہے ۔ اگر میں کبھی آزاد ہوا ۔ تو [illegible]

کچھ میرے کام درو دیوار سے طور سے
ڈھنگیا ہے کہ جب میں نے یہاں ہا یا -
اوسی وقت سے نا آشنا سی مجھ پر طاری ہو
رہی تھی - اب اسی کا ذرا بھی مجھ پر
اثر ہے - بہ سبب شکر خدا ہے جو حالی
ہیں - بلکہ وہ ابھی ہے - جو آپکا اپنے حال
کی شادمانی کے لئے احسان مند ہوں
اور نہ ایسا کا کوئی سبب سے خواہ سے رہ
مار گیا ہوا کشفوں نہ ہو - مجھ سے خدا
حمیت نہیں سکتا

اس طور سے اگر وہ واقعی سادہ مانش
اور خاص و خودم ثنایاں تھے - تاہم ان
کے دلوں سے باہم ملکر سبر کرنے کا ارادہ کیا
ہر ایک جس نے عمر ا ملت تک اپنے خدا نے
کی گفتگو کو چھپانے کا اقتضا اسے کیا و ل
سے آسکا تذکرہ کرنا ہے اور میں یہ تھے
کہا تھا - اوسکا وا یہاں وارد اور ما نانکا
امتزاج نہ ہے اور اس سے بہ ثابت اتفا
کا خط ہو تھا اوسکا کبھی اوسے خیال تک
نہ آیا میں وہ ہر شے اپنے اوجوان ساتھی کے
سنے بھاگنے کی کوئی کوئی تحریر بھیجا
رسا تھا اور اسکا وہ بیہ اسکی خاطر تھا
ضرور آتا تھا - اس ڈر سے مارے کوئی
ہو - وہ خط کہیں ضائع ہو جاوے - یا
تکلف سے اکتشبہ ہو جاوے - اوس نے
ڈاکٹر کو یہاں یاد کرا دیا اور اس طور سے
اوس نے بھی شروع سے لیکر آخر تک
اوسے کر لیا پھر اوس نے دوسرا ٹکڑہ
ضائع کر دیا - اور اوسے لقش ہو گیا -
کہ اگر اوّل ٹکڑہ بکڑا ہوا وسے - تو کوئی
اوسکا مطلب نہ سمجھ سکیگا - لیکن وقت
جب ڈاکٹر کو رخصت دیتے وقت گئے
گر ادیا - اور وہ پڑا پایا اپنی بارے
میں ہو میں - کہ جب وہ آزاد ہو جاوے
لوگ یہاں عمل میں لاوے - یہیں چھوٹی
ہر وقت یہی مانش ہو لی رہتی تھی -
اور ہر دم یہی خیال اوسکے دل میں لگا
رہتا تھا - کہ کسی طور سے ہو - ماش کرسٹو
سے حریت میں جا وسے اور وہاں اوسی
حالت میں رہے کہ کوئی شک و شبہ
پیدا نہ ہو اور جب وہاں پہنچ جاوے
تو ان غضب عاروں کی جستجو کی کوشش
کرے - اور اس جائے غار کو ڈھونڈ
نکالے - یاد رکھنا چاہئے - کہ وہ جائے
مقررہ دوسری غار کا پہلا گوشہ تھا -
اس اثنائے میں وقت اگر جلدی جلدی
نہ گذرا - تو آہستہ آہستہ گذر گیا - مگر ہیرا
کے ہاتھ اور پاؤں کو آرام نہ ہوا - گو
اسکی حال و حواس میں کچھ فرق نہ آیا
تھا اور علاوہ اوس اخلاقی تعلیم تھا
کے جسکا ہم لے بیان کیا ہے اپنے بوڑھے
ساتھی کو آپسے اپنے اعلیٰ شخص کی طرح اوکی
صرف سے مرنے ہوئے دین کی تعلیم کی
جو آپ سے آپ کچھ نہ کچھ بتاتا ہے

وہ اس طور سے ہمیشہ کام میں لگے رہتے
تھے۔ فیریا تو اس لئے زیادہ ان باتوں
میں مصروف رہتا تھا۔ کہ اوسے معلوم
رہے۔ کہ وہ بوڑھا ہو گیا ہے۔ اور
دوسرے اس لئے کہ گذشتہ زمانہ
جو اوسکی لوح حافظہ میں مصروف
جگنو کی چمک کی طرح چمکتا تھا یاد
کرنیکی تکلیف نہ اٹھاوے۔ اس طور
سے ہر ایک بات جو دنیا میں عام طور
سے سطح زمین میں ناس و اطمینان گذرتی
جاتی ہے گذرتی گئی۔"

لیکن اس سطحی اطمینان کے نیچے نوجوان
کے دل میں ہمیشہ خاک میں ملی ہوئی
آرزوئیں اور بہت حسرت دار دل
چھپا ہوا تھا۔ کیونکہ جب کبھی فیریا کے
وہ پاس نہ ہوتا۔ تو اوسکے دل سے
آہ نکلتی۔ ایک دن یوں اتفاق ہوا
کہ ایڈمنڈ اچانک بیدار ہوا۔ اوسے
شبہ ہوا کہ کوئی اوسکو بلا رہا ہے۔ اوس نے آنکھیں
کھولیں۔ اور تاریکی میں آنکھیں پھاڑ
پھاڑ کر دیکھا۔ کانوں میں ایک آواز
پڑی معلوم ہوئی۔ ایڈمنڈ نے کہا افسوس
کیا یہ ہو سکتا ہے؟"

اوس نے اپنی چارپائی کو کھسکایا پتھر
اٹھایا۔ اس سوراخ میں داخل ہو کر جھٹ
پہنچ گیا۔ جو دروازہ کھلا تھا۔ ٹمٹماتے چراغ
کی روشنی میں جسکی نسبت ہم نے ذکر
کیا ہے۔ فیریا اوس پیر مرد کو زرد رو ہو کر
اور جسم میں اور چارپائی سے چمٹے ہوئے
دیکھا۔ اسکی حالت وہاں سے وہ بیماری پیدا
تھی۔ جسے وہ پہلے ہی جانتا تھا۔ جسے اوس
نے پہلی دفعہ وہ علامات دیکھی تھی تو وہ
سخت گھبرا گیا تھا۔"

فیریا۔ (سر تسلیم خم کر کے) افسوس میرے
عزیز دوست تم سمجھتے ہو۔ مجھے خود بیان
کرنے کی کچھ ضرورت نہیں۔ معلوم
ہوتی۔"

ایڈمنڈ کے منہ سے چیخ نکلی۔ اور
حواس باختہ ہو کر دروازے کی طرف
جھپٹا۔ اور کہنے لگا مدد مدد۔ فیریا
میں ابھی طاقت تھی۔

فیریا۔ چپ چاپ۔ نہیں نہیں ہمارا کام
تو بس اب تم آپ اپنا خیال کرو۔ اور
اپنی حالت ایسی بناؤ۔ کہ یا تو اپنی قید
کو برداشت کر سکو۔ یا یہاں سے بھاگنے
کی کوشش کرو۔ جو کچھ میں نے بیان
کیا ہے اوسے ادراک کرنے کے لئے
برسوں لگیں گے۔ اور اگر معلوم ہو گیا
کہ ہم نے یہاں کیا کچھ بنا رکھا ہے۔ تو
ایک طور کے مانع ہونیمیں کوئی کلام
نہیں۔ علاوہ اس کے دوست نہیں
معلوم ہے۔ کہ یہ کوٹھڑی جسمیں اب
میں کے لئے چھوڑنے والا ہوں۔ خالی
نہیں رہیگی۔ کوئی اور کمبخت جلدی میری

جگہ آجاویگا اور آپ سے تم خاص کے
دوست معلوم ہوگے شاید وہ لوہران
مضبوط اور توانا ہو۔ اور ہمیں تمہارے
بھاگنے کے کام میں مدد دے سکے۔
میں تو ہمارے لئے سر راہ رہا ہوں
اے بیڑ ناداں جسم تمہیں جکڑ بند کیا
نہیں رکھیگا۔ آخر خدا نے تمہارے
لئے کچھ آپ کر دیا ہے جو کچھ اوس
نے تم سے لیا ہے۔ اوس سے وہ بہت
کچھ تمہیں دیگا۔ اب مرنے تو مرنے کا
وقت ہے ایڈمنڈ اوس کے ہاتھ
سے چھوٹ گیا۔ اور کہنے لگا اے عزیز
دوست آپ سے کہیں آپ سے مت
کہیں۔ اور پھر یاد رہا ہو کر کیونکہ
کچھ دیر تک اوسے کچھ ہوش نہیں
رہی تھی اوس نے کہا۔ آہ انھوں نے
تمہیں ایک دفعہ خدا سے بچایا ہے۔
اب دوسری دفعہ بھی بچاؤنگا۔ اور
چارپائی کے پاؤں کو اٹھا کر اوس نے
وہ شیشی جس میں سرخ سرخ عرق
تھا نکالی۔ اور پھر آواز بلند اوس
نے کہا۔ دیکھیں ابھی کچھ باقی ہے۔
جلدی جلدی مجھے کچھ بتا دو۔ کیا کرو۔
کیا کوئی ہدایت دینے والی ہے عمر
عزیز دوست تو بھی جب سمجھا ہے
فابریا۔ (سر ہلا کر) اوسے یہاں رہی
ہیں کچھ شبہ نہیں۔ خدا جایا ری

کہ آدمی جسے اوس نے پیدا کیا اور
جسکے دل میں زندگی کی محبت اوس
نے کوٹ کوٹ کر بھری ہے۔ اپنی
زندگی کو بچانے کے لئے جو کچھ اس سے
ہو سکتا ہے کرے گو اس سے نکلنا
ہوگی۔ مگر پھر بھی چاہتا ہے
ڈینٹر۔ آہ۔ ہاں۔ ہاں اور میں چاہتا
ہوں۔ کہ تم بچ جاؤگے۔
فابریا۔ اچھا تو آرام تو مجھے سردی
نہیں ہے۔ میں موت کو اپنے پاؤں کی
طرف حرکت کرتے دیکھتا ہوں دیکھو
میرے قواے کیسے بچ رہے ہیں میری
ہڈیاں ٹوٹی جاتی ہیں۔ اور میرا تمام
جسم کانپ رہا ہے پانچ منٹ کے بعد
بیماری کا اثر دور ہو جاویگا۔ اور
پاؤ گھنٹے کے بعد سوائے لاش خاک کے
مجھ سے اور کچھ باقی نہ رہیگا
ڈینٹر۔ (درد ناک غم اور تکلیف کی آواز
سے) آہ!
فابریا۔ جیسا تم نے پہلے کہا تھا۔ ویسے
اب کرو جیسا انتظار کیوں کرتے ہو۔
زندگی کا سوتا مجھ میں سوکھتا جاتا ہے
پھر اسنے مفلوج ہاتھوں اور پاؤں کی
طرف دیکھکر اوس نے کہا۔ موت اپنا
آدھا کام کر چکی ہے اگر تم جانتے دسکے
بارہ دفعہ ڈوبا دیکھو کہ جسکے ہوش
نہیں آتی تو پھر باقی ہے۔ میں مرتے کو

ٹھٹکا۔ ایسا ہاتھ اس کے دل پر اس
نے رکھا۔ اور محسوس کیا کہ اوس کا
جسم رفتہ رفتہ سرد پڑ جاتا ہے
اور دل کی حرکت زیادہ مدہم اور
سست ہوتی جاتی ہے یہاں
تک کہ اوسے محسوس ہوا کہ اب
وہ حرکت بھی بند ہوگئی۔ ہاں اس کی
آخری حرکت بھی بند ہوگئی چہرہ
کا رنگ بھی زرد ہوگیا۔ آنکھیں کھلی
رہیں اور نظر پتھرائی ہوئی۔ صبح
کے چھ بجے تھے۔ اور دن نکلا تھا
شمس کی کرنیں اندر آرہی تھیں اور
اس کی روشنی کو انہوں نے اور
بھی مدہم کیا۔ مرحوم کے چہرے پر
عجیب عکس پڑا ہوا معلوم ہوتا تھا
جس سے کبھی کبھی زندگی کا عکس
بھی معلوم ہوتا تھا۔ جب دن اور
رات کے بیچ میں یہ کشمکش جاری
تھی۔ ڈینٹس کو ابھی تک شک تھا لیکن
جونہی کہ زیادہ دن چڑھا تو اوسے
معلوم ہوا کہ وہ لاش ہے کہ اس
ٹھہرا ہے۔ پھر تو وہ بہت ہی ہراساں
اور خائف ہوا۔ اس کے دل میں
اس ہاتھ کو بند کرنے کی جرأت نہ تھی
جو چارپائی سے باہر نکلا ہوا تھا
اس میں اس پتھرائی ہوئی نظر کی
طرف دیکھنے کی جرأت نہیں پڑتی تھی جب
اس نے بند کرنے کی کوشش کی
تھی۔ مگر بند نہیں کر سکا تھا۔ جونہیں وہ
انہیں بند کر دیتا تھا وہ کھل جاتی تھیں
اوس نے لیمپ کو بجھا دیا خبرداری سے
اوسے چھپا دیا اور پھر چلا گیا اور
اس نے وقت اوس چور دروازے کو
جہاں تک احتیاط سے ممکن ہوا بند کر گیا
یہ وقت وارڈن کے آنے کا تھا۔ اور وہ
آرہا تھا۔ پہلے وہ ڈینٹس کے کمرے میں آیا
اور اسے چھوڑ کر وہ فیریا کی کوٹھری میں
جانے لگا۔ جہاں وہ صبح کا کھانا اور کچھ کپڑا
لیجا رہا تھا کوئی ایسی بات واقع نہیں
ہوئی۔ کہ اوسے شک لگتا کہ کیا ہو رہا ہے
یا کیا نہیں ہوا۔ وہ اپنے راستے
پر چلا گیا۔

ڈینٹس کے دل میں اس وقت
ہانپتے ہوئے آرزو پیدا
ہوئی۔ کہ اس کمبخت دوست کی
کوٹھری میں کیا ہو رہا ہے۔ اسلئے
وہ پوشیدہ چور راستے سے داخل
ہوا۔ ابھی کہ وارڈن فیریا کو پکار رہا تھا
اور اس کی باتیں سننے کے لئے کھڑا
ہوگیا۔ اور اس کی مدد کے لئے
پکارا اور آدمی بھی آگئے۔ اور اس
وقت اور سپاہیوں کے پاؤں کی
آواز آئی۔ اور گورنر بھی آیا۔

ایڈمنڈ۔ نے چارپائی کی آواز سنی
جس سے وہ اس لاش کو حرکت دے
رہے تھے۔ گورر کی آواز کسی نے
او نہیں کہا کہ اس کے چہرے پر کچھ
پانی کا چھڑکاؤ دے اور معلوم کرے
کہ اوس سے اسے ہوش نہیں آئی۔
اوس نے ڈاکٹر کو بلا بھیجا گورر پھر باہر
چلا گیا۔ کچھ رحم سے بھرے ہوئے
لفظ ڈسٹر کے کانوں میں آئے اور پھر
اس نے انکو ٹھٹھا کرتے ہوئے سنا۔
ایک لاٹ۔ جب پاگل اپنے خیالوں کی
خبر لینے کیلئے چلا گیا ہے اوس کا سفر
سلامت ہو۔
دوسرا۔ باوجود یکہ اس کے پاس
کروڑوں ہیں۔ مگر اس کے پاس کفن
کو کوڑی نہیں نکلے گی۔
تیسرا۔ آہ قلعہ الپ کا کون نگران
نہیں ہے۔
وہی پہلا بولنے والا۔ چونکہ وہ
پادری تھا۔ شاید وہاں سے اس کا
خرچ ملے۔ ہاں ضرور اس کے لئے
وہاں سے کوئی کمک عنایت ہوگا
ہی۔
ایڈمنڈ۔ نے سب باتیں سنیں۔ مگر
جو کچھ انہوں نے کہا تھا۔ اسقدر سمجھا۔
سب چپ ہو گئے۔ اور اس نے خیال
کیا۔ کہ وہ کمرے سے چلے گئے ہیں

پھر بھی یہاں جلیسکی اس میں جرات پیدا
نہیں ہوئی تھی وہ خیال کرتا تھا کہ ممکن
نہیں کہ لاش اکیلی چھوڑ گئے ہوں اسلئے
وہ چپ چاپ اور بے حس و حرکت ہو کر
کھڑا رہا۔ اپنا سانس بھی روکے ہوئے تھا
ایک گھنٹے کے اختتام پر اوس نے ایک
آواز آہستہ سے سنی جو رفتہ رفتہ
اونچی ہوتی گئی۔ اب گورر آرہا تھا۔
اور اس کے پیچھے ڈاکٹر اور دیگر آدمی
تھے۔ ذرا سی دیر کیلئے بالکل خاموش
ہو گیا۔ ایسا معلوم ہوا۔ کہ گویا ڈاکٹر
لاش کو دیکھ رہا ہے جسکے بعد ہر
ایک کی آنکھیں اس کی طرف لگ گئیں
جس بیماری کے صدمے سے بیمار بیہوش
ہوا تھا۔ جس کی علامات کو اس نے دیکھا
اور کہا کہ وہ مر گیا ہے۔ اس پر ایسے
سوالات اور جوابات شروع ہوئے کہ
جنسے ڈیمسٹر کو بہت غصہ آیا کیونکہ وہ
چاہتا تھا کہ جیسے اس بیچارے سے
اوسے محبت تھی ویسے سب
ویسا اس سے پیار کرے۔
گورنر۔ ڈاکٹر کی بات پر یقین
کر کے مجھے آپ کی بات سنکر بہت
افسوس ہوا ہے۔ کہ وہ پیر مرد بالکل
مر گیا ہے۔ کیونکہ وہ نیک مرد اور
خاموش آدمی تھا۔ اور اپنی سوچ
دنیا میں مگن تھا۔ اور اس کے

[illegible]

بھی سنتے ہوں گے تاہم
گورکن۔ سردار داروغہ صاحب! ہم نے کبھی نہیں
کہا کہ یہ شخص بیمار ہے۔
داروغہ۔ صاحب نہیں۔ بعض وقت
مجھے اس بات کا بہت خوف ہوا کرتا
تھا۔ ایک دن جب میری بیوی بیمار
تھی۔ اس نے ایک نسخہ لکھ کر دیا اور
اس کے استعمال کرانے سے وہ چنگی ہو گئی
ڈاکٹر۔ آہ! مجھے اس بات کی کوئی
خبر نہیں تھی۔ کہ وہ ایسا حاذق ہے لیکن اے
گورکن صاحب میں امید رکھتا ہوں کہ
آپ اس کی اچھی طرح سے غور کیا
تجہیز و تکفین کریں گے
گورکن۔ تسلی رکھیں اسے کمبل
میں دفن کیا جائیگا۔ کیا اس سے تم
راضی ہو؟
داروغہ۔ کیا صاحب کے رو برو یہ بات
نہیں طے کرنی چاہئے
گورکن۔ بیشک مگر جلدی کرو۔ میں یہاں
سارا دن نہیں ٹھہر سکتا۔ اس پر کچھ اندر
باہر آنے جانے کی آواز سنی گئی اور ایک
لمحہ کے بعد ڈھپیٹر کے کالر میں گھڑی
کی آواز سنائی دی۔ چار پائی کے
اٹھانے کے وقت آواز آئی۔ اور ایک آدمی
کے پاؤں کی آواز جو اسے اٹھا رہا
تھا اور اس نے سیدھا پھر اوپر چارپائی
لیا اور [illegible]

رکھا گیا۔ آواز کی
گورکن۔ شام کے وقت
ایک لفٹ کیا جارہا ہوگا۔
گورکن۔ یہ تو ممکن نہیں۔ قلعے کا پادری
کل مجھ سے ایک ہفتہ کی رخصت
لے گیا ہے میں نے اس سے کہا تھا
کہ اس کی غیر حاضری میں میں بیماروں
کے پاس ہو آیا کروں گا۔ اگر تمہارے
مریض نے اس قدر جلدی کی تو اسے
پھر یونہی رہنا چاہیے۔
ڈاکٹر۔ ایسے ہم پیشہ کی اس طور سے
بے حرمتی دیکھ کر۔ افسوس۔ افسوس وہ تو
پادری بھی ہے خدا اس کے بستہ کی عزت
کریگا۔ اور شیطان کو اس کا جنازہ نہ
پڑھے جانے پر خوش ہونے نہیں دیگا
اس کے بعد جب دوسرے اوروں نے
قہقہہ لگایا۔ اس وقت تک یہی دستور
تھا کہ جو کوئی قید خانے میں مر جاتا تھا
اسے کمبل میں ڈال کر دفن کر دیا
کرتے تھے
گورکن۔ جب سب کام ہو ہوا لیا
آج شام کو
داروغہ۔ کیا ہم اس کے پاس نہیں
رکتے تھے؟ دس گیارہ بجے؟
گورکن۔ اس سے کیا حاصل۔ دروازہ
بند کر دو اور اسے ایسے طور سے
پڑا رہنے دو کہ گویا وہ زندہ ہے۔ بس

اور کچھ نہ کرو۔

پھر وہ چلے گئے اور قدموں کی آہٹ غائب ہوتے ہوتے بند ہو گئی۔ دروازہ کا شور بھی جب اسکی چٹخنیاں آواز کر گئیں بند ہو گیا اور ایسا عالم خاموش طاری ہوا۔ کہ کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ ہاں موت کا سماں بندھا ہوا تھا۔ جس سے اس نوجوان کی ہمت کافور ہوئی جاتی تھی۔ پھر اوس نے بڑی احتیاط سے سر اٹھایا اور چور نگاہوں سے کمرے کے اردگرد دیکھا۔ وہ خالی تھا اور ڈینٹز اوسے خالی پا کر اندر گیا۔

بیسواں باب

قلعہ ایف کا قبرستان

چارپائی پر جہاں روشنی کی کرن نہایت زرد تاریکی میں سے آ کر پڑتی تھی ایک موٹا کمبل پڑا ہوا معلوم ہوا۔ اس لاش ڈھانپ کر رکھے ہوئے تھی۔ یہ گویا فیریا کا آخری کفن تھا۔ جس کی نسبت کہ داروغہ نے کہا تھا۔ بہت کم قیمت تھی۔ پھر سب کچھ تکمیل پذیر ہو لیا ڈینٹز اور اس کے قدیم دوست کے درمیان آخری جدائی ہو گئی تھی۔ وہ ان آنکھوں کی طرف جو کھلی رہ گئی تھیں۔ نہیں دیکھ سکتا تھا۔ اس نے اپنے تئیں اگر نظارہ کی بھلا کب برداشت ہو سکتی تھی۔ وہ اسکو ہاتھ میں نہیں لے سکتا تھا جس نے اس کی آنکھوں کے آگے سے وہ پردہ اٹھا دیا تھا۔ جس کے سبب سے اسکی آنکھیں کچھ نہیں دیکھ سکتی تھیں۔ وہ فیریا جس کے ساتھ اوسے ملکر ہنسی اور خوب سے باتیں کرنے کی عادت ہو گئی تھی۔ اب دم نہیں لیتا تھا صرف یوں لیکے وہ اس خوفناک چارپائی کے کنارے پر بیٹھ گیا۔ اور لگا فکر تفکرات میں غوطے کھانے۔

تنہا! ہاں وہ پھر تنہا رہ گیا فیریا اس کے پاس کوئی بات کرنے والا نہ تھا پھر اس نے اپنے تئیں گویا عدم کے بیچ میں گرفتار پایا۔ تنہائی نہ تھا۔ نہ وہ کسی کو دیکھ سکتا تھا۔ نہ کسی سے کچھ سن سکتا تھا وہ شخص جس نے پھر زندگی کی محبت اوس کے قالب میں پیدا کی تھی۔ مر پڑا تھا کیا یہ وقت نہیں تھا۔ کہ فیریا جیسا [illegible] خالق کے پاس جاوے۔ اور اس نہایت تکالیف اور مصیبت کے بعد زندگی کے معمے کو حل کرے

خودکشی کا خیال جسے فیریا نے ڈینٹز کے دل سے دور کر دیا تھا۔ اور جب وہ زندہ تھا۔ اوس کے سامنے یہ بات اوس کے لوح محفوظ سے محو ہو گئی تھی اس کے سامنے یہ بات مردہ جسم کے

سامنے اوس کی صورت سہم کر آ کھڑی
ہوئی۔ اور اس نے کہا اگر میں مر جاؤں
تو جہاں وہ جائیگا یقیناً وہاں میں
جاؤنگا۔ لیکن مروں تو کیسے مروں؟
اور پھر اس نے کہا یہ بات بہت آسان
ہے میں یہاں رہتا ہوں جب کوئی دروازہ
کھولیگا۔ اس سے لپٹ جاؤں آپ
ہی وہ مجھے مار دیگا۔ لیکن ہم واہمہ کے
وقت بھی ایسا الہام ہوا کرتا ہے کہ بادل
بھی ناگہانی بلند پہاڑ کی چوٹیوں پر
پاٹے جاتے ہیں۔ ڈیمٹر کے دل میں اس
قسم کی موت سے بچاؤ پیدا ہوا اور یہ بات
سے نکل پھر زندگی اور آزادی کی خواہش
نے اس کے دل میں جوش مارا۔

ڈیمٹر۔ مروں آہ نہیں اسقدر تکالیف
اور مصائب کے بعد کیسے جان دوں۔
سچ ہاں اگر میری موت آ گئی ہوتی تو
خوب تھا۔ لیکن اب مرنا بہت تکلیف دہ
اور ناگوار معلوم ہوتا ہے۔ اب میں زندہ
رہنا اور دنیا کے جھمیلوں سے آخر تک
کرنا چاہتا ہوں۔ میں اس شادمانی کو
برسوں محروم کیا گیا ہوں جو حاصل کر لوگ
بیشمار ہنستے ہیں پھر لازم ہے کہ لے
دشمنوں کی موت خبر لوں۔ اور شاید کون
جانتا ہے کہ دوست قابل شکریہ
ادا کرنے کے ہوں۔ پھر بھی یہ لوگ مجھے
یہاں فراموش کر دینگے۔ اور میں قید کی

طرح قیدخانے میں مر جاؤں گا۔ جب اس
نے یہ کہا تو وہ بے حس و حرکت ہو کر بیٹھ گیا
اس کی آنکھیں ایسے طور سے گڑی ہوئی تھیں
جیسے اس آدمی کی ہوتی ہیں جسکے دل میں
کوئی خیال یکایک پیدا ہو کر لٹتا ہے۔ اور اسطرح
وہ عالم تحیر میں رہتا ہے۔ اچانک وہ اٹھ
کھڑا ہوا اپنا ہاتھ اوس نے اپنے سر پر رکھا
گویا کہ اس کے دماغ میں چکر آ گیا۔ دو تین دفعہ
کوٹھری کے گرد پھرا اور پھر جلدی ٹھیر گیا اور
کہنے لگا۔ آہ آہ یہ خیال میرے دل میں
کون ڈالتا ہے۔ اے مہربان خدا کیا تو
یہ چاہتا ہے کہ سوائے مردوں کے کوئی اس
قیدخانے سے زندہ آزاد نہیں ہوتا۔ تو
مجھے اون کی جگہ اختیار کرنی چاہئیے۔ اس پر
دوبارہ غور کرنا مناسب نہ جانکر اور تاکہ
اوس کا پختہ ہوا ارادہ بدل نہ جائے۔ وہ
اس خوفناک کمل کیطرف جھکا۔ اور چاقو سے
جو فریا نے بنایا تھا۔ اوسے کھولا۔ لاش کو
کمل سے علیحدہ کیا۔ اور اوسے اپنی کوٹھری
میں لے گیا۔ اپنے بستر پر اوسے
لٹا دیا۔ اور ایک چیتھڑا جو وہ اپنے سر پر
لپیٹا کرتا تھا۔ اس کے سر کے گرد لپیٹ
دیا۔ اپنے کپڑے سے اوسے ڈھانپ
دیا اور ایک دفعہ اوس برف سی سرد
ہوئی ہوئی پیشانی کو بوسہ دیا۔ اور ان کھلی
ہوئی آنکھوں کو جو ہیبت خوفناک دکھائی
دیتی تھیں۔ بند کرنے کی کوشش کی۔ مگر وہ

سدھ ہوئیں۔ پھر کو دیوار کیطرف پھیر دیا
تاکہ کھانا لانیوالے کو جب وہ کھانا لاوے
یقین ہو کہ وہ سویا ہوا ہے۔ جیسے کہ اوس
کا معمولی دستور تھا۔ پھر وہ واپس ہوا۔
چارپائی کو دیوار سے لگا دیا۔ دوسری
کوٹھڑی میں گیا۔ اوس پوشیدہ جگہ سے
سوئی دھاگا لیا اپنے چیتھڑوں کو اتار کر
پھینکدیا تاکہ اوہیں صرف جسم اوس
کمبل میں معلوم ہو اور اس کمبل میں داخل
ہوکر وہ اسطور سے لپیٹ گیا جیسے کہ وہ
اس لاش کو چھوڑ گئے تھے۔ اور جیسا کہ
وہ رکھ گئے تھے ویسے سے ٹھیک کرلیا۔
اگر کسی ۔ کسی سبب سے قیدخانے والی
وہاں آجاتے تو اوس کے دل کی حسرتیں
سی جاتی۔ ڈینٹر کا ارادہ تھا۔ کہ شام کے
وقت کی انتظاری کرلیتا تاکہ وارد عمل ہو
جاتا مگر وہ ڈرتا تھا کہ گورنر اپنا
ارادہ نہ بدل لیوے۔ اور لعش
کو سویرے سے لیجانیکا حکم دیوے
اس صورت سے اس کی تدبیر
نے کسی نہ کسی طور سے صورت
پکڑ لی تھی۔ اور وہ چاہتا تھا
کہ اب وہ عمل میں بھی آجاوے
اگر اس اثنا میں کہ وہ لیجا
رہے ہوں اونہیں معلوم ہوجاوے
کہ بجائے مردہ کے زندہ کو وہ لیجا رہے
ہیں۔ اوس نے ارادہ کرلیا کہ وہ انہیں
اپنے تئیں شناخت کرنیکی مہلت نہیں
دیگا۔ بلکہ چاقو سے اچانک کمبل کو سری
سے پاؤں تک کاٹ کر وہ کھول دینا چاہتا
تھا۔ اور ان کی گھبراہٹ سے بھاگ کے
جانے کی امید رکھتا تھا۔ اور اپنے جی
میں کہتا تھا۔ کہ اگر وہ پکڑنے کی کوشش
کرینگے۔ تو وہ انہیں چاقو سے
جواب دیگا۔

اگر وہ اس قیدخانے میں لیجائینگے اور قبر
میں جا دھرا۔ تو اس نے کہا میں اپنے اوپر
مٹی پڑنے دونگا اور جب رات ہوگی
اور سب کوئی چلے جائینگے۔ تو اکھاڑ ہولوں
کے ایسی سختیں بھی نہ سوتی ہونگی۔ کہ
اس نرم مٹی میں ابھار سے باکر
نکل جاؤنگا اور پھر اس نے کبھی اون
نے کر لی۔ کہ اوس کا بوجھ اسقدر زیادہ
بھاری نہ ہوگا کہ میں اوسکو کھول نہ
کر سکے۔ اور اگر اس میں دھوکا لگا اور
مٹی بہت بھاری ہوئی تو پھر دم بند
بند ہو جائیگا۔ جس سے کچھ مضائقہ
نہیں۔ قصہ تو تمام ہو جائیگا ڈینٹر
کو کھانا کھائے دو دن ہو گئے تھے
مگر بھوک پیاس اوسے معلوم نہیں ہوتی
تھی۔ نہ اوسے اب اس کا کچھ خیال ہی تھا
اس کی حالت ہی اب ایسی تھی۔ کہ
کہ ان باتوں کے سوچنے کے لئے اسے
فرصت ہی نہیں تھی۔

اول خطرہ جو ڈاکٹر کے دل میں تھا یہ
تھا کہ جب کھانا آئیگا۔ وہ اسوقت یہ ہوگا نہ
تھا اور جو اوس وقت وہاں [illegible] آتا ہوں [illegible]
جاوے۔ کہ دوسرا شخص جو کوئی ہو [illegible]
ڈاکٹر کا کام [illegible] کرنے کا جاتا تھا۔ وارڈو
ایسی وقت بھی آیا رہا تھا جب وہ چارپائی
پر لیٹا ہوا سوتا تھا۔ اسیوقت وہ آدمی اسکی
روٹی اور شوربا میز پر رکھ جاتا تھا۔ اور تیسرا
کوئی کلمہ کہہ چلا جاتا تھا۔ شاید اسیوقت وارڈو
معمول کی طرح جب [illegible] اور دیکھا کہ
اوسے کوئی جواب نہیں ملا۔ چارپائی کے پاس
جاوے اور اسی طور سے اوسے سب کچھ
معلوم ہوتا ہے۔

جب سات بجے کا وقت آیا۔ تو واقعی ڈاکٹر
کی تکلیف حد سے زیادہ بڑھ گئی۔ اوس نے
اپنا ہاتھ دل پر رکھا مگر اس کی جنبش کہاں
رک سکتی تھی۔ اور دوسرے جب وہ اپنی
[illegible] سے [illegible] ہوتا تھا [illegible]
تمام وجود کا تپ جاتا تھا اور اسکا دل اس
طور سے دھڑکنے لگ جاتا تھا کہ گویا معطل ہو گیا ہے
جب وہ خیال کرتا کہ اسکی موت قریب آگئی
تاہم وقت [illegible] شور کے [illegible] میں
گذرتا گیا۔ جس سے ڈاکٹر کو معلوم ہوا
کہ اس اول مرحلے سے تو بچ [illegible] اچھا
شگون ہے آخر [illegible] وقت [illegible]
[illegible] ماؤں کی [illegible] گئی
[illegible] خیال کیا کہ [illegible]

آگیا۔ [illegible] اور [illegible] سے
[illegible]
کی [illegible]
[illegible]
[illegible] معلوم کیا کہ وہ [illegible] جو
اوس کی [illegible] کے لئے آئے ہیں [illegible]
جاری [illegible] سے مبدل ہوگیا [illegible]
اور [illegible] کو [illegible] دیکھا تو اوس
نے اوسکی آواز سنی [illegible] دروازہ کھلا
اور [illegible] ڈاکٹر نے ایک [illegible]
دیکھی جو معلوم ہوتا تھا [illegible]
کو چارپائی کی طرف [illegible] دیکھ [illegible]
[illegible]
اور [illegible] کو [illegible]
ایک [illegible] اٹھا کر [illegible]
[illegible]
[illegible]
سال [illegible]
[illegible] دن [illegible] جاتا ہے

چھپلا۔ کیا تم نے گرہ لگا دی ہے
[illegible] اس سے کیا فائدہ ہوگا جب
وہاں ملیں گے تو دیکھا جائیگا
چھپلا۔ ہاں تم نے ٹھیک کہا
ڈاکٹر۔ (دل ہی دل میں) [illegible] کہا [illegible]
اور [illegible]
[illegible] کہا [illegible]
[illegible]

اور پھر وہ دو تین قدم جھک کے آگے آگے وہ آدمی
مشعل لئے جا رہا تھا۔ وہ جھک کے اور بڑھنے لگے
اچانک اس نے راستے کی بائیں طرف ٹھنڈی ہوا
کو محسوس کیا اور اچانک کو اس نے پہچان
لیا یہ ایک ناگہانی سی پونچی تھی۔ اور ساتھ
ہی اس کے نم اور ریت سے مخلوط تھی فارکس
کوئی دس قدم گئے ہونگے کہ انہوں نے پاؤں
رکھ دیا ایک آن میں سے چلا گیا۔ اور ڈیٹر
نے اس کی چاپ کی آواز محسوس کر سنا
اور اپنے دل میں کہنے لگا کہ میں کہاں
ہوں۔

اٹھانے والا واقعی وہ ہلکا نہیں ہے ؟
اور وہ اس بابوجی کے پاس ہے گاڑی کے
کنارے بیٹھ گیا

دوسرا۔ ہاں۔ مجھے تو بستی دکھائیں
پہاڑیوں میں جو ڈھونڈ رہا ہوں۔ وہ جگہ مل
نہ سکے گا۔ مشعل بردار نے مشعل اونچی کی اور
اسے دکھائی۔

ڈیٹر: (دل ہی دل میں) وہ کیا ڈھونڈ رہا
ہوگا شاید کوئی اور چیز ... سے معلوم
ہوا۔ کہ فارکس نے اس چیز کو پا لیا ہے اور
کہنے لگا۔ اچھے مل گئی۔ مگر بلا دیکھا نہیں

دوسرا ہاں مگر پتہ سے دیکھے سے اس کا
پکڑنا ٹھیک نہیں جب اس نے کہا۔ تو وہ
ایک صندوق کی طرح آیا۔ اور اس نے اٹھا
کر ایک کنارے کا اور دوسرا چیز اس کے
پاس رکھی گئی ہے اور ساتھ ہی ایک اس کے
پاؤں کے گرد زور سے رسی باندھی گئی جس سے
اسے لگا کہ محسوس ہوئی

فارکس۔ جو دیکھ رہا تھا۔ جو کہا کہ تم نے
گرہ لگا دی ہے

دوسرا ہاں۔ خوب مضبوط لگا دی ہے

فارکس۔ تو پھر اٹھاؤ۔ پھر انہوں نے
تابوت اٹھایا اور چل دیئے۔

اور چالیس قدم اور گئے۔ اور پھر ٹھہر گئے۔
ایک دروازہ کھولا۔ اور پھر کہ جلدی سے
ہوں جونہی وہ آگے گئے۔ سمندر کی لہروں
کی آواز ڈیٹر کے کانوں میں آئی۔

ایک اٹھانے والا۔ کیا خراب موسم ہے سمندر
میں غوطہ لگانے کی رات نہیں

دوسرا کیوں نہ ہاں دریا کو نشر ہو سکا تو
ڈوب لگا۔ مگر نہیں لگتا اور پھر وہ ہنسنے
لگا کہ ... ڈیٹر نے اس کششے کو نہ سمجھا۔
مگر اس کے بال کھڑے ہو گئے۔

ایک اب ہم یہاں ہیں۔

دوسرا ذرا آگے۔ ذرا آگے ہم جانتے ہیں۔
کہ آخری مردہ جو ہم نے پھینکا تھا۔ راستے میں
اٹک گیا چٹانوں سے اس نے ٹکریں کھائیں
اور گور ہر ایک نے ... کیا۔ کہ ہم سنگدل
ہیں۔

وہ چار پانچ قدم اور گئے۔ اور پھر ڈیٹر
نے محسوس کیا کہ ایک نے سر کی طرف
سے پکڑا۔ اور دوسرے نے اس کی ٹانگوں کی
طرف سے اور اسے ادھر ادھر ہلانے لگے۔

۲

قریب ایک دو منٹ اور بہت پیچھے رہا ہوگا
میں اوسے پھینکدیا ۔ اس اثنا میں ڈینیز
نے معلوم کیا کہ وہ ہوا میں ایسے طور پر پھینکا
گیا ہے جیسے کہ کوئی زخمی پرندہ جو پرّ
لگا ہو ۔ گر رہا ہو ۔ یہ ایک شک کہ اوسکا دل
سخت کوشش کرنے لگا ۔ ہر ایک لحظہ
گویا اوس کے لئے ایک صدی کا زمانہ تھا
آخر یہ امر ہوا کہ طور سے سر کے
بل نیچے پانیمیں وہ جا کر گرا ۔ گرنے کے وقت
اوس کے منہ سے چیخ نکل گئی اور لہر و لنا
کے نیچے آ کر ذرا سی دیر کے لئے اوسکا دم
رک گیا ۔

ڈینیز کو سمندر میں پھینکا گیا ۔ اور اس کی
تہ میں ٹکر اس کے پاؤں سے اٹھارہ سیر
بوجھ باندھا گیا تھا نیچے جانے لگا ۔ کیونکہ
وہ انقلاب کا عریاں سمندر تھا

اکیسواں باب

جیرین شولین

گو ڈینیز کے سر میں چکر آتا ہوا تھا اور
اوسکا دم گھٹ رہا تھا تاہم اوسمیں اسے
دم کو ضبط کرنے کی قدرت موجود تھی اور
چونکہ اوسکے ذرا سے ٹھہر جانے سے اوس
ہر ایک موقعہ کے لئے تیار رکھا جاتا تو کھلا
ہوا تھا اسلئے اوسنے جلدی کمل کو کھول
ڈالا اسنے ہاتھ کو چھڑا لیا ۔ اسنے جسم کو رہا
کیا لیکن باوجود ہمہ تن کوشش کرنیکے
کہ جتنی سے اسنے ہاتھ چھڑانے کی کوشش
کرنے اوس نے محسوس کیا کہ وہ اسکے
پیچھے کھینچ رہا ہے ۔ پھر اس نے اپنے
جسم کو جھٹکا دیا اور اوس رسے کو جس
سے اسکے پاؤں بندھے ہوئے تھے توڑ
ڈالا ۔ اسی وقت اسکا دم سخت ابتر ہو رہا
تھا ۔ زور سے مست کر کے وہ پانی کی سطح
پر آ نکل آیا اور جونہی اس کمبل کو جو اوسکا
اوس کا کفن ہونے لگا تھا پیچھے کیا
ڈینیز نے محض دم لینے کے لئے پانی کی سطح پر
لوٹ لگایا اور پھر غوطہ لگا لیا ۔ اوسکا
مطلب تھا ۔ کہ کوئی اوسے دیکھ نہ پائے
جب وہ دوسری دفعہ پانی کی سطح پر اٹھا
تو جس جگہ وہ پہلے تھا اوس سے تیس
قدم آگے نکل گیا تھا ۔ اوسنے اپنے سر پر
بادلوں اور طوفان سے بھرا ہوا آسمان نظر آیا
اور ہوا اوڑا ہوا بادلوں کو جس سے کبھی
کبھی کوئی ستارہ نظر آتا تھا ۔ پرے کا سے
روشنائی تھی ۔ اوسکے آگے سمندر کے پانی
کی وسیع سطح تھی ۔ اور لہریں بڑی اس
طور سے موجزن تھیں کہ بڑا ہی خطرہ پیدا
ہوتا تھا ۔ اوسکے پیچھے سمندری تھا بلکہ
آسمان سا سیاہ نشان تھا اور اس کے آگے
دیکھے ہوئے گٹھ اسطرح سے معلوم
ہوتے تھے کہ گویا اہوں اسم سیکارکو کم

سے ہٹ کر دور دیکھا [illegible] جھالر سے
اوپر کی چوٹی پر مشعل جل رہی تھی اور اس کا
عکس دور دور تک نظر آتی تھی اس نے خیال
کیا کہ وہ دور سے اس کی طرف دیکھ رہی
ہے۔ اس نے کچھ سوچا نہیں تھا کہ اس
نے کس طرح اس کی آواز سنی تھی۔ ڈسٹرکٹ
کچھ [illegible] اور وہ [illegible] پانی میں رہا۔
[illegible] پہلے ہی معلوم تھا [illegible]
[illegible] سے [illegible] کرنا تھا تو اس
[illegible] اس کے [illegible]
دیکھنے [illegible] تھے۔ اور [illegible]
[illegible] اور ایک [illegible]
[illegible] آپ [illegible] ہوا
تو [illegible] گئی تھی۔

[illegible] سر [illegible]
[illegible] اور [illegible]
[illegible] کر رہی [illegible]
[illegible]
آنا [illegible]
[illegible]
[illegible] ڈسٹر [illegible]
کہ [illegible] چکان
[illegible] معلوم ہو
[illegible] اس [illegible] سا سے
[illegible] کی طرف [illegible] کا تھا
[illegible] کو دائیں طرف [illegible]
[illegible] کی طرف [illegible] کو تھا۔

جاتا [illegible] والی وہ
[illegible] سکتا تھا لیکن [illegible]
کہا [illegible] ایک لگا
سکتا [illegible] تھا [illegible]
[illegible] اس دیکھا کرتا تھا
مارتا اور کہا کہ [illegible] تھا۔ [illegible] اس
[illegible] ہونا نہیں چاہیئے۔ اگر ہم
[illegible] کی کوشش کریں گے تو [illegible]
جائیں گے۔ [illegible] نہیں ہو سکتا [illegible]
[illegible] الفاظ [illegible] کان میں
گونجنے لگے تھی کہ اب وہ [illegible]
[illegible] کی [illegible]
کہ [illegible] آیا [illegible]
اور [illegible] معلوم [illegible]
کہ [illegible] کی [illegible] کو [illegible] نہیں
کر دیا اور [illegible] بات معلوم ہو گئی۔
کہ ابھی [illegible]
[illegible] کی سطح پر وہ [illegible] کی طرح
[illegible] کرتا تھا۔ [illegible] ہو کر
[illegible] نہیں۔ [illegible] کی کوشش
[illegible] ہوا اس نے [illegible]
کر آنا کوئی آواز [illegible] نہیں
وہ پانی کی سطح پر [illegible] آتا تھا وہ اپنی
[illegible] کر [illegible] کی طرف دیکھا
تھا۔ وہ [illegible] دیکھ نہیں سکتا تھا مگر
وہ اس کے وجود کو پاتا تھا۔ [illegible]
[illegible] اور [illegible] کی خوشی [illegible]

کو چھپا گیا۔ اور پھر کہنے لگا۔ وکٹورین
زنجیر ایک بالشت ترچھے ہو گیا ہے مگر
اس سے پہلے بھی جزیرہ شولس کے قریب
ہی ہو سکتا لیکن اگر یہیں سے غائب کی لو جب
کیا ہوگا؟ اتنا کہنے سے اسکے بدن
پر لرزہ آگیا۔ اس نے اپنے تئیں آرام
دینے کے لئے پانی پر رکھکر چلنے کی
کوشش کی۔ مگر دیکھا کہ اس سمندر ریزہ
میں تھا اور اسے محسوس ہوا کہ اسکا سکون
سے وہ آرام لے نہیں سکتا اور پھر کہنے لگا۔
اچھا میں لے جاتا ہوں۔ اور جب تک
بالکل تھک نہ جاؤں۔ نہ رکوں۔ ناخن
بچ گیا یا عذر ہو گیا۔ اور مایوسی سے
جوش میں آکر اس نے سو شاکوشش
کی

اچانک اس نے دیکھا۔ کہ آسمان
زیادہ تاریک ہو گیا ہے۔ اور بادلوں
کے دامن کے جل آرہے ہیں ایسا ناک
مر اس کے گھٹنے میں سخت درد ہونے
لگا۔ اسکے خیال سے اس نے کہا۔ کیا درد؟
کوئی لگی ہے۔ اور ایک لحظہ میں وہ اس
کی آواز کر بیٹھا لیکن اس نے کچھ
نہ سنا۔ ڈیشر نے اپنا ہاتھ پھیلایا
اس کے ہاتھ کو کوئی چیز لگی۔ اس نے
پھر اپنی ٹانگوں کو ہلایا اور [illegible]
کو معلوم کیا۔ اور فوراً اس نے اسے
ہٹا کوشش اس نے بادل محسوس

کیا تھا تاکہ ایسی بھی پہلے کی سی شے
محسوس ظاہر کیا ہوا تھا۔ آسمان
سے پانی گر رہا تھا۔ اور اسے معلوم
ہوتا تھا۔ کہ آگ کے شعلے آسمان تک
سے چلکر ختم ہو گیا ہے۔ یہی جزیرہ شولس
تھا۔ ڈیشر اٹھا جو شکر گزاری میں
آکر دعا مانگی۔ شمال مشرق سے تیس میل
دیا۔ جو اس سے آدھ سے بھی زیادہ معلوم
ہوتا تھا۔ پھر باوجود اس کے کہ ہوا چل
رہی تھی۔ اور بارش ہو رہی تھی۔ وہ بے
سبب تھکاوٹ کے لیے بیہوش ہو کر
سو گیا۔ ایک گھنٹے کے بعد بجلی کی گرج کی آواز
سے اس کی آنکھیں کھل گئیں۔ طوفان
[illegible] زور سے چل رہا تھا۔ مگر اس نے
ابھی سیدھی اور [illegible] ادھی [illegible] ختم کر دیا
تھی۔ اور لحظہ لحظہ بجلی کی چمک آسمان
میں آگ کے سانپ کی طرح چمک جاتی
تھی۔ اور ان بادلوں کا جو سمندر کی لہروں
کی طرف بڑھا چلا جاتا تھا۔ روشن کر
دیتی تھی۔
ڈیشر کو دھوکا ہونے لگا تھا۔ وہ اس
[illegible] میں
[illegible] ہو چکا تھا۔ اور ابھی وہ جزیرہ شولیس
تھا۔ وہ جانتا تھا۔ کہ وہ جزیرہ [illegible]
[illegible] سمندر [illegible]
تھا۔ اور [illegible] کا حصہ کیا
اور [illegible] میں جانا چاہا۔ وہ بھی ویسا ہی

بہتر تھا مگر بڑا تھا اور اس لئے کہ اس
میں انسان اچھی طرح سے پوشیدہ رہ
سکتا تھا۔
ایک جھکے ہوئے چٹان نے اُن کے
لئے اوٹ پناہ دی اور ابھی مشکل سے
آرام آیا تھا۔ کہ طوفان کا شور ہونے
لگا اینڈرسن نے چٹان کو جھکتے ہوئے وہ
کانپتا ہوا پڑا تھا۔ محسوس کیا۔ لہریں
جو اس چٹان کے ساتھ ٹکراتی تھیں
اس کی جھاگ سے وہ تر ہو جاتا تھا
مگر وہ صحیح و سالم بچ آیا تھا۔ تاہم ہوا
کی لڑائی میں اس کے سر میں چکر آتا
تھا۔ اور بجلی کی روشنی سے اس کی
آنکھیں چکاچوند ہو جاتی تھیں۔ اُسے
ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ جزیرہ اپنی جڑ سے
بنیاد تک ہل جاتا ہے۔ اور وہ جہاز
کی طرح جس کا لنگر چھوٹ گیا ہو۔ اور
سمندر کی سطح پر بہنے کو موجود خیال
کرتا تھا۔ اس نے پھر یاد کیا کہ اس
دو تین دن سے کچھ نہیں کھایا اور نہ
پانی پیا تھا اس لئے تا حد ٹھہر سکے۔ اور
جوں توں کر کے ایک گڑھے میں سے جو
ہیں پانی جمع ہو رہا تھا۔ پانی پیا
جب وہ اٹھا تو بجلی اس زور سے چمکی
کہ گویا آسمان کھل گئے ہیں آس کی روشنی
سے لیٹے اور دریا ان کہ جس کے درمیان
جدا ایک ناہموار کے فاصلے پر ہے ڈنمر

نے دیکھا۔ کہ بجلی پکڑنے والی کسی ہوا اور
لہر کے رو سے بہتی چلی آ رہی ہے۔ ایک سیکنڈ
بعد اس نے اسے سرد کرتے آتے ہوئے
دیکھا۔ ڈنمر نے ایک بلند آواز سے اس کھینیا اور
خطرے سے آگاہ کیا۔ لیکن اس خطرے
کو انہوں نے خود دیکھ لیا جب بجلی پھر
چمکی تو اس نے دیکھا۔ کہ چار آدمی کشتی
مستول کو چمٹے رہے ہیں۔ اور بادبان
ٹوٹے ہوئے حصے سے پھٹا ہوا ہے۔
ان آدمیوں میں سے ایک اس نے دیکھا
تھا۔ آدمی اُسے بھی دیکھ لیا۔ کیونکہ ان
کی چیخیں ہوا کے ذریعے اس کے کانوں
میں آتی تھیں۔ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر ہوئے
مستول پر بادبان جو ذرہ ذرہ ہو رہا تھا
ہل رہا تھا۔ اچانک وہ رسی جس سے وہ
بندھا ہوا تھا ٹوٹ گئی۔ اور وہ رات
کی تاریکی میں سمندر کے جانور کی طرح
غائب ہو گیا۔ اسی اثنا میں ہیبت ناک کی
آواز آئی۔ اور چیخیں تھم گئیں۔ چٹان
کی چوٹی پر بیٹھے ہوئے ڈنمر نے کشتی کو
ٹکڑے ٹکڑے ہوتے دیکھا۔ اور ان کے
ٹکڑوں کے درمیان کچھ ملاحوں کے
چہرے بجلی کی روشنی میں دکھائی دیئے
پھر اندھیرا ہو گیا ڈنمر دوڑا۔ اپنی جان
کی خطرات سے لگ کر ہلاک ہونے کی اس نے
ذرہ پرواہ نہ کی۔ اس نے کان لگا
اور اس نے دیکھنے کی کوشش کی۔ مگر نہ کچھ دیکھا

دیتا وہ چھپ سی ہوگئیں تھیں۔ اور
صرف طوفان گرج رہا تھا رفتہ رفتہ
جب ہوا کم ہوئی۔ سیاہ بادل مغرب کی
طرف اڑکر چلے گئے۔ اور نیلگوں آسمان
دہرے ہوئے ستاروں سے صاف
نکھرا اور چمکتا ہوا نکل آیا۔ اس کے
بعد جلدی ایک سرخ قطار افق
میں نمودار ہوئی۔ لہریں سفید ہوگئیں
اور ان پر روشنی کا عکس پڑنے لگا۔ اور
اُن کی کگار چوٹیاں سنہری نظر
آنے لگیں۔ دن چڑھ گیا تھا۔

ڈینٹز۔ اس وسیع نظارہ کو دیکھ
رہا تھا کیونکہ جب وہ بیدار ہوا تھا۔
وہ اُسے بھول گیا تھا۔ اس نے قلعہ کی
طرف منہ پھیرا۔ اور سمندر اور خشکی
دونوں کی طرف دیکھا۔ وہ تاریکی میں
نظر آنیوالی عمارت سمندر کی سطح سے بلند
اٹھی ہوئی تھی۔ کہ جس سے رعب اور
دہشت دلپر غالب ہوتا ہے۔ پانچ بج
گئے تھے اور سمندر تھم گیا تھا۔

ڈینٹز نے خیال کیا کہ دو تین گھنٹوں
کے بعد داروغہ میرے کمرے میں آئیگا
میرے بیچارے دوست کی لاش کو دیکھیگا
اوسے پہچانیگا۔ اور بیفائدہ میری
تلاش کریگا۔ اور پھر سب کو خبر کردیگا
پھر وہ راستہ دریافت ہوگا جن آدمیوں
نے مجھے سمندر میں پھینکا۔ اور جنہوں نے
وہ چیخ جو منہ سے نکلی تھی ضرور
سنی ہوگی۔ اون سے دریافت کیا جائیگا
پھر کشتیاں مسلح سپاہیوں سے بھرکر
میری جستجو کی جائیگی۔ توپ کے ذریعے
ہر ایک کو خبر دیجائیگی۔ کہ ایسے بھاگنے
والے ننگے اور بھوکوں مرنے کو کوئی
پناہ نہ دیوے۔ مارسیلز کی پولس
خشکی پر تیار ہوگی۔ اور گورنر سمندر
میں میری تلاش کریگا۔ مجھے سردی
لگی ہوئی ہے۔ بھوکا بھی ہوں۔ مجھے تا
وہ چاقو جس نے مجھے بچایا تھا۔ گم ہو
گیا ہے۔ اے خدا در اصل میں نے
بہت تکلیف اٹھائی ہے۔ مجھ پر
رحم کر۔ اور جو کچھ میں خود نہیں کر
سکتا میرے لئے کردے۔

جب ڈینٹز نے دعا مانگی اوس نے
قلعہ الیف کی طرف دیکھا۔ اور پامیگ
کے جزیرے کے قریب ایک بحری پرند
کی طرح جو سمندر کی سطح سے اڑتا چلا
آتا ہے ایک کشتی دیکھی۔ جسے ملاح
ہی کی تیز آنکھ دیکھ سکتی تھی۔ وہ
مارسیلز کی بندرگاہ سے آرہی تھی۔
اور سمندر کی طرف اسکا رخ تھا۔
اور لہروں کو چیرتی چلی آتی تھی۔
(ڈینٹز نے) اپنے دل میں کہا۔ آہ۔
آدھ ایک گھنٹہ میں میں اوسے جا
پکڑونگا۔ لیکن اگر مجھے انہوں نے

ساتھ کر لیا۔ کیا کروں گا۔ بجز
کیا کر سکتا ہوں۔ کیا بات ایجاد
کروں۔ ساحل کے ساتھ ساتھ تجارت
کرنے کے لئے یہ آدمی جو اب تک ڈاکو
معلوم ہوتے ہیں۔ اس بات کو
پسند کریں گے۔ کہ مجھے مرحمت کر دیں
مجھے انتظار کرنا چاہئے۔ کیسے انتظار
کروں بھوکوں مر رہا ہوں۔ چند
گھنٹوں میں بھوک مجھے لگتا اور کمزور
کر دیگی۔ علاوہ ازیں ممکن ہے۔ کہ
شاید قلعہ میں میری نسبت کسی کو
غلطی لگی ہو۔ میں کہہ دونگا۔ کہ میں
ملاح ہوں۔ گذشتہ رات جہاز
تباہ ہو گیا تھا اور میں نے بچا لیا
یہ بات مان جائینگے۔ کیونکہ یہاں کوئی
ایسا نہیں۔ جو میری بات کی مخالفت
کرے گا۔

جب اوس نے یہ کہا اوس نے
اوس جگہ کی طرف دیکھا۔ جہاں دو
مچھلی پکڑنے والی کشتی تباہ ہوئی اور
چونک اٹھا۔ ایک ملاح کی طرح ٹوپی
چٹان کے ساتھ اٹکی ہوئی تھی۔ اور کچھ
تختے جو اس کشتی کا حصہ تھے ان
کراڑوں کے دامن میں رہتے تھے
لحظہ بھر میں ڈینٹس نے ارادہ بنا لیا۔ وہ تیر
کر ٹوپی کی طرف گیا اور اسے اوس نے
اپنے سر پر رکھ لیا۔ اور ایک تختے کو

تھی اوس نے پکڑ لیا اور اپنی طرف جدھر
سے کشتی آ رہی تھی۔ تیرنے لگا۔
اوس نے اپنے دل میں کہا میں بچ
گیا ہوں۔ اور اپنی حالت سے اس کی
طرف اس میں عود کر آئی۔ اس نے جلد ہی
کشتی کو معلوم کر لیا جسے دائیں طرف
سے ہی ہوا لگ رہی تھی۔ اور ... ایک
اور پلیسر کے برج کے درمیان تھی۔ کچھ
لحظہ تک تو وہ ڈرا ایسا نہ ہو کہ کشتی
خشکی کی طرف جانے کی بجائے سمندر کی طرف
روانہ ہو لیکن اوس کے رخ سے جلدی
اوس نے معلوم ہوا۔ کہ ان تمام کشتیوں
کی طرح جو اٹلی جانے والی ہیں۔ ...
اور ... کے درمیان گذرنے والی
ہے۔

آخر کار یہ اور وہ تیرنے والا قریب ہوتے
گئے۔ اور ... ہی ...
میں کشتی اوس سے کوئی پاؤ میل کے
واسطہ پر دور رہ گئی۔ وہ خطرے کے
علامات ظاہر کرنا۔ سمندر کی سطح
پر سر ہلانے لگا۔ لیکن کشتی میں کسی نے اوس کو
نہ دیکھا۔ اور کشتی نے دوسرا رخ کیا
ڈینٹس نے چلایا مگر اوس نے معلوم
کیا۔ کہ اس کی آواز ہوا کے سبب
سے کشتی تک نہیں جائیگی۔

اسی وقت وہ اس احتیاط سے کہ کوئی
اس ... لیا تھا۔ ...

مانو اس کے سامنے کی تہ ناس
اور ایک بڑے سو پہاڑ نہیں تھا کہ
وہ اپنی ترقی کی توجہ کو اپنی طرف متوجہ
نہ کر سکے اور جس کی سر لوکیں
طور سے آ ہی نہیں سکتا تھا
گوڈشہ کو لمس تھا کہ وہ کسی قدم
کا سوالی سے چھوٹی اور سے بڑی ناک
کا اور اس کا رخ ہم سر کی طرف ہے
دیکھا رہا ۔ پھر وہ آگے بڑھا
تکان سیر اس کے کہ وہ واقع ہوا
کشتی نے پھر اپنا رخ بدل لیا تھوڑی
دیر سے وہ اسی سے دیکھ رہا اور اٹھا
اور اس نے ٹوپی ہلا کر ہاتھوں کا اشارہ کیا
آیا انھوں نے دی اس دو دوستی والی
طرف سے دیکھا تھی اور آسانی آور
کشتی سے ہی ۔ اس [illegible] اور اس نے
اس کے قریب آ گئے ۔ دیکھا ۔ اور دیکھ کر
اس دو آدمی پیچھے سے آتے کی طرف
[illegible] ڈر کے ان کے پیچھے کر جا پڑے
[illegible] دیا ۔ اور اس کو [illegible]
کہ لئے ماری آ سکے سر [illegible] ادھر
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

تیغ ماری دونوں ملاحوں سے بہایا
کو [illegible] اور ایک [illegible] اٹھا
میں لیا ۔ دلیری کرو ۔ [illegible] اس کے
کان میں [illegible] وقت کہ لہرا اسکے سر سے
گذر گئی ۔ آسکے ۔ کیونکہ ایسا میں لہر نہ
حالت آ سکی طاقت نہیں رہی تھی وہ
پھر پانی کی سطح پر اٹھا ۔ اور ڈوبنے
والوں کی طرح ہاتھ پاؤں مارنے
پڑے ۔ پھر تیغ ماری اور پھر اس
نے اسے [illegible] ڈوبتے ہوئے محسوس
کیا ۔ گویا کہ وہ پھر اس کے پاؤں سے
ملا ہوا تھا اور اسکے نیچے لٹکا
تھا پانی اس کے سر پر سے گذر گیا [illegible]
[illegible] کھائی دیا [illegible]
[illegible] وہ [illegible] آیا اور
[illegible]
[illegible]
[illegible] آگیا تھا
[illegible] اور اس نے آنکھیں کھولیں ۔ تو اس
نے [illegible] کشتی میں لیٹا پایا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

پڑے سے مل رہا تھا دوسرے سے
[illegible] اچھال سا تھا [illegible] نکال کے
اسے کہا کہ [illegible] تیرا سے کی
بھری ہوئی [illegible] اور [illegible] سے لگا
[illegible] پیرا [illegible] لڑ رہا تھا علاج اور
[illegible] نظر آ رہا تھا - دوسری طرف اسی
نظر سے دیکھتا - جس سے معلوم ہوتا
تھا [illegible] ہم آدمی
[illegible] سر [illegible] کر
[illegible] رکھ [illegible]
[illegible] کر دی
[illegible]
ہم [illegible] ہے
ڈنباز - [illegible] الشاکا
علاج ہوں - ہم [illegible] کر [illegible]
آ کر بیٹھے - [illegible]
[illegible] ایسی [illegible]
گھبرایا - اور [illegible] اچھا [illegible]
[illegible] گیا
کہا [illegible] ہم کہ [illegible]
ڈنباز - [illegible] کو [illegible]
[illegible]
[illegible]
دیکھا - اور خیال کیا کہ ایسی [illegible]
[illegible] تو [illegible]
اس لئے [illegible] آیا ہوا

تم نے میری جان بچائی ہے اور میں
تمہارا شکریہ ادا کرتا ہوں اگر تمہارا
ہاتھ میرے بال نہ پکڑتا تو میں ڈوب
گیا ہوتا
ملاح - میں نے تمہارے بال پکڑ
لئے کیونکہ سوچا کہ ڈوب نہ جاؤ
تھے -
ڈنباز - (اپنے ہاتھ دکھا کر)
ہاں تو میں تمہارا شکریہ ادا کرتا ہوں
ملاح - تو میں نے [illegible] کیا - کیونکہ
[illegible] ہم آدمی [illegible]
ہم [illegible] معلوم ہو [illegible]
تمہاری [illegible] اور [illegible]
بال [illegible] ڈنباز نے
[illegible] کہ [illegible]
[illegible] کے بال [illegible]
[illegible]
ڈنباز [illegible]
[illegible] کیا تھا کہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] پورا ہو گیا
[illegible] ہم [illegible] کیا کر [illegible]
[illegible] افسوس [illegible]
میرا [illegible] گیا ہے [illegible]
ہوں - لیکن میں اچھا ملاح ہوں -
[illegible] آ [illegible]

چھوڑ دیا - میں اپنے لیے کوئی اور [illegible] تلاش کر لوں گا -

کپتان - کیا تم بحیرہ روم میں آج سے جا رہے ہو؟

ڈسلر - بچپن سے اسی بحر پر سفر کرتا رہا ہوں

کپتان - کیا تم سب سے [illegible] کو جانتے ہو

ڈسلر - کوئی بندرگاہ ایسا ہوگا جہاں میں آنکھیں باندھ کر آؤں جاؤں [illegible]

ملاحی - [illegible] ہے دلبری اور کا لطف [illegible] کیا تمہاری [illegible] کہ اگر وہ ہمارے ساتھ [illegible] رہے تو کیا بات ہے -

کپتان - [illegible] اگر وہ [illegible] وہ کرتا ہے [illegible] لیکن حالت [illegible] اور [illegible] رکھے گئے

ڈسلر - [illegible] وعدہ کرتا ہوں کہ [illegible]

دوسرا ملاحی - [illegible] ہم [illegible]

ڈسلر - تم کیا [illegible] سمجھتے ہو

کپتان - [illegible] کو -

ڈسلر - وہ [illegible] کھا سکے [illegible] راستہ [illegible] ہو سکتے -

کپتان - [illegible] تو ہم دیکھیں تم کیا

جانتے ہو - نوجوان [illegible] اور [illegible] ہمارے [illegible] سے [illegible] معلوم کریں گے کہ [illegible] اول درجے کے ہمارے ہوں گے [illegible] اوسط درجے کا [illegible]

ڈسلر - [illegible] حکم [illegible]

ڈسلر - [illegible] اس حکم کی [illegible] اور [illegible] کر گذرا

کپتان - آؤ [illegible] آؤ [illegible] -

ملاحی - شاباش [illegible] اور وہ [illegible] کی طرف [illegible] آنکھ [illegible] اور جسم میں ایسا [illegible] معلوم ہوا کہ جس سے [illegible]

ڈسلر - [illegible] کہا کہ تم [illegible] میں کام آؤں گا - اگر تم مجھے رکھنا چاہتے ہو تو [illegible] مجھے چھوڑ دیا تو [illegible] کیا [illegible] اس [illegible] اور [illegible] اگر تم [illegible] دیتا ہوں گا

کپتان) اگر تم معمول کے اوسطے تو -
تو ہم تم سے انصاف کرتے ہیں
ڈیماز - جو کچھ اوروں کو دیتے ہو مجھے
دو - اور داسے طلب ہوتی
ملاحی (جس نے ڈینیئر کرایا تھا)
یہ انصاف نہیں کیونکہ تم ہم سے زیادہ
مانگتے ہو
کپتان جو کو تو - تمہیں کیا کوئی
کوئی دوا کہیں تو اسے ہو سکے -
ستیوکولو - یہ تو سچ ہے کہ مجھے شاید
ذکا سا یہ کبھی بھی
کپتان اگر ہمارے پاس ہمیشہ اوس
سامان ہے تو اچھا ہوگا اور تمہیں دو
ستیوکولو - ہاں - لیکن میرے پاس
ایک ہی ہوں اور وہ بیلونس ہیں
ڈینائز (ہاتھ کا شکر) ہی ہو تھے
ما پہنچے دو کو تو سے حصہ دوں ہیں مار
مارا - اور جو کچھ ڈینیئر کو چاہئے تھا
نکال یا
کپتان - کیا نہیں کچھ اور بھی چاہئے
ڈیماز کچھ دوبی اور میرا کا گلاس
کیونکہ شیشہ کر گئے سب میں سے کچھ بات
کپتان اوسنے کہا یا کہ ہمیشہ تھر صبر
ہو گیا تھا - دو لی لاکر اوسنے دیکھی - اور
جا کر اوسنے اوسے شراب کا گلاس دیا -
کپتان - (ملاحی نے اٹھا کر لا لا بیرٹ
لوٹ دیکھا رستے میں اور جب ڈینیز نے

گلاس کو منہ کی طرف اٹھایا - تو اوس
نے اوس کی طرف دیکھا - لیکن اوسکا
ہاتھ ٹھم گیا -
کپتان - اوہو علیحدہ بیٹھا ہمیں کیا
بات ہے
ایک تھوڑے سے عبد ماول کے ٹکڑے سے
نے ڈینیئر کی توجہ کو اپنی طرف منعطف
کیا تھا جو علیحدہ کو دو تین کے سر پر
دکھائی دیتا تھا اوسی وقت لوسی
کی ادا آہستہ سے اوس کے کانوں
میں آئی - ہاتھوں نے ایک دوسرے
کی طرف دیکھا -
کپتان - کیا ہے
ڈیماز - دلیعہ الفتہ سے ہی ایک ٹند کا
جھاگ گیا ہے - اور آنکھوں نے اوسے
اپنی مطلب کے لئے سرکی ہے کپتان
نے اس کی طرف دیکھا لیکن اس نے
گلاس منہ کو لگایا ہوا تھا - اور اس
اطمینان سے اوسنے پی رہا تھا - کہ اگر
اوسے شک بھی ہوتا - تو وہ بھی جاتا رہتا
کپتان - اگر ایسی بات بھی ہو تو کیا
سمجھا کہ آدمی خوب ہے ڈینیئر نے
جو اب دیا - اور طرح سے آرام سے بیٹھ
ہو کر کپتان کی طرف دیکھا - اور اٹھا کر
لے آیا اوسنے اوسنے کہا - کہ شواہد سے
دیدے - ڈینیئر اس طور سے ماریسن
کی طرف اپنی آنکھیں لگا سکتا تھا -

ہوگا لو۔ وہ اس کے پاس بیٹھا ہوا تھا
آج کو کسی تاریخ ہے ۲۳ فروری ؟
کس سال کی۔
تم دریافت کر سکتے ہو۔ کس سال کی
نوجوان۔ ہاں میں تم سے سوال کرتا
ہوں کس سال کی۔
ملاح۔ تو تم بھول گئے
نوجوان (گھبرا کر) ہاں گذشتہ رات
مجھے اسقدر شوق پیدا ہوا کہ اس سے
میری فوت شدہ یادداشت [illegible] تم سے
میں سوال کرتا ہوں کون سال ہے
ہو گیا ہے سنہ ۱۹۲۴ء [illegible] کو گرفتار ہو
[illegible] ایک [illegible] چودہ سال
ہو گئے اس کی عمر انیس سال کی تھی
اب اس کی عمر تینتیس سال کی تھی اسلئے
چہرہ [illegible] نظارہ بدل گیا۔ اور پھر
[illegible] کہا [illegible] کا سامان ہے
وہ تو [illegible] خیال کرتا ہو گی بجائے اس
کے ان [illegible] آدمیوں کا [illegible] اس
[illegible] بال
آیا اور اسکا [illegible] لگا
اور [illegible] اور
[illegible] کی [illegible] میں
کھاتا تھا اور [illegible] کیا [illegible]
کوئی [illegible] سے
بالکل ملاح [illegible] آگیا
[illegible] کہ کتنا تھا کیونکہ وہ [illegible] شرمندہ

کہ ہوا سے گہماروں کی طرح اڑا جاتا
تھا۔

بائیسواں باب

خصمال زبان

ڈیڈیر کو وہاں میں آئے ایک دن بھی
نہیں ہوا کہ اسے معلوم ہو گیا کہ وہ
کن قسم کے آدمی تھے [illegible]
میں [illegible] نوجوان کو ہر ایک [illegible]
میں جو جزیرہ [illegible] کے ساحل کے پاس
بولی جاتی تھی کچھ کچھ مہارت ہو گئی
تھی [illegible] سے [illegible] مشکل وہ جان
گیا تھا۔ اور چونکہ اس [illegible] سے [illegible]
کی جو لکھنے والے آدمی پیدا کرنے سے
کہا تھا [illegible] گفتگو کرنے کے لئے اسے
نہایت آسانی ہو گئی۔ خواہ وہ جہاز ہوں
جو سمندر میں [illegible] اور [illegible] سے جو
[illegible] اور [illegible] کشتوں سے جو ساحل کے
ساتھ جاتی تھیں۔ [illegible] آدمیوں کے
ساتھ [illegible] نام [illegible] اور [illegible] پہلا
کسی شے کے معلوم ہوتے تھے اور
وہ ان [illegible] اور کہاں ذریعہ [illegible]
[illegible] کی [illegible] کرسکتے ہیں [illegible]
[illegible] کر دی [illegible] گی

سرکنڈے کے ملا پر بڑی دریافتوں کے
پاس پہونچتے ہیں اس سے پہلا
وہاں کرتے ہیں۔ کہ جو جہاز میں
آتے ملاحوں میں سے تھا جو پیشتر
مال کا سوداگر تھے ہیں۔ اور اس پر تھا
مالک کے جو پر کو جہاز میں لیتے تھے
اعتمادی کی تھی۔ وہ ساحل کے مول
لینے والے افسروں سے جو سوداگر
تھا۔ اور چونکہ ان کی اور ان کے
بہا کیسا بڑا ہے۔ قسم کا مال تھا
ان کے اور مال کیا تھا۔ کر بیشتر
اون او ردوں کی طرف سے مجبور ہوگا
جو اس کی جانب سے بعض اس پر اکو
دریافت کر سکے لئے لوگ رکھا گیا
ہوگا لیکن دس برس کی سے ڈھونڈ لے
جہاز میں ہم سودا کی تھی اور
اس بار میں ترکیب ہوگیا تھا
اور کچھ اس نے دیکھا۔ کہ دھوئیں
کی طرح روشنی آتی ہے اٹھ
رہی ہے اور دریا کی آواز
سنی گئی۔ پھر جو ان میں انہوں نے
دہ مال آیا۔ کہ ان کے جہاز میں
ہمیں ہے کہ جن لوگوں کا
کی آمد و رفت کی طرح لوگوں کی
سلامتی کی ہوا ہے
مگر بادشاہ کو نہ تم کر دیا جائے کہ اس
بادشاہ سے وہ اتنا مہربان تھا کہ

ہوا تھا جس پر [illegible]
والے افسروں کی طرف سے جہاز میں
چھپا کر ڈرا دیا۔ لیکن جب اس نے یہ بات
ہیں کسی طرح کی بے چینی اور گھبراہٹ
نہ دیکھی تو اسکا مرتب کسی جانتا تھا۔
اس طور سے اس نے حال لکھا۔
کہ جہاز کا مالک کون ہے۔ گویا مالک
کے اوس سے پہلی جانا گیا۔ اور بادشاہ کے
کپتان اور اس کے ملاحوں نے اوس سے
یہ سب کچھ پوچھا مگر اوس نے ایک ایسا
بیان کیا۔ اور بے سماں اور اٹھا کے بات
بیان ہمیں رکھا۔ اور اس سے
اصرار سے اسی پہلی بات پر اعتبار کیا
طور سے کہ وہ جھوٹا تھا۔ مگر
انہوں نے اوس کے اس پر یقین نہ آیا کیونکہ
اوس کے جی میں اوس کے مال کی
مرضی اوس کا جہاز والی کا مال اور اسکو
قابل یقین بات کر سکتا تھا
تھا وہ اس شکل سے۔ کہ وہ جھوٹا
کا باعث [illegible] مالک [illegible]
[illegible]
جو [illegible]
[illegible]
اور کہیں یہاں نہیں اسی بات کو
کہیں جانتے
اسی طور سے وہ کہا کرتا تھا
[illegible]

و [illegible] کہ [illegible] [illegible]
[illegible] تو اُسنے اپنا چہرہ دیکھ ہو گیا
آیا اسکے خط و خال بھیا نک ہو گئے ہیں یا
نہیں اوسنے کسی زمانے کا وقت یاد کیا
اور [illegible] کو [illegible] تھا کہ [illegible]
کی حالت میں ہو کر اوسکا رنگ ڈھنگ بگڑ گیا
ہو گیا ہے - اس [illegible] کہ [illegible]
[illegible] چونکہ [illegible]
میں اوسکی [illegible] چونکہ [illegible]
[illegible] ایک [illegible] کی [illegible]
کہ [illegible] داڑھی [illegible]
بال [illegible]
[illegible] داڑھی [illegible]
[illegible] دیکھا اوسکے بال [illegible]
گئے اور سیاہ تھے [illegible]
میں [illegible] کے ساتھ [illegible] رکھنے [illegible]
ہو [illegible]
دیا کہ [illegible] داڑھی یا
سر کے بال رنگے اگر ایسی [illegible]
کا آدمی ہو اور [illegible]
و [illegible] ہو [illegible] - مگر [illegible]
لئے اپنا کام کرلے گا
[illegible] کام ختم ہوا - اور [illegible]
[illegible] کرلیا - اور ایسی کے
سر کے بال [illegible] ہو گئے - [illegible]
[illegible] - تاکہ اوس سے اپنے چہرے کو
دیکھے جیسے کہ ہم نے بیان کیا ہے اوس

کی [illegible] ہو آئی تھی - اور
[illegible] کی [illegible] اوس کی
اخلاقی [illegible] میں [illegible] آگیا تھا
ڈاکٹر [illegible] میں اس وقت داخل ہوا
تھا - جب کہ اوسکا چہرہ [illegible]
[illegible] اور [illegible] کی [illegible]
[illegible] ہوا تھا جس وقت کا [illegible]
[illegible] اور [illegible] ہوا تھا -
[illegible] اوسکی [illegible] آگیا تھا - اسکا
[illegible] چہرہ [illegible] ہو گیا تھا - اوسکے
[illegible] آثار [illegible]
[illegible] پیلی ہو گئی
[illegible] اور [illegible]
[illegible] آنکھوں سے [illegible] اس
کی آنکھوں سے رنج و ملال کے علامات
ہویدا تھیں اور انکی آنکھوں سے
[illegible] کے شعلے نکلتے ہوئے
معلوم ہوتے تھے - چونکہ [illegible]
[illegible] کبھی [illegible] آیا تھا
[illegible] رنگ کا ہو گیا تھا -
[illegible] ایسی [illegible] حال
[illegible] کو [illegible] سیاہ بال [illegible]
کی طرف [illegible] معلوم ہوتا تھا
[illegible] اوسکی [illegible]
اوسکے خط و خال [illegible] اور گو
[illegible] اور [illegible] تھا [illegible]
اوسکی [illegible] ہو گئی تھی [illegible]

نام ۔ وہ [illegible] سوار [illegible] شکل
والا [illegible] کی داستان [illegible] وہ [illegible]
[illegible] ہوتا تھا ایسا ہی آدمی وہ [illegible]
ایسا [illegible] کرلے [illegible]
متاثر ہو گئی ہوئی تھی اور [illegible]
[illegible] تھا [illegible] کہ وہ [illegible]
[illegible] تمام [illegible]
[illegible] کرتا تھا اس [illegible]
[illegible] دیکھنے کی [illegible]
[illegible] ہو گئی تھی کہ [illegible] اور [illegible]
[illegible] وہ [illegible] کو دیکھ سکتا تھا [illegible]
اور [illegible] اپنے [illegible] کو دیکھا تو وہ مسکرایا
اگر اسکا کوئی [illegible]
[illegible] وہ اپنے [illegible]
سکتا تھا

[illegible] کا [illegible]
[illegible] میں [illegible] والا آدمی
[illegible] تھا ۔ [illegible]
[illegible] تمام [illegible]
کر [illegible] کہ
[illegible] میں [illegible] اور [illegible]
[illegible]
[illegible] اور [illegible]
اور [illegible]
[illegible]
[illegible] اور [illegible]
[illegible]

[illegible] کہ [illegible] کو [illegible]
اس [illegible] اور [illegible] کو [illegible]
[illegible] اسکو [illegible]
کا [illegible] اور اسکا [illegible]
[illegible] ہوا تھا [illegible] اور [illegible]
[illegible] اور [illegible] ہونے [illegible]
اور [illegible] کی [illegible] اور اس [illegible]
[illegible]
[illegible] اور یہی خیال [illegible]
[illegible]
[illegible] گیا تھا

[illegible] کی طرح [illegible]
اور [illegible] اور [illegible]
[illegible] ہوا تھا ۔ وہ [illegible]
[illegible] میں [illegible]
[illegible] ہوا تھا ۔ [illegible]
کہ [illegible] انگریز
[illegible] اور [illegible]
اپنا نشان [illegible] گیا تھا [illegible]
[illegible] کو [illegible]
[illegible] اور [illegible]
کا [illegible]
[illegible] آدمی [illegible] کہ وہ [illegible]
[illegible] اور [illegible]
[illegible] اور [illegible]
[illegible] اور [illegible]
[illegible] میں [illegible]

باد آیا کرتا تھا۔ اوس نے جزیرہ کا رنگ رُن
کو اپنے دانتوں اور لاتوں اور سا کو اپنے ماتھی
کا ہاتھ چھوڑا اور سیالی ہولیں کے ملک کی طرف
گیا دوسرے دن علی الصباح جہاز کی چھت
پر جونکہ ملاک نے ڈنشر کو دیکھا کہ وہ جہاز
پر سے ایک چٹان کی طرف جس پر سورج
اپنی شعاعیں کرسن ڈال رہا ہے۔ دیکھتا ہے
وہ چٹان جزیرہ ماتی کرسٹو میں تھا ملاک
نے اوس جزیرے کو نہیں چونا لیکن سکے
واسطے پر نکل گیا۔ اور کارسکا کی طرف روانہ
چلا گیا۔

جب وہ اس جزیرے کے ایسے رقیب ہو
کر گذر رہے جنکے نام سے اوسکے شوقی [illegible]
ہوگئی تھی تو اس نے خیال کیا کہ اگر سمندر
میں کود جاؤں۔ تو بس وہ جگہ صرف آدھ
گھنٹے کا راستہ ہے لیکن اوسوقت ملاحوں
اور راہروں کے اس جرات کو اٹکانے کے
لئے وہ کیا کر سکتا تھا۔ علاوہ اس کے ملاح
کیا کہتے مالک کیا خیال کرتا آج سے اطلاع
کرنا چاہیئے تھا

خوش قسمتی کی بات یہ تھی۔ کہ ڈنشر نے
انتظار کرنا سیکھ لیا تھا اور اوس نے آزادی
کے لئے چودہ برس انتظار کیا تھا اب
تو وہ چھ مہینے یا برس ڈیڑھ برس انتظار
کر سکتا تھا۔ کیا اگر ایسی دولت کے ادھر
آزادی ملتی۔ تو وہ آزاد ہوتا [illegible]
ایسی [illegible]

معلوم ہوتی تھی۔ جو کہ چار سے صرف کے فاصلے
کا بیڑہ تھی۔ بشرطیکہ وہ اس کے ساتھ ہی
تیار ہو گئی تھی، تو سچ تھا کہ کارڈ شل
سپاڈا کا خط عجب تھا جس کے ادمی ایک
سرنگ تک اعتبار پڑھا جسکا وہ ایک
لفظ نہ بھولا تھا

شام پڑنے لگی۔ اور ڈنشر نے ہر ایک
ایسی رنگ جو شفق پیدا کر دیتی ہے پاس
جزیرے کو رنگین اور چمکدار کی ہیں اور
اسکی ان آنکھوں سے اوسے غائب ہوتے
دیکھا لیکن چونکہ جہاز کی تاریکی میں
اوسے دیکھنے کی عادت ہو گئی تھی وہ دیکھتا
رہا۔ کیونکہ آخر تک وہ جہاز کی چھت پر ہی
رہا دوسرے دن صبح کو ساحل البہ پہونچا
ہوا۔ دن بھر وہ کنارے کے پاس رہے
اور رات کو جنگل پر انہوں نے آگ روشن
دیکھی۔ جب آگ بجھ گئی۔ تو اسپین کوئی
نگاہ پہنچ [illegible] اور ہر [illegible] کی پر اونچے
کے لئے تیار دیکھے کیونکہ لالٹین تھا جب
جہاز پر لٹکانے کے اگلے مستول سے لٹکا
ہوئے تھے اور وہ کنارے سے ایک
بندوق کی رو پر آئے ڈنشر نے دیکھا کہ
اوسوقت ہی اوس کے آقا نے حکم دیا کہ کشتی
کنارے پر دو کشتی تو بس چڑھائی ہیں۔
تو تھوڑے [illegible] سوار کرنے کے سو قدم پیادہ
کی قسم [illegible] گولہ انداز کی کشتی ہیں
[illegible]

کی اور ہر ایک چیز اونہوں نے نہایت
لیاقت اور آہستگی سے سرانجام کی۔ جہاز
چھوڑ کشتیاں جہاز کے پاس آئیں اور
پانچ کشتیوں نے ایسی تیزی سے کام کیا۔
کہ دو بجے تک تمام مال جہاز سے خشکی پر
پہونچگیا۔ اس جہاز کا مالک ایسا چالاک
اور ہوشیار تھا کہ اسی رات کو اوس نے
لوٹ تقسیم کیا۔ اور ہر ایک آدمی کے حصے
میں خشکی انگریزی آ گئے۔ لیکن سو پونڈ
ہو چکا تھا۔ اونہوں نے جہاز کا رخ سانڈرز
کی طرف پھیرا جہاں وہ مال اوترا جاتا
تھے۔ اور کچھ آل کے پاس تھا اوسے
وہاں اوتارا چاہتے تھے۔ یہ کام بھی ایسی
ہی کامیابی سے سرانجام ہوا تھا۔ جیسا کہ
پہلے ہوا تھا مالک جہاز رشید مستری
قسمت تھا۔ یہ نیا مال اسکا ڈاکو نہیں کے
لئے ہو گیا تھا اور اسمیں بالکل ہو کا کا
تھا کو مسمری (مسٹر ایسا) اور ڈاکو تھا
اوس جگہ محصول سود کے لئے اونہوں
دو لڑائی بھی کرنی پڑی۔ محصول
لینے والا افسر دوسرے جہاز کے مالک دیکھا
بہت دشمن تھا افسر کو اونہوں نے مار ڈالا
کیا مگر ملاح زخمی ہو گئے۔ وہ ایک ڈیشیر
تھا۔ اوس کے ماتھے کندھے پر ضرب لگی
تھی ڈیشیر اوس وقت سے اور بھی زیادہ
بے رحم [illegible] ہو گیا تھا۔ کیونکہ
وہ بجائے کسی [illegible] سکھلانے

سیکھے کہ کس طرح خطرے کو دیکھا جاتا
اور کیسے صبر کے ساتھ خطرے کی برداشت
کرنی چاہئے۔ اوس نے مسکرا کر خطرے
پر غور نہیں کیا اور جب زخمی ہوا۔ تو
فیلسوف کی طرح کہنے لگا۔ آسمانی کتاب
لوٹ کا انعام ہے اوس نے محصول
کے افسر کو بھی قتل ہوتے دیکھا تھا۔ اور
دو اور زخمی ہوتے کے سبب عوض کے گرم
ہو گئے سے [illegible] اسکے سر و پشت [illegible]
اوسکا اوس پر کوئی بہت اثر نہیں ہوا تھا
ڈیشیر اوس مطلب کے پیچھے لگا ہوا تھا۔
جسکا اوس نے اپنے دل میں قصد کیا ہوا
تھا اوسکا دل اسکے سینے میں پتھر ہو گیا
تھا جسکو لوگ اسے گرتے دیکھ کر خیال
کیا۔ کہ وہ قتل ہو گیا۔ اور اوسکی طرف
توجہ کرا دی سے اوٹھایا۔ اور پھر اوسے
اپنا ساتھی سمجھ کر نہایت مہربانی کے ساتھ
اوس نے سلوک کیا۔ [illegible] ایسی
اچھی نہیں تھی جسے والبشر کا ڈاکٹر سکلو
ایسے خیال کرتا تھا اور نہ ایسی خراب
ہی جیسے کہ ڈیشیر کا خیال ہوا۔ کیونکہ
اس آدمی نے جسے دوستگری سے دیکھا
تھا وہ [illegible] ان کی [illegible] اس سے
کچھ اور [illegible] نہ تھی [illegible] اس کے کرم
ایسکا [illegible] ان کا [illegible]
مگر دوستی بھی کی [illegible] کہ
ایک مرتبہ صرف زخمی ہوا تھا اور اوس [illegible]

سے جو بعض حصوں وقت جمع کی ڈالی ہیں
اور اُن پوشیدہ مال بیچنے والے ملاحوں
کے ہاتھ سارڈینیا کی عوض میں بیچ ڈالی ہیں
وہ رقم مل گیا ایڈمنڈ نے پھر جکوپو کو آرام دینے
کا ارادہ کیا - اور اس کی ہمدردی کرنے
سے اسے انعام کا روپیہ اوس کے پیش
کیا - لیکن جکوپو نے سنتے ہو کر اس سے
انکار کیا - اس لئے اس ہمدردی سے
جکوپو پہلے سے زیادہ بیوقعت کی
تھی - نتیجہ یہ ہوا - کہ ایڈمنڈ کو جکوپو
سے محبت ہو گئی لیکن جکوپو کے لئے
اتنی بات ہی کافی تھی کیونکہ اوس کے
دل میں خیال ہو گیا تھا - کہ ایڈمنڈ کا
افسر ہو سکتا ہے - جس عہدے کو
ایڈمنڈ نے سب سے پوشیدہ رکھا
تھا - افسوس ہے لیکن ایڈمنڈ نے جو
مہربانی اوس پر کی - وہ بیان قابل
نہ رکھتی پھر اُن دراز دنوں میں
جب کہ وہ جہاز نیلگوں پانی پر امن
سے چل رہا تھا اور اسے کسی بات کی
ضرورت نہیں تھی ہوا موافق
چل رہی تھی - لیکن پتوار والے کے
ایڈمنڈ جکوپو کا ایسا ہی اوستاد سا
ہوا تھا - جیسے بیچارہ فریا ڈینٹیز کا اوستاد
تھا اوس نے تمام باتیں ساحل کے
متعلق اور کمپاس کی سمت اوسے
سمجھا دیں اور اوس کو پہلی کتاب کو جو
ہمارے سر پر ہے جسے آسمان کو اسے
پڑھنا سکھلا دیا جہاں نیلگوں کاغذ پر
خدا نے ہیرے کے حروف سے سب کچھ
لکھا ہوا ہے - جب جکوپو نے اس سے
پوچھا کہ تجھ جیسے غریب ملاح کو ان
باتوں کے سکھلانے سے کیا فائدہ ہوگا
تو ایڈمنڈ نے جواب دیا کہ کون جانتا
ہے کل تم ہی کپتان بن جاؤ - تمہارا
ہموطن بوناپارٹ شہنشاہ ہو گیا ہے
وہ کہنا بھول گئے - کہ جکوپو کارسیکا کا
رہنے والا تھا

ان سفروں میں آٹھ نو مہینے گذر
گئے - اور ایڈمنڈ ایسا وہاں ساحل کی
سمت وہ ہشیار تھا - اوس نے ساحل
کے تمام پوشیدہ مال بیچنے والوں سے
آسانی پیدا کر لی اور اُن نشانات کو جتنے
طریقے جن سے ڈاکو اپنے کام کو سرانجام
کرتے ہیں - سب باتیں سیکھ لیں - وہ
مونٹی کرسٹو کے جزیرے سے کوئی
دس دفعہ آیا گیا تھا - لیکن ایک دفعہ
بھی اوسے وہاں اوترنے کا موقعہ
نہیں ملا تھا - پھر اوس نے ارادہ
کیا - اور وہ یہ تھا - کہ جب جہاز کے
مالک سے اپنی شرط ختم ہو جائے گی
تو اپنے خرچ سے ایک کشتی کرایہ
کرکے جزیرے میں جائیگا - کیونکہ کئی
سفروں میں اوس نے بہت کچھ کما لیا تھا

اور اسکا یہ خیال تھا کہ بہانہ کر کے وہ
اپنے دلی منشا کو پورا کریگا اور مونٹی
کرسٹو میں اتریگا۔ پھر وہ جستجو کرنے کے
لئے آزاد ہو جائیگا صرف آزاد ہی نہیں
کیونکہ یقیناً وہ آدمی جو اس کے ساتھ
تھے چلیں گے لیکن دنیا میں کوئی نہ کوئی
خطرہ اٹھانا پڑتا ہے۔ قید خانہ نے ڈینٹز
کو قائل کر دیا تھا۔ اور وہ کوئی خطرہ
اٹھانا مقصد نہیں تھا۔ لیکن جبکہ وہ
وہ اپنے دماغ کو پریشان کر رہا تھا گو
وہ جزیرہ پر نظر تھا۔ تاہم وہ کسی کو اپنے
ساتھ لئے بغیر وہاں نہیں جا سکتا تھا۔
ڈینٹز ان شکوک و شبہات میں مبتلا
تھا کہ جہاز کے مالک نے ایک مرتبہ سامان
کو اپنی کشتی پر لادنے کے لئے کیونکہ وہ اپنے
اپنے پاس ہی رکھتا تھا۔ ٹسکانی
راستہ دیکھ رہا تھا۔ اور راستہ اس ڈینٹز کو
امید ان سب ڈاکوؤں کی تلاش
اسی سے لے گیا۔ ایک جگہ وہ ساحل
پر سوداگری کی نسبت بحث کیا کرتے
تھے پہلے ہی ڈینٹز ایسی جگہ آیا گیا تھا
ان کا کام سمجھ اور قواعد آزاد تھا لہذا
کرنے والوں کو دیکھ کر وہ ایک سوداگر کے
سامان کو مال واسطہ لیا ہم پہنچا سکے
نہ اس لئے اسے نہیں سوال لیا کہ
ایسا وقت آتی ہے۔ جو انسان
اپنے دل کو ان باتوں کی طرف متوجہ

کر کے حاصل نہیں کر سکتا۔ مدت ایک
سے معاملہ رکھتا تھا۔ اور وہ روم
کی دولتوں اور سوداگری کے کپڑوں
اور کسری سالوں کی نسبت تھا بنا
ضرور تھا کہ اونہیں کوئی ایسی سے
طرفداری کی وصل ہو جاوے جس
سے بنیاد نہ ہو جائے۔ اور پھر اس سامان
کو فرانس کی ساحل پر اتارا جائے
اگر کامیابی ہوئی تو نفع بہت ہوگا۔
کیونکہ ملاح بیچ میں بہت سا بیش
(سکہ) حاصل ہو سکے۔
ڈینٹز کے آقا نے جزیرہ مانٹی کرسٹو کو
اس بات کے لئے پسند کیا۔ کیونکہ اس
میں کوئی نہیں رہتا۔ اور جبکہ یہ وہاں
سے جا سکتے اور یہ محصول لینے والے
ہی تھے۔ اسے معلوم ہوتا تھا۔ کہ وہ
جزیرہ اور ... سالمی لائن
کو ... اس جزیرہ میں نظر رکھا
تھا۔ بالکل خالی پڑا تھا۔ اس کو
کو سوداگر اور ڈاکوؤں کا دیو تا
خیال کیا جاتا تھا جو ایسی جماعتیں ہیں
کہ گو خیال میں ہم سے اونہیں بالکل جدا
نہیں کر سکتا تاہم قدیم زمانہ میں ایک سلک
میں منسلک تھیں۔ مانٹی کرسٹو کے نام
سے ڈینٹز بہت خوش ہوا۔ وہ اپنے
وقت کو پوشیدہ رکھنے کے لئے اٹھ
کھڑا ہوا۔ اور ان تاریک جگہ میں جا بیٹھا

سب قسم کی بولیاں بولی جاتی ہیں کپتان
کی جب وہ ہمراہ دو شخصوں کے ساتھ
شامل ہوا جو بحث کر رہے تھے یہ بات
قرار پاگئی کہ جزیرہ مانٹی کرسٹو میں قیام
کریں اگلی رات اوس جگہ کی طرف روانہ
ہوں۔ جب اڈمنڈ سے مشورہ طلب
کیا گیا۔ تو اوس نے بھی کہا۔ کہ وہ جزیرہ
خوب موزوں ہے۔ اور جو بڑے بڑے
کام ہیں اوس جگہ بآسانی عمدگی سے
سرانجام پا سکتے ہیں اس تجویز میں اونھوں
نے پھر کوئی تغیر نہ کیا۔ اور یہ حکم ہوگیا
کہ اگلی رات اوس طرف جہاز روانہ کئے
جائیں۔ تاکہ دوسرے دن اوس
خالی جزیرے میں پہنچ جائیں۔

تیئسواں باب

جزیرہ مانٹی کرسٹو

موتیوں کا جزیرہ

اس طور سے بہ غیر متوقع جو شخص
کہ کبھی اون مصیبتوں کے بہت
عرصے تک اپنی عمر مصیبت میں بسر
کی ہوئی ہے۔ حاصل ہوئی ہے ڈینٹیز
کو اپنے دلی مقصد کے پورا ہونے کا
سا وسیلہ اور قدرتی طور سے ایک قسم
کی رخصت اوٹھا لے اور اپنے آپ کو
مستعد کرنے کے متوقع ہو گیا اور جب
اپنی منزل مقصود پر پہنچنے کے لئے صرف
ایک رات بسر کرنی تھی۔ اس رات
ڈینٹیز کو اضطراب اور بے قراری
لاحق رہی۔ کہ کبھی ایسی حالت اوس نے
دیکھی نہیں تھی جوں جوں وہ گذرتی تھی
توں توں اس کے دماغ میں اچھے بڑے
خیال پیدا ہوتے تھے اگر وہ آنکھیں
بند کرتا تھا تو کارڈینل سپاڈا
کے خط کے حروف دیوار پر آگ سے
لکھے ہوئے دیکھتا تھا۔ اگر اس کی آنکھ
لگ جاتی تھی۔ تو پریشان خواب آ آ
کر اوسے ستاتے تھے وہ اپنے تئیں
میں ایسے غار میں اترا ہوا دیکھتا تھا جس میں
سبز زمرد کا فرش بچھا ہوا تھا۔ لعلوں
کے آئینہ اوس میں لگے ہوئے تھے اور
چھت ہیروں کی میناکاری سے چمکتی
معلوم ہوتی تھی۔ موتی قطرہ قطرہ کر کے
گر رہے تھے۔ جیسے زمین کے نیچے جو
پانی ٹپک رہا ہے۔ آہستہ آہستہ مضطر ہوتا
ہے۔ نظر آتے تھے۔ اڈمنڈ متحیر ہوتا
تھا۔ حیران ہوتا تھا۔ اپنی جھولیوں
کو موتیوں سے بھر لیتا۔ اور پھر ان
گوہروں سے ریگستان میں چلا آتا۔ خیال
کرتا۔ اور سو وقت اوسے معلوم ہوتا تھا
کہ جو کچھ وہ لایا ہے کنکر پتھر ہیں۔

پھر اوس نے بہت و غریب گوشوں میں
داخل ہونے کی کوشش کرنا لیکن ہر
اونہیں اور دیکھا۔ وہ راستہ بند
سے بیچ در بیچ معلوم ہوتا تھا۔ اور پھر وہ
دروازہ غائب ہو جاتا۔ اور بعد ازاں
وہ اس نقطہ کو یاد کرنے کے لئے اپنے
دماغ پر زور ڈالتا جس سے علی بابا
کے لئے پوشیدہ گوشے کے دروازے
عربی ماہگیر کے کھل گئے تھے۔ سب کچھ
بے فائدہ تھا۔ وہ اسلئے غائب ہو گئے
شیطان نے ہر اوس سمت لوٹنے کو
جس کے لئے وہ اس کی طرف دیکھتا
تھا۔ محو کر دیا۔ آخر دن چڑھ آیا
اب بھی ڈیشر کو ایسی ہی بیقراری
اور اضطراب رہا جیسے کہ رات کو رہا
تھا۔ لیکن اب اس کی تصور کی امداد
کے لئے عمل آ موجود ہوئی تھی جس سے
ڈیشر اوس کو ہر کو اوسکی دل میں
غضب سی آ گئی تھی درست کرنے کے
لائق ہوا۔ رات ہو گئی اور اوس کے
ساتھ روانگی کی تیاری بھی ہونے
لگی۔ جس سے ڈیشر کا اضطراب کبھی
بھی آشکارا نہ ہوا۔ اوس نے رفتہ رفتہ
اپنے ساتھیوں پر ایسا اقتدار حاصل
کر لیا تھا۔ کہ گویا وہی جہاز کا کپتان
تھا۔ اور چونکہ اوس کے احکام بہت
صاف اور تعمیل کرنے کے لئے آسان
ہوتے تھے۔ ہر اوس کے ساتھی بہانے
خوشی اور فرمانبرداری کے ساتھ اوس
کے احکام کی تعمیل کرتے تھے۔

مالک جہاز بھی کوئی مداخلت نہیں
کرتا تھا کیونکہ اوسے ڈیشر کی بہتری
ملاحوں پر کیا۔ اچھا اثر معلوم ہو گئی
تھی وہ اوس نوجوان کو اپنا حقیقی حال
نہیں سمجھتا تھا اور اوسے افسوس
آتا تھا کہ اوسکی بیٹی نہیں۔ ورنہ ڈیشر
سے اوسکی شادی کر کے اوسکے ساتھ
مضبوط رشتہ گانٹھ لیتے۔ تمام کے تمام
تیار ہو گئے اور ساتھ ہی
کشتی مسافت کرنے وہ سارے
جس میں ابھی یہ داستان شروع ہوئی تھی گذر
گئے۔ سمندر میں پانی کا زور تھا۔ اور
ہوا مصر کی طرف سے بار بار ہوا
چل رہی تھی۔ اور آسمان جھکے تھے وہ
ہرے مائل تھے۔ بالکل صاف نیلگوں
تھا۔ اس میں بھی خدا نے درخشاں
کر دی تھیں۔ جو بجائے خود ایک ایک
دنیا ہے۔ ڈیشر نے کہا۔ ہم سب خوش
رہو۔ میں سوار کو لیتا ہوں جسے مالک
نے دیکھ کر وہ ڈیشر کے نام سے لگا
رہے) کہا تھا۔ وہ اپنی ماں ہی کا تھا
اور سب خوش ہو کر اپنی اپنی جگہ
جا سوتے پڑ جاتے

ہر بار بار دہرائی ہوئی ڈیشر

جسے کام ڈسپلے ترک کر دیا تھا اگر
تنہا رہنے کی آرزو اپنے دل میں محسوس
کر رہا تھا۔ اور اس تنہائی سے بڑھکر کون
سی تنہائی ہو سکتی ہے کہ جہاز میں
سوار ہو کر عالم تاریکی میں سمندر پر
چلے جا رہے ہوں ہر طرف کی تنہائی
ہو۔ اور اوپر صرف آسمان ہی آسمان
ہو۔ مگر اب تو تنہائی کی دنیا اوسکے خیالات
کے عالم سے آباد رہی تھی۔ راتوں
کے اجالوں سے روشن تھی اور یہ عالم
جا بجا اس کے خیالات پیدا کرتا
ہو رہی تھی شب ماہ کے جاگا۔ اور اس نے
دیکھا۔ کہ جہاز جنوب اور مشرق چلا جا رہا
ہے۔ بادبانوں میں ہوا بھری ہوئی ہے
اگلے گھنٹے کے عرصے میں وہ ہوا اتنی
بلند کر لیے ... پہاڑ ... کہ مانٹی کرسٹو
کا جزیرہ صاف میں دکھائی دینے لگا
گیا انٹیپسٹ نے جہاز کا مالک کپتان سے
گیا اور جا کر اپنے پلنگ پر سو گیا لیکن
باوجودیکہ وہ بہت رات جاگتا رہا تھا۔
تاہم اس کی آنکھ لگی۔ دو گھنٹے کے بعد
جب کہ جہاز ... آ گیا کہ پاس سے گزرنے
لگا تھا جہاز کی جنبش ... تھا وہ
... آنکھ کھل گئی
تھے اور ... [illegible]
[illegible]
کی ہوئی تھیں۔ سورج کی کرنیں ...

تھیں۔ نیلگوں آسمان پر نظر آ رہی تھیں۔
ڈینٹس نے بیدار ہوکر پہلے واسطے ملاح کو کہا
کہ سو ار رکھ دے کیونکہ وہ جانتا تھا
تھا کہ اگر اس طور سے کیا جائیگا تو
سفر کچھ نزدیک ہو جائیگا پانچ بجے شام
کے جزیرہ مانٹی کرسٹو بالکل نظر آنے لگا
اور جو کچھ اس کے اوپر تھا صاف صاف
دکھائی دیتا تھا کیونکہ ہوا صاف تھی
اور سورج کی کرنیں جو غروب آفتاب
کے وقت شعاع کرتی ہیں اوس سے جو
... ہو گئی تھیں۔ ...
آسمان سے اور چٹانوں کی طرف جو
سمت سے نہایت خوبصورتی کا نظر آ رہی
تھے دیکھا رہا گلابی رنگت سے لیکر
سرخ سرخ رنگ تک پھیلے ہوئے
تھی۔ ڈینٹس دیتا اس کے رخسار سے جوش
خوشی سے تمتما لے اور اوسکی پیشانی
دمکتی تھی اور اوسکی آنکھوں میں
اندھیرا سا چھا جاتا تھا۔ ...
انگلستان سے کبھی اس قدر فکر و تردد نہ
ہوا ہوگا۔ جیسے ڈینٹس کو اسی امید
کے پورے ہونے کی نسبت تھا۔
رات آگئی اور دس بجے کے قریب
... لنگر ڈالا۔ ... جہاز ...
... لگ رہا گیا۔ ڈینٹس ...
... اپنے ... کود ...
تھا اور ... کنارے کی

طرف اتر گیا اور اگر یہ عین عذاب ہوتی
تو لوسیفر کی طرح وہ آسمان
سے ... کو دیکھ رہا ہوتا - رات تاریک
تھی - لیکن کوئی گیارہ بجے کے قریب
چاند سمندر میں سے نکلتا ہوا معلوم
ہوا - اس کی چاندنی سے سطح آب
منور ہو گئی اور جب چاند اونچا ہوا
اس نیلی بالائی کی شاندار پہاڑیوں پر
اس کی چاندنی پڑنے لگی

اس جزیرے کو اہل جہاز جانتے
تھے - جہاز اکثر یہاں ٹھہرا کرتا تھا -
ڈینٹز اس جزیرے کے پاس سے آتا
جاتا ضرور گذرا تھا - مگر وہ کبھی یہاں
اترا نہیں تھا اس لئے اس نے جیکوپو
سے سوال کیا

ڈینٹز - ہم رات کہاں بسر کریں گے؟
ملاح - کیوں جہاز پر
ڈینٹز - کیا گپھاؤں میں اچھا نہ ہوگا؟
ملاح - کون سی گپھائیں؟
ڈینٹز - کیوں گپھائیں پہاڑ کی
غاریں -
جیکوپو - مجھے کسی گپھا کی خبر نہیں
ہے - ڈینٹز کی پیشانی پر پسینہ آگیا
اور پھر اس نے پوچھا کیا اس پہاڑ
میں کوئی غار نہیں؟
ملاح - کوئی نہیں
کچھ دیر تک ڈینٹز حیرت زدہ ہو گیا

پھر اس نے خیال کیا کہ وہ غاریں کبھی
حادثے سے بند ہو گئی ہوں گی یا کارڈینل
سپاڈا نے ہی بہ حفاظت کے لئے ان کو
بند کرا دیا ہوگا - اس لئے جو بات معلوم
کرنی تھی وہ سوراخ آخری تھا رات
کو تلاش کرنا محال تھا - اس لئے ڈینٹز
نے سب باتوں کو صبح تک ملتوی رکھا
علاوہ اس سمندر میں کوئی آدھ میل
کے فاصلہ پر نشان ہوا - مالک جہاز
نے اس کا جواب دیا - جس سے معلوم
ہوا - کہ اب کام کا وقت آ پہنچا ہے جو
کشتی اس وقت آ رہی تھی - اس نے بھی
جواب دیا کہ سب طرح صاف ہے
اور کنارے سے تھوڑے فاصلہ پر آکر
اس نے بھی لنگر ڈالا - پھر اترائی شروع
ہو گئی - جب ان خوشی کے تاروں کے
ساتھ ڈینٹز کام کرنے لگا - اس نے سوچا
کہ اس خیال کے سبب سے جو اس کے
دماغ میں سما رہا ہے - اگر وہ خوشی کا
نعرہ مارے تو اس کی آواز سب سے
اونچی ہو - لیکن بھلا وہ اپنا راز کہاں
ظاہر کرتا - اسے ڈر معلوم ہوتا تھا -
کہ اس نے پیشتر ہی شبہ کچھ کہہ دیا تھا -
اور اس کی بے چینی اور بار بار سوال
کرنے نے اسے مشکوک سا بنا دیا - کہ کہیں کو
معاملہ بگڑ گیا ہے مگر خوش قسمتی کی
بات تھی کہ اس واقعہ کے متعلق

جو اوسے خوشی ہوئی تھی اوس پر گذرے تو
حالات کو سوچکر اوس پر اس قدر رنج
و ملال کا بادل چھا گیا کہ اسکی خوشی کی
شعاعوں میں جو فریب معلوم ہوئی وہ
ناپائیدار تھی۔ کیسی کو اوسکی نسبت ذرا بھی
شک نہیں تھا اور جب دوسرے دن
ڈسٹرکٹ نے بندوق اور بارود پر لگا۔
اور جنگلی بکریوں کا جو ایک ہاٹ سے
دوسرے ہاٹ پر جست کرتی معلوم ہوتی
تھیں۔ شکار کرنیکا قصد کیا تو اس
بہانہ سے اوس کے ساتھ چلنے کی آرزو
پوری نہ ہوئی۔ مگر جوکو نے اوس کے
ساتھ چلنے کا ارادہ کیا اور ڈسٹرکٹ نے
اوسکی مخالفت نہ کی کیونکہ اوسے ڈر
تھا کہ اگر اوس نے ایسا کیا اور
کیسی کو اپنے ساتھ نہ لے گیا تو اوس پر
بے اعتمادی ہوگی۔ کوئی بات دیگر بھی
وہ نہ گیا ہوگا کہ اوس نے اپنا خلوت
مارا۔ اور جوکو نے یہ درخواست کی کہ
اپنے ساتھیوں کے پاس اوسے لے
جاوے اور جب وہ پہنچ کر تیار ہو
تو صندوق سر کرکے اوسے ختم کریں۔ یہ
اور کیپٹن جیکسن اور موتی رابسن اور کو
کی سرائے کی اونٹ اوس کے پاس
تھی۔ جب وہ آگے گیا تو اور بار دستہ
شکر دیکھتا جاتا تھا پاس کی دلی [illegible]
[illegible]

فیشنٹ تھے اپنے ساتھیوں کو دیکھا تو
میں جوکو تو بھی جا لا تھا وہ بستکو ہاتھ
لٹکانے میں لگے ہوئے تھے اور ڈسٹرکٹ
کے شکار کو بھی نکالنے کے لئے تیار کرنے
لگ گئے تھے۔ اٹر منڈ نے کچھ دیر تک
اون کی طرف ایسے آدمی کی طرح جو سر بسر
ہوشیار ہے۔ غم سے ملے ہوئے تبسم سے دیکھا
اور کہا دو گھنٹے کے اندر یہ آدمی سپاہ
سپاس بہادر (ڈسٹرکٹ) لیکر روانہ ہوجائینگے
روپیہ لیکر وہ واپس جائینگے اور
بادشاہوں کی طرح مغرور ہو کر اور لوٹ
کی طرح لاف مار کر کسی شہر میں اس
روپے کو برباد کر دینگے۔ اسوقت اس
مجھے ان کے روپے سے نفرت دلاتا ہے
کیونکہ دولت مجھے ناچیز معلوم ہوتی ہے
تاہم کیسے معلوم ہے کہ میں بھی ایسے دیہی
میں پھنس جاؤں کہ روپیہ کی پرواہ
تلاش کروں۔ جیسے اوس نے ان پر کیا ہے
آہ نہیں۔ ایسا نہیں ہوگا۔ دانا فرمانے
کبھی خطا نہیں کی ہوگی۔ علاوہ اسکے اس
کا شہرت زندگی بسر کرنے سے ضرور اچھا ہوگا
اس طور سے ڈسٹرکٹ بہت پیشتر
صرف اپنی آزادی کی آرزو رکھتا تھا اس
دولت کی تلاش میں پھنس گیا [illegible]
کوئی ڈسٹرکٹ [illegible]
[illegible]
[illegible]

میں ایک راستہ چلتے چلتے چٹانوں کی
دو دیواروں کے درمیان تھا جس کے
سامنے پانی جاری تھے۔ اور ریت دیکھ کر
یہی گمان غالب ہوتا تھا کہ کوئی انسان
اس پر چلا نہیں ہوگا ڈیشر اس جگہ
پر پہنچا۔ جہاں اسے خیال ہوا۔ کہ
وہ گم ہو گئے۔ کنارے کے ساتھ ساتھ
جاکر اور تھوڑی دور کی طرف دیکھا لیکن
کر اس نے یہ خیال کیا کہ مجھے ان چٹانوں
کی تلاش کرنا چاہئے۔ جس پر انسانی
ہاتھ کا کام ہو رہا معلوم ہو۔ وہ جو
کام طبعی استعداد پر علم رکھتا ہے
اور تمام موجودات کو کا ہی گہا سر دیکھ
سے ادنا ذرا سا دیا ہے جیسے کہ چٹانیں
اور جا کو فراموشی کے پہاڑ کے
نیچے لٹکتا ہے۔ معلوم ہوتا تھا۔ کہ ان
نشانات کی جو کسی قدر بہت کم ساتھ
اور ظاہر اس مطلب کے لئے سے
ہو سکے کہ ان کے علامات باقی رہیں
قطع کیا کہیں کہیں وہ علامات تھا۔ کہ
پودوں کے بیچ پوشیدہ ہو گئی تھیں کیونکہ
وہ دوست اس پر چھپے ہوئے تھے کہ کوئی
نظر شاد آتا تھا اس لئے ضرور تھا کہ ان
[illegible] اور [illegible] چہرہ [illegible]
ہاتھ [illegible] جا کر [illegible] وہ علامات معلوم
ہو جائیں۔ اور ان بدل کھودوں میں اول
سطح پر [illegible] کا کام [illegible] ان نشانات

کر دیکھ کر ڈیشر کی امید مایوس ہو گئی یہ
بات کیونکر نہ ہو کہ گارڈ میں جس نے
پہلے اولکاٹ پر لگایا تھا۔ اس لئے کہ
کئی مہینے گزرے دوست کی وہ جیسا
[illegible] کر رکھا تھا۔ [illegible]
نمایاں طور سے ہوا تھا کہ اس کے
[illegible] کا کام [illegible]
[illegible] ڈیشر کی [illegible]
[illegible] کیا چاہا ہوگا
یہ بات نہ ہو گئی ہو۔ کہ ان علامات کے
[illegible] اور [illegible] ہو
[illegible] ان کے حق کے لئے کہ وہ علامات
باقی گئی تھیں اور [illegible]
[illegible] وفاداری [illegible]
امانت کی حفاظت کی ہو مگر [illegible]
[illegible] ہوا ہو
[illegible] ساتھیوں سے [illegible]
گیا تھا معلوم ہوا کہ [illegible]
[illegible] فاصلہ پر نشان وہ [illegible] گم ہو جاتے
ہیں۔ [illegible] میں جا کر [illegible]
ہو گئے ایک بڑا گول سا چٹان [illegible]
[illegible] ہوا اور اسی [illegible] مگر [illegible]
[illegible] تھا [illegible] ایک [illegible] جگہ تھی
جہاں [illegible] چل رہا تھا [illegible]
[illegible] خیال کیا کہ [illegible]
[illegible] کی [illegible]
[illegible]

ایں اثنا میں اوس کے ساتھیوں
نے کھانا طیار کر لیا تھا ایں وقت
چونکہ وہ ایس لیبل ہیر کو آرام رہتی
انہوں نے ڈشر کو ایک چٹان سے
دوسری چٹان پر کودتا دیکھا اور
انہوں نے بیان کی کہ جو لطف ریسان
کے ان کے درمیان ٹھہری تھی پس
کیا تھا کہ اس نے فورًا اپنا رخ بدلا۔
اور اون کی طرف ہو لیا۔ لیکن جب
وہ اوس کے نہایت قریب آکر
جست کرتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔
اونہوں نے دیکھا کہ اس کا پاؤں پھسل
گیا ہے۔ اور چٹان کے کنارے پر لٹک
کر غائب ہو گیا وہ سب اوس کی
طرف جھپٹے کیونکہ ان سب کو اوس سے
محبت ہو گئی تھی۔ مگر ہوکو پر سب سے
اوّل پہنچا۔

اوس نے ایڈمنڈ کو خون میں لت پت
ہوا اور بے ہوش پڑا ہوا دیکھا [illegible]
نے کچھ فکر نہ کیا اوس کو [illegible]
میں اٹھا لیا۔ اور اس علاج سے جس
پہلے بھی [illegible]
اثر کیا تھا۔ ایسا ہی اثر ہوا۔ دیکھا کہ
ایڈمنڈ نے آنکھیں کھولیں۔ [illegible]
[illegible] اور [illegible]
[illegible]

تھی اونہوں نے اوسے کنارے پر
ہو کے لانا چاہا لیکن جب اونہوں نے
اوسے ہاتھ لگایا۔ تو ہوکو پر سے اس نے
کہا کہ نہایت آہستہ آہستہ چھوئیں اور
نے ہائے ہائے کرتے ہوئے کہا۔ کہ
وہاں میں لیجانے کی برداشت
نہیں کر سکتا۔ یہ بات قیاس میں آسکتی
ہے کہ ایڈمنڈ کو اب اپنے کھانے کا خیال
نہیں رہا تھا۔ لیکن اوس نے اصرار
کیا۔ کہ اوس کے ساتھی جو اسکو واقعہ
[illegible] سمجھتے تھے اپنا کھانا
کھا لیں اور اپنی نسبت اوس نے
اون سے کہا۔ کہ مجھے ذرا سے آرام
کی [illegible] تمہارے آنے تک
[illegible] مجھے آرام ہو جائیگا ملاحوں نے
[illegible] اصرار نہ کیا۔ ان میں بھوک
لگی ہوئی تھی۔ اور چٹان کی بو باس
[illegible] میں بھی ہوئی تھی اس
[illegible] گھنٹے کے بعد وہ لوٹ گئے۔ جو
کچھ ایڈمنڈ کر سکتا تھا۔ وہ یہ تھا۔ کہ وہ
[illegible] کوئی بار وہ قدم کے فاصلے
پر [illegible] کا بھی آگے بڑھا
[illegible] گیا۔

[illegible] آرام تو کیا آتا۔ اوسے [illegible]
[illegible] اسکے سرداروں نے جو [illegible]
[illegible] تاکہ اپنے پاس [illegible]

سکر سپاہ باہر اور محل میں اپنا رستہ ڈھونڈ
کر [illegible] اصرار سے کہا۔ کہ اوٹھئے اور سچ
اور اسکے حکم کی تعمیل کے لئے تیار ہونے کی کوشش
کرو۔ مگر ہر کوشش کے وقت [illegible]
[illegible] کر دیا۔ اور [illegible]
سو گر گیا۔

[illegible] اس کی [illegible]
[illegible] سمجھا کہ ہیں۔ وہ
[illegible] یہاں اُسے چھوڑ کر [illegible]
[illegible] کہا۔ کہ اگر
[illegible] جاؤنگا
[illegible]
[illegible] کہ [illegible]
[illegible] آئے [illegible]
[illegible]
[illegible] وہ
[illegible] تھا۔ کہ [illegible]
تھا [illegible] اونٹھا [illegible]
[illegible] اور [illegible]
دیکھا تھا [illegible] تھا کہ
اسکے [illegible] آکر۔
[illegible] اور [illegible] اور [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] آپ کو
[illegible] آئے ہیں [illegible]

جاسکے۔ تو آپ میرے [illegible]
[illegible] مار دو۔ میرا [illegible]
کے لئے اور [illegible] کے [illegible]
ہیں [illegible] کے لئے [illegible] جائیں
اور ہر ایک کلہاڑی تالہ [illegible]
کی شاخیں کاٹ کر ایک [illegible]
سی بناؤں۔

[illegible] لیکن ہم بھوک سے مر جاؤنگے
[illegible] مر جاؤں۔ تو [illegible]
[illegible] اس کے کمزور [illegible]
کوئی بلا ئے۔ [illegible] اسے [illegible] کی طرف
گیا وہ اس [illegible] میں
[illegible] رہا تھا۔ اور [illegible]
[illegible] تھے۔ اور [illegible] کو
[illegible] تھا

[illegible] ہم کیا [illegible] ہم [illegible]
یہاں آ [illegible] طور [illegible] نہیں سکتے
اور ہم [illegible] نہیں کر سکتے
[illegible] جائیں جائیں
[illegible] تھا ہم ایک [illegible]
[illegible] میں گئے اور پھر آکر ہم کو
[illegible]

[illegible]۔ اگر [illegible]
[illegible] یہاں آ [illegible]
میری طرف [illegible]
کو [illegible] لینے کے لئے [illegible]

دیدونگا اگر تمہیں کوئی کشتی نہ ملی۔ تو
تم مہربانی کرکے آنا۔ مرلی نے اسامر
ملایا۔
ہوکولو۔ کپتان صاحب یہیں اس
بات کو تعمیل کرنے کے لئے صرف ایک
راستہ ہے۔ اور وہ یہ ہے تم جاؤ۔
اور میں یہاں ٹھیرتا ہوں۔ اور اس
کی خبرداری کرونگا۔
ایڈمنڈ۔ اور میرے ساتھ رہکر
تم اپنا حصہ ضایع کروگے۔
ہوکولو۔ ہاں۔ کچھ مضائقہ نہیں؟
ایڈمنڈ تم شریف نیک اور مہربان
ہو۔ خدا تمہیں تمہاری نیک نیتی کی
جزا دیوے۔ لیکن میں اور کسی کو اپنے
پاس ٹھیرانا نہیں چاہتا ایک دو دن کے
آرام سے میں چنگا بھلا ہو جاؤنگا
مجھے امید ہے کہ ان چٹانوں میں
بعض ایسی بوٹیاں مجھے مل جائیں گی
کہ جنہیں استعمال کرنے سے بالکل چنگا بھلا
ہو جاؤنگا۔ ڈنٹس کے لبوں سے عجیب
تبسم نمودار ہوا۔ لیکن ٹھیرنے کے لئے
اوسکے ارادے کو کوئی بات جنبش
نہیں دے سکتی تھی اور وہ تنہا ہی
رہنا چاہتا تھا۔ اونہوں نے اوس کے
واسطے جو کچھ وہ چاہتا تھا۔ چھوڑ
دیا۔ بہت دفعہ اوس کی طرف

مڑ مڑ کر دیکھتے جاتے تھے اور ہر
دفعہ ہاتھ اوٹھا کر اوس سے رخصت
لیتے تھے وہ بھی بلا اپنا باقی جسم
ہلائے ہاتھ سے اونہیں اشارہ کر
دیتا تھا جب وہ غائب ہوگئے
اس نے مسکرا کر کہا۔ تعجب ہے کہ ایسے
آدمیوں میں اسقدر دوستی ہو
پھر وہ نہایت احتیاط سے کھسک
کر چٹان کی چوٹی پر چڑھ گیا جس
سے اوسکی نظر سمندر پر دور دور تک جا
سکتی تھی وہاں سے اوس نے اس
جہاز کی تیاری کرتے دیکھا اور
لنگر اوٹھا کر بحری پرند کی طرح پیشتر
اس کے کہ وہ اوڑنے کو تیار ہوتا ہی
روانہ ہونے کے لئے مستعد دیکھا۔
ایک گھنٹے کے عرصہ میں جہاز بالکل
نظر سے غائب ہوگیا۔ کم سے کم زخمی
آدمی کے لئے یہ ممکن نہیں تھا۔ کہ
اوسے اوٹھکر دیکھ سکتا ہو۔ پھر تو ڈنٹس
نہایت تیزی اور چالاکی سے کہ جنگلی
بکریاں بھی ایسے طور سے نہیں کودتی
پھاندتی ہونگی۔ کودنے پھاندنے لگا
ایک ہاتھ میں اوس نے بندوق لی
اور دوسرے میں کلہاڑی اور اوس
چٹان کی طرف جس میں اوس نے
علامات دیکھی تھیں [illegible] گیا

اور اسو دست عربی ماہیگیر کی داستان کو یاد
کر کے جو پیرا سے اوس کے آگے بیان
کی تھی۔ اوسنے کہا شبسم کھلے
جا تو مر

چوبیسواں باب

پوشیدہ غار

سورج ابھی مشکل سمت الراس
پر پہنچا تھا اور اوسکی تیز شعاعیں
پہ ابھی پڑ رہی تھی۔ کہ ہوا گرم ہو
رہی تھی۔ ہزاروں ٹڈیاں جو کہیں کہیں
چھپ کر بیٹھی ہوئی تھیں۔ بانسوں
اور مدھم آواز سے چوں چوں کر رہی
تھیں صیاد اور درختوں کے بیچ ہوا
سے ہلنے اور سرسرانے لگے۔ اٹرمسٹر جو
قدم اٹھاتا تھا۔ ہزاروں ٹڈیاں جنکی
رنگت زمرد کی سی تھی اوس کے پاؤں
کے آگے جست کرتی جاتی تھیں۔ اور
دور کی چٹانوں پر اوسے جنگلی بکریاں
ایک کراڑے سے دوسرے کراڑے
پر شی کودتی پھرتی نظر آتی تھیں
غرضکہ وہ جزیرہ آباد تھا۔ پھر بھی اٹرمسٹر
اپنے تئیں اکیلا خیال کرتا تھا۔ صرف
خدا کا ہاتھ اوسکا سہارا تھا۔ اوسکے
دل میں اس وقت کمزوری پڑ رہی تھی
کہ جس سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ اسے سخت
ڈر ہے اور پھر ایسا ڈر کہ جس سے ہر گھڑی
یہی کھٹکا دل میں رہتا ہے کہ شاید مجھے
بھی اوسے کوئی دیکھتا ہوگا یہ بھی ایسا
زبردست تھا کہ جب اٹرمسٹر اسکا کام
شروع کرنے لگا۔ وہ ٹھہر گیا۔ اپنے کلہاڑے
کو اوس نے پیچھے رکھدیا۔ بندوق کو
پکڑا اسے اونچی چٹان کی چوٹی پر چڑھ
گیا اور وہاں سے چاروں طرف دیکھنے
لگا۔

لیکن وہ کارسکا کی طرف جسکے کھنڈر
صاف نظر آتے تھے۔ نہیں دیکھ رہا تھا
پر اوسکی نظر جزیرہ البا کی طرف بھی
تھی۔ جسکی تواریخ اس کے ذہن میں
خوب محفوظ تھی اور نہ ایسا مائل
معلوم ہوتا تھا کہ ساحل کی طرف
ہی نظر کر رہا تھا جس سے ملاح ہی
کی خبر سے کارنامہ کہو کو ساحل جنوا معلوم
ہوتا تھا اور نہ کمپنی کی تجارتی بندرگاہ
تھا جسکی طرف وہ نگاہ کر رہا تھا وہ تو
اس سے پہاڑ کی طرف دیکھ رہا تھا
جو صبح کو روانہ ہوا تھا۔ وہ تو شاید سو
لوٹی ... بہت غائب ہو گیا۔ اوسکو کھٹکا
پڑتا تھا۔ اور وہ اس کے فنا ہونے

سمت جا رہا تھا اور کارسکا کے ساحل
کے گرد گھوم کر آ سوار ہوا تھا۔ اس نظارے سے
اس کے دل میں اطمینان ہوا۔ پھر اوس
نے اون جزیروں کی طرف جو اس کے
قریب تھیں۔ نظر کی اوس نے اسے
اس جزیرے کی سب سے اعلیٰ چوٹی پر
دیکھا۔ کوئی انسان اوسے نظر نہ آیا
مگر اس نے کہ سمندر کی لہریں اوس
جزیرے کے ساحل کے ساتھ ٹکراتی تھیں
اور کشتی کی چال کے ساتھ اوسے محسوس
کئے ہوئے تھیں۔ پھر وہ نہایت احتیاط
کے ساتھ آہستہ آہستہ آگے بڑھا اور اسے
جو سوچا کہ اگر یہ ہو۔ اتفاقیہ کوئی
ایسا سانحہ واقع ہو جائے۔ کہ اوسے
اسکی خبر کسی کو ہو جیسے ہم نے بیان
کیا ہے ڈینٹس نے چٹانوں کی علامات
کو ڈھونڈ نکالا تھا۔ اور اس نے دیکھ
لیا۔ کہ وہ ایک چھوٹی کھاڑی کی طرف
جاتی تھیں جو قدیم زمانوں کے حمام
کی طرح پوشیدہ ہے۔ یہ کھاڑی اپنے
[illegible] اور وسط
میں گہری تھی [illegible] چھوٹی کشتی
آسکتی تھی [illegible]
[illegible]
لے کھولی سکتہ لیا تھا۔ اس نے سمجھا
کہ کارڈنل [illegible]
[illegible]

دیکھے ہیں اس لئے وہ کھاڑی میں
آیا ہوگا۔ اسی چھوٹی کشتی کو اس نے
چھپا دیا ہوگا چٹانوں میں جو ملتے
گویا سائے ہیں ایک علامات اوس
نے اوسی جگہ کو چھپانے کے لئے بنائے
ہونگے اور اس کے اختتام پر اس نے
خزانہ مدفون کیا ہوگا۔ یہ خیال تھا۔
جسکے سبب سے ڈینٹس چٹانوں کے گرد
چکر کھا کر آیا تھا۔ صرف ایک بات
تھی جو ڈینٹس کو حیرانی میں ڈالتی تھی
اور جس سے وہ اپنے سب نتیجے
کو خاک میں ملا ہوا خیال کرتا
تھا یہ پہاڑ جسکا وزن کئی ٹن ہے
کیسے بہت آدمیوں کے بغیر اس جگہ میں
اٹھ آیا ہوگا ایکایک اس کے دل میں
ایک خیال آیا اس نے خیال کیا کہ
بجائے اوسے اٹھا کر لانے کے انہوں
نے اسے نیچے لٹکایا ہوگا۔ اور اس نے
اس چٹان سے جستجو کی۔ تاکہ وہ اس
بنیاد کو دیکھے جس پر وہ پہاڑ پہلے
تھا اوس نے جلدی معلوم کر لیا۔ کہ
ایک ڈھلوان سی جگہ بنی ہوئی ہے اور
چٹان اوس جگہ پر کھسک آیا ہے جہاں
وہ اب پڑا ہوا ہے۔ ایک بڑا پتھر اس
کے بچانے کا کام دیتا ہے۔ چھوٹے
چھوٹے پتھر اور کنکر اس کے آس پاس
بھرے ہوئے تھے۔ تاکہ وہ سوراخ

لوسب وہ وجہ پھر اوسے مٹی ڈالکر
چھپایا ہوا تھا اور گھاس اور کاہی وہاں
اُگ آئی تھی۔ کاہی پتھروں پر بھی اُگی
ہوئی تھی۔ جابجا بھی اُگ آئی تھی اور
وہ وہم خیال رہیں پر مشکل معلوم ہوتا
تھا ڈیشر نے اس مٹی کو آہستہ اُٹھایا ایسے
اس نے معلوم کرلیا۔ اس نے کلہاڑی
لیکر اس جگہ کو جس کو وقت کے ہاتھ نے
جو لے کچھ چھپایا ہوا تھا۔ کھودنا شروع کیا
دس منٹ کی محنت کے بعد دراڑ نکل گئی
اور ایک اتنی بڑی سوراخ جس میں بازو
چلا جا سکے نمودار ہوئی۔ ڈیشر نے
جاکر ایک مضبوط شاہ بلوط کے درخت
کو جو اوسے ملا کاٹ لایا۔ اس کی شاخوں
کو الگ کیا۔ اور اسے اوس سوراخ میں
ڈالا۔ اور اس ڈنڈے سے کام لینے
لگا۔ لیکن چٹان بہت بھاری تھا ایک
آدمی سے ہلا کب اٹھ سکتا تھا ڈیشر
نے خیال کیا کہ اوسے اوس پہاڑ
پر حملہ کرنا چاہئے۔ لیکن کیسے؟ اس نے
چاروں طرف نظر ڈالی۔ اور بارود سے
بھری ہوئی تھیلی جو اسکا دوست جو کو
اس کے لئے چھوڑ گیا تھا دیکھی۔ اوس
کے چہرے پر تبسم نمودار ہوا اس بارود
سے چٹان کو اڑانا کچھ مشکل نہیں تھا۔
اپنی کلہاڑی کی مدد سے ڈیشر نے اوپر
کی چٹان اور اس چٹان کے درمیان سا
پر وہ چٹان آکر ٹھہرا ہوا تھا ایک سرنگ
کھودی ان سرنگوں کے موافق جو کانکن
کھودا کرتے ہیں۔ جب وہ چاہتے ہیں کہ
ہاتھ سے محنت کرنا چھوڑ دیں۔ اوس میں
بارود بھر دی۔ اور اپنے رومال کا ایک
فیتا سا بنا اور اسے آگ لگا کر پیچھے ہٹ
گیا۔ چٹان جھٹ اُڑا۔ بارود دیکھو دھماکے
زور سے اوپر کا چٹان گر گیا۔ نچلا ٹکڑے
ٹکڑے ہو گیا۔ جو سوراخ ڈیشر نے پہلے
بنائے تھے۔ اوس سے ہزاروں کیڑے
نکلے اور ایک اژدہا جو اس جگہ کا
گویا محافظ تھا حرکت کرتا ہوا چلا گیا
اور غائب ہو گیا ڈیشر اوپر کی چٹان
پر گیا۔ جو اب بالکل پہاڑ کے سمندر
کی طرف جھکا ہوا تھا وہ جلد بار ڈرائے
کا متلاشی اوس کے گرد گھوما اور اوس
جگہ کو پسند کر کے جہاں اوس پر حملہ کرنا
بہت مناسب معلوم ہوتا تھا اوس
ڈنڈے کو سوراخ میں رکھا۔ اور
اسے ہلانے کے لئے جہاں تک اوس
میں دم تھا۔ کوشش کی۔ چٹان
جو پہلے ہی بارود سے ہل گیا ہوا تھا
اسی جگہ پر جنبش کھانے لگا۔ ڈیشر نے
تھر تھراتا معلوم ہوتا تھا۔ کہ گویا
وہ اس مرد دانا کا تابع ہے۔ جس نے
سے زور آوروں کے مقابلہ میں ہار کر
سکے لئے پہاڑوں کی جڑ سے ہلا دیا تھا

وہاں اُکھڑ گیا اور لڑھکتا ہوا سمندر
میں گر کر غائب ہو گیا جس جگہ پر وہ
چٹان تھا وہاں ایک گول جگہ نمودار
ہوئی اس میں ایک زینے کا جانا معلوم
ہوا۔ جو ایک مرتبہ پہلے میں پڑا ہوا تھا۔
ڈینٹز کے منہ سے حیرت اور خوشی کا نعرہ
نکلا گویا کوئی قصد بھی یہاں ہوا ہوگا
جس پر آسی کا بالائی حصہ ختم ہوئی ہو
وہ کام کو جاری رکھنے کے لئے خوش
ہوتا مگر اوس کے گھٹنے زور زور سے
کانپتے تھے۔ اسکا دل اس طرح سے
دھڑکتا تھا۔ اور اس کی آنکھوں کے
آگے اندھیرا ایسے طور سے آتا تھا۔ کہ اوسی
وقت کرنا مناسب معلوم ہوا۔ مگر یہ
توقف کوئی ذرا سی دیر دم کے لئے
ہی رہا۔ اتنے میں اس نے اپنے ڈنڈے کو اوس
حلقہ میں ڈالا اور زور لگا لیے سے وہ
پتھر ہلگیا۔ جس سے ایک قسم کا زینہ سا
معلوم ہوا۔ جو نیچے جاتا تھا۔ یہاں تک کہ اندھیرے
میں جاکر بالکل نظر نہیں آتا تھا۔ اگر کوئی اور
ہوتا۔ تو خوشی کا نعرہ مار کر اوس میں
اُتر جاتا مگر ڈینٹز کا چہرہ زرد ہو گیا
اوس نے تامل کیا۔ اور سوچنے لگا۔ پھر
اوس نے اپنے جی میں کہا آؤ مرد بنو۔
میں مدتوں اور لاکھوں کے سرداستہ
کرنیکا عادی ہو گیا ہوں مجھے اس خزانے
کا پتہ لگا لینے سے دھوکا کھانا نہیں چاہئے

ہیں تو جو میں نے تکلیف اُٹھائی ہے
وہ سب اکارت گئی جب بڑی بڑی
امیدیں دل میں سمائی ہوں۔ اور
وہ یکبارگی رفو چکر ہوتی نظر آویں تو
دل ٹوٹ جاتا ہے۔ پھر یا سے اوسکا
سب سا دیکھا ہوگا۔ کارڈینل سپاڈا اپنے
کہاں یہاں خزانہ گاڑا ہوگا۔ شاید وہ
کبھی یہاں آیا ہی نہیں۔ اور اگر وہ آیا
ہے۔ تو سیزر بورگیا نے جو بڑا دلیر
اور اولو العزم تھا اوسے بھلا کہاں
چھوڑا ہوگا وہ یہیں دھڑکتے کھڑا ہو
رہا تھا۔ اوسکا دل غم سے بھرا ہوا تھا۔
اور اس کی آنکھیں اوس سوراخ پر جس
میں جانے کے لئے زینہ بنا ہوا تھا لگ
رہی تھیں۔ ہاں۔ ہاں اوس شاہی لٹیرے
کی زندگی میں یہ جگہ بھی ایک قابل مہم
تھی یہ فرضی واقعہ ایک وسیع زنجیر کی
کڑی معلوم ہوتا تھا ہاں یاد آگیا وہ
یہاں آیا ہوگا اوس کے ہاتھ میں مشعل
ہوگی۔ اور دوسرے میں تلوار اور اپنی
شان سے بس میل کے فاصلہ پر شاید
وہ کھڑا ہوگا اور وہ اپنے زینے کے
راستے سے جیسے میں اُترنے لگا ہوں
اُترا ہوگا۔ اوسکی جو شاک آمد آمد کے
آگے تاریکی کافور ہوتی جاتی ہوگی۔
ڈینٹز (دل ہی دل میں) لیکن اول پہرہ
دینے والوں کا کیا حال ہوا ہوگا جو اس

طور سے اوس کے راہ دار ہو گئے اور
پھر مڑ کر کہا۔ اور قسمت ایسی کی یہی
ہوگی جنہوں نے الارک کو گاڑا۔
ڈیماز۔ تاہم اگر وہ آیا ہوتا تو اسے
ضرور نکلتا ہوتا اور مارگیا کو کہا تھا
تھا کہ وہ اسی وقت جنازے کو اس کی
جگہ پر قائم کرنے سے صاف انکار کرتا تھا میں
دیکھے جاتا ہوں پھر وہ نیچے اترا قسم
اوس کے ہونٹوں پر تھا اور اوسکی
تلاش کا وہ آخری لفظ سنا اسکی
دراز سرنگوں میں چھاسنے تاریکی کے اور
ایسی جگہ کو سنسان اور مرطوب پاتے
ڈنٹر کو ہاں دیکھا سے ارغوانی
رنگ سے ملی ہوئی دہشت دکھائی
دی سرکشی اور ہوا مرطوب اوسی
سے ہو آ رہی تھی۔ وہ اور نیچے جاتا
ہوا بلکہ جنات کی اوس سوراخوں اور
سنگ دوا سے دو پہلے ہی سے ہو سکے تھے
اور باہر سے نظر آتے تھے۔ ایسی میں
اوسے سنگوں آسمان اور سیاہ ملوط کی
سنا اس جنبش کر لی دکھلائی دیتی تھی
او سلوں عشاقوں سر پڑی ہوئی تھی
آنکھا ان سے اوسے معلوم ہوا کہ یہاں
تو شاید کسی کی آمد ہوا ہو
لو کیا ہوئی بلکہ کام میں تو شش کی
سے متوالی کی تھا وہ ہو گئی تھی اور
غار کے پرلے سرے کی طرف ہو لیا

کی طرح چمک رہا تھا اطرکی اولاد نے
نے تبسم سے کہا افسوس یہی وہ خزانے
ہیں جنہیں وہ کارڈ سل چھوڑ گیا تھا
نے ان دیواروں کو سینے میں دیکھ
کر اونہیں خزانہ سمجھا۔

فلکس ایس نے اس وحشت ناک
لفظ جنہیں وہ زبان سے ادا نہ کرتا تھا ادا
کیے۔ اور کہنے لگا کارڈ سل کے دور
تاشے میں یہ لفظ لکھے تھے۔ دوسری
غار کے پرلے سرے کی طرف اوس نے
اوسکی پہلی غار معلوم کی اور ادھر سے دوسری
غار کی تلاش کر ڈالی تھی۔ اور
کھود کر ڈھونڈنی شروع کی۔ اوس نے
خیال کیا کہ یہ غار پر ایسی خزانے
کی اور جگہ ہی ہوگی۔ اوس نے پتھر
کو دکھا ڈالا۔ اور ایک دیوار کا ایک
حصہ جہاں وہ خیال کرتا تھا کہ راستہ
ہوگی۔ اور اوسے پیٹنے لگا اور
ڈھیلا ہوا تھا۔ کچھ دیر کے بعد
اس زور سے کھا کر اس کی
پیشانی پر پسینے کے قطرے آگئے
اوس نے معلوم کیا کہ اس دیوار کا
حصہ اس کو بیچ کی آواز اسی سے ایک
نے جو پتھر کام کرتا تھا
ایک تیری سے
معلوم کر لیا کہ وہ
گرہ تارک کی طرح

ملا تھا۔ چنانچہ غصہ کر کے سے بچنے کے
لئے اوس نے ساری دیوار کو کلہاڑی سے
کھٹ کھٹایا اپنے پاؤں سے سر
سے پتھر کو کوٹا اور کوئی بات سمجھ
میں نہ آئی کہ وہ دیوار کے اندر کیسے
آیا جہاں سے وہ بستی کی آوازیں آتی
تھی۔ اوس نے پھر وہاں کلہاڑی
استعمال کرنا شروع کی۔ اور زیادہ
زور سے کام کرنا شروع کیا۔ پھر
تو ایک ایک اشارہ خود بخود ہوا
چٹان کی وہ دراڑ پتھروں سے
بھری ہوئی تھی۔ پھر اوس میں
دھماکہ لگا ہوا تھا۔ اور اوسے ایسا
ریک کر دیا تھا۔ کہ سارا چٹان ہی
چٹان نظر آتا تھا۔ ڈنٹر نے اپنی کلہاڑی
کے سر سے جب ضرب لگائی
تو اوسکا منہ پتھر کے شگاف سے
[illegible] دور تک چلا گیا۔ وہی
جگہ تھی۔ جسکو اوسے کھودنا چاہیئے تھا
لیکن اس اطمینان کے بعد [illegible]
[illegible] وہ خوب توجہ سے
لے [illegible] ان کی صدا [illegible]
[illegible]
اور [illegible] اس سے [illegible]
[illegible] اس آخری [illegible]
[illegible] کہ [illegible]
[illegible] حاضر ہو گیا کلہاڑی

پیچھے آئی۔ بالوں کہو کہ اس کے ہاتھ
سے گر گئی اوس نے اوسے وہاں سر
رکھ دیا اسا [illegible] مثالی پر پتھر اور
پتھر سے ہر جوڑ دے گیا یہ دیکھنے کے لئے
کہ آیا کوئی آواز یہاں گئی۔ اور پھر گیا
لیکن زیادہ تر اس کے خیال کی وجہ
یہ تھی کہ اوسے خیال آیا کہ
اوسے عشق آتا تھا۔ خریدہ میں کیا
تھا سورج کی دھوپ ہوتا دور سے
پڑ رہی تھی۔ اور سمندر میں دور جھلی
ہلکی ہوائی کشتیاں سمندر کی سطح پر
آباد لہر ہوئے تھیں۔
ڈنٹر نے کچھ کھانا پینا نہیں تھا۔ بلکہ
ایسے وقت میں بھوک اوسے یاد کو بھی
یاد نہیں رہی تھی۔ اوس نے جلدی
رم کے ایک دو گھونٹ پئے۔ اور پھر
غار میں چلا گیا۔ کلہاڑی جو بھاری
معلوم ہونے لگی تھی اوس کے ہاتھ
میں پر کی طرح ہلکی معلوم ہوتی تھی
اوس نے اپنے پکڑا اور پر دیوار
میں حملہ کرنا شروع کیا۔ لکڑی ایک
[illegible] اوسے معلوم ہوا۔ کہ
اور پتھروں کو چھوڑ گئے [illegible]
بلکہ صرف ایک پتھر دوسرے پتھر پر
رکھا گیا [illegible] سے [illegible]
[illegible] کلہاڑی کا [illegible]
[illegible] دیا۔ اور دستے کو [illegible]

ڈنڈے کے کام میں لا کر دیا تھا۔ اس
پر پھر اسی جگہ سے بلکہ پیچھے ہٹ گیا
اسے اس سوائے اس کے اور کچھ کرنا
نہیں تھا۔ کہ کلہاڑی کے سرے سے
ان پتھروں کو ایک ایک کر کے گرا
دے۔ پہلے سوراخ ہی اندر جانے
کے لئے کافی بڑے تھے۔ لیکن انتظار
کرنے سے وہ اسے ہاتھ مار سکتا
تھا۔ اور قریب کھانے سے اقبال
کو اپنے آپ سے متوقع کر سکتا تھا
آخر ذرا توقف کرنے کے بعد ڈنڈے
دوسرے گوشے یا دوں کہو غار میں
داخل ہوا۔ وہ غار نسبت میں بھی
اور پہلی غار سے زیادہ تاریک تھی۔
اور چونکہ ہوا اس میں صرف اوسی
راستے سے آتی تھی۔ جو ڈنڈے نے بنایا
تھا۔ اسی قسم کی بو نکلتی تھی کہ
ڈنڈے کو پہلی غار میں اسی بو نے ان
سے نفرت ہوا۔ اس لئے اس نے
پھر انتظار کیا۔ اور جب اسے ہوا کو نکلنے
دیا اور بعد ازاں داخل ہوا اسے
سوراخ کے بائیں ہاتھ ایک تاریکی
اور گہرا اندھیرا تھا۔ لیکن ڈنڈے کو
اندھیرے میں [illegible] تھا۔ اس
لئے اس دوسری غار کو دیکھا تا
او [illegible] خالی پایا۔
اس نے کہا۔ کہ اگر [illegible]

تو وہ [illegible] ہو تا کہ [illegible]
آ [illegible] وہ اندر [illegible]
[illegible] اور ڈنڈے کی [illegible]
پر [illegible] وہ اس کو سے کی طرف [illegible]
اور [illegible] اس [illegible] کلہاڑی
[illegible] کر [illegible] کیا۔ [illegible]
[illegible] کی آواز آئی [illegible]
[illegible] گوشت [illegible]
[illegible] اور
[illegible] پر [illegible]
[illegible] آواز [illegible] ڈنڈے نے کہا۔
اگر ڈنڈے [illegible] تو وہ [illegible]
[illegible] اس [illegible] پھر اسی کلہاڑی
[illegible] کیا۔ [illegible]
[illegible] پیش آئی۔ مگر اسی آواز آئی
اس نے خیال کیا کہ [illegible] لکڑی کا [illegible]
[illegible]
[illegible] جلدی اور [illegible]
[illegible] ڈنڈے [illegible]
[illegible] راستہ [illegible] اور [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کی ... کو کاٹا - اور اس سے
ایسی آگ کر جو ... ملا ... روشن
کی ... کر کے ایس ... کو
... آسرا ... کر ... کر جا
... تھا ... گیا ...
...
گیا اور دیکھا ... تھا ... دکھا ...
لکڑی اور ... کر ...
[illegible]
اور ... لگا ...
لگا ایک ... میں ...
... اور ...
... کا ...
اوپر لگا ہوا تھا ... دیکھا ...
دیکھ ... میں ...
... کی ... ہوا ...
... دیکھا
اور ایک ... تھا ...
... عالم ...
... کی طرف ...
... سال ...
... کا ... ہوا ...
[illegible]
...
... آنکھ ...
[illegible]

... درمیان ایک ... لگا ہوا
دیکھا اور ایک ... کی طرف
ایک ... دیکھا - اور ...
اور ... ہو گئے تھے
... اس ... تھا
... کو ...
...
... اور ... کو ... تھا
... کہاں ... سکتا تھا
... کو ...
کی ... ہو گئے ...
... کو ... کر
... دار ہے ...
... اور ...
... اور ... کو
... اس سے ...
... ہو کر گر گئے
... ان کے ...
... اور ...
...
... لگا
... کا ...
... تھا ...
... کی طرح ... خیال ...
... اس ...
... دیکھنے کے لیے
... کر دیتے ہیں - اپنی ...

سیارگی ہیں - اور انہوں نے پھر کہلا - کہ
لشکر میں تو ولولہ ہوا - اس صدمے
سے ملی تھا ... ہو گئے - اول
[illegible]
[illegible]
میں لڑنے ... اُن کی فوج
و ... کے ... کر ... لی
[illegible]
لیے ... اٹھولوں کی مشق
بھری - وہ ایک دور ... کر گئے
[illegible]
سے ... راو ... کر آیا ...
اس ... کو ... نکال کر ... دیکھ
بیالکر انڈرسٹ ... اس عارت
نکلا - اور شان ... جہاں تک وہ سمندر
کو دیکھ سکتا تھا - جا کودا - وہ بیا
تھا - اس لیے ... اڑے
کا اپنے ... ملک ... پاتا تھا - کیا وہ
جا سکتا تھا ... تو اس کا دوش
ہی تھا -

وہ اس ... کی طرف دیکھا ...
ہوتا ...
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

سے علاوہ اس کی ... اور ...
تب ... پھر وہ ... آیا
اور ... اپنے ...
نہیں ... عار ... کیا - اور پھر وہ
... کی ... دیکھو
لگا - اور وقت اس نے اپنے ...
کے ... ہو کر وہ اسے ... مانگی اور جلد کی
... اور ... دیکھو کیا
... اپنے آپ ... ہوا
... ہوا - ... کو ...
... ایک ... کی ...
[illegible]
اور ... کر ... کیا
... انگریزی میں ...
رکھا تھا - اور ...
اس نے پہلے ... کی مورتیں تھیں
اور ... دیکھا - کہ وہ ...
... ہوا ... اس کی ...
... تھی ...
... کا ...
کیا کام ہو ... تھا - جس سے ان کی ...
... گئی ...
... ہوتے تھا - اور ...
[illegible]
[illegible]
[illegible]
... کا ... تھا ... کہا ... کر

صندوق میں سے استراحت کی مسرات ایسی
تہ لطف اور ایسی فراست سے بھری
ہوئی تھی۔ جسکا بس دو ... وہ ایسی رنگی
ہار اپنے مزہ جسکا چکھا تھا

پچیسواں باب

نامعلوم

صبح جس کے لیے ڈاکٹر کو سخت انتظار
لگی ہوئی تھی۔ ہوتی گرمتو کے سامنا
کنارے سے بدھر ہوا ہونے لگی ایکبار
آہستہ ہوا۔ ہوائی لگی تھی کہ ڈاکٹر
نے پھر سفر شروع کی۔ یہ وہ اس جہاں
پر جب پہنچے دل خوش نکلا گیا۔ اور
اس نظارے کے ہر ایک حصہ پر نشستہ
کو ... ادوار دیکھنے لگا لیکن جب
آفتاب طلوع ہوا۔ تو اوسکی نگاہ پہلی
مثال صورت نظر آئی جیسا وہ
دفعہ اوسے نظر آئی تھی۔ جس صبح
کو وہ سویا تھا۔ اوس غار کے دروازے
کی طرف واپس آکر اوسنے اپنے اوس
... کو اسے ڈھانپ پڑا تھا
آٹھایا اور اوس جگہ ...
تھا۔ ...
...

کو وہ سامان تیار سے بند کر دیا جیسے
کہ وہ پہلے تھا جس جگہ سے اوس نے
... اٹھایا تھا۔ اوس جگہ ...
پھیلا دیا اور پھر ... کی صورت
اوس نے پاؤں مار مار کر ایسی سادی
کہ کوئی فرق معلوم نہیں ہوتا تھا
پھر اس غار سے نکلکر اوس نے اس
پتھر کو ... رکھ دیا اور اوس
... پتھر ... ہو ... رہیں
رہیں۔ اوسمیں مٹی سے بھر دیا۔ اوس
مٹی ایسے قسم کے پودے جو جھاڑی اگا
... ہوسکتے مثلاً جیسے
... دار ایسی جھاڑیاں
سب پھول لگا کرتے ہیں پھر ایسی
... کو پانی دیکر اوسنے ہر
ایک نشان کو مٹا دیا اور ... طرف
کے راستے کو ایسا درست بنا دیا کہ
گویا ... کی طرف کبھی کوئی آیا
ہی نہیں تھا ... یہ کام وہ کر چکا
تو پھر اپنے ساتھیوں کی آمد کا انتظار
کرنے لگا اوس ...
... اپنے ... لگا
تھا ... آمادہ کیا کہ
وہاں رہے اور اپنے ... کی
نگہبانی کرے ...
...
...

درمیان میں آکر بستہ ہے۔ اور ہم کو [illegible]
اور ہم کو حاصل کر سکتے ہیں
وہ ملاح واپس آ گئے تو شہر سے اور
جہاز کی بندر کی طرف روانہ ہو کر یہاں آیا
اور جہاز کے ٹھہرنے کی جگہ پر [illegible]
مشکل کئے رات [illegible] کا بہانہ کر کے وہ
اپنے ساتھیوں سے ملا اور اپنا کہہ
رکھا۔ کہ گو اس وقت تم مجھ کو چھوڑ
کر گئے تھے اچھا ہوا لیکن ہم بھی ایسے
حادثے سے کچھ نہیں نکلے ہیں پھر
اور اس نے ان سے دریافت کیا۔ کہ اس
سفر میں وہ کیسے رہے اور ان پر کیا گزرا
[illegible] کہ اس بار جہاز
کو صحیح و سالم [illegible]
ہوئی۔ یہاں خبر ملی کہ [illegible] کا جہاز
لوٹوں کے بندرگاہ سے روانہ ہوا
ہے۔ اور تمہارا [illegible] دور سے ہماری
طرف چلا آ رہا ہے اس سے ہم
مجبور ہو گئے۔ کہ جہاں تک جلدی
ممکن ہو۔ اس جگہ سے روانہ ہوں
لیکن تمہارے نہ ہونے سے سخت
افسوس ہوا۔ کیونکہ اگر تم ہوتے
تو ہمیں جہاز چلانے میں اس قدر
و تکلیف نہ ہوتی اور تمہارے [illegible]
جہازرانی سے ہمیں بہت فائدہ ہوتا
اگر رات نہ آ جاتی تو اس جہاز نے
ہمیں آ پکڑا ہوتا [illegible] ہم

پاس کا رکھا ہے کہ قابل ہو
اور لوگوں کو [illegible] مگر
[illegible]
انتظام ہوا [illegible] جہاز میں
سے فائدہ حاصل ہوا ملاحوں اور
تاجروں کو [illegible] کے ساتھ [illegible]
[illegible] کیا۔ کیونکہ انہوں
نے کہا۔ کہ اگر وہ بھی ان کے ساتھ
ہوتا۔ تو ہم ہر ایک کو [illegible]
[illegible] آ گئے۔ تب اسے
[illegible] کیا۔ اور
اس [illegible] حاصل کرنے سے جو
[illegible] حاصل ہوئے
ذرا [illegible] ظاہر نہ کیا اور جو مال وہ
جہاز [illegible]
[illegible] لایا تھا۔ اس
[illegible] اسی رات وہ [illegible] سوار ہو کر
اور [illegible]
جب وہ [illegible]
[illegible] اس کا
سوداگر تھا گیا۔ اور [illegible] کے پاس
[illegible] پہنچ گئے۔ اور
ہر ایک کا مول پانچ پانچ ہزار [illegible]
لیا۔ [illegible]
ہوا۔ کہ وہ [illegible] کہ یہ
[illegible] کہاں سے ملے سوال
[illegible] لیکن ایسی [illegible] نے

کوئی بھی اس قسم کا سوال کیا گیا کہ کہ سوائے
اس کے اوسنے کم سے کم چار ہزار و ایک کا فائدہ
پہنچایا اسکے دل نے شرہ کو پکو ایک بیٹے جہاز پر
بٹھا گیا اور اسکا ہو ماسٹر د مکہ دیئے تا
کہ وہ علاج نہم نہ پاسکے اور دیگر مایحتاج جو
سفر کے لئے ضروری ہوں لیکے اور کہا
کہ سب دعا مار سامر میں جاکر وہ ایک شخص
نامی لوئس ہنیڈر کی سب سے ایسے زدی میں
میں رہتا ہے ملاقات کرے اور پیر ایک
عورت کی جسکا نام مریڈ پر ہے اور
قسطنطین کے کافی میں رہتی ہے جو کو ملے
جب اوسنے دیکھا کہ آنے کی آمد ہوگیا
تو اسکی بہت تمام ہی اور دشمن نے
کہکر اس کی تسلی کی کہ وہ تمہیں تو ہم ہے اور
اس کا استقبال ہے کہ اسکے دوستوں کو اسنے
[illegible] ادسوتر آ اسکے بیاں دیئے تھے
سمیت علاج کے لئے [illegible] اسکی نگہبانی
میں آکر اس کے ساتھ رہتے اور اسکی دوا
ہوسکا وار [illegible] بہت دن
آگیا جب ڈمر نے اپنی تعلیم و تربیت کے
سبب سے اس گفتگو کو اسکے طرز اور
[illegible] کیا کہ ہوا تو کہ اس کہ گوسلہ سال
کا ہی سے پیدا ہوا [illegible] لی جہاز
پر کام کرنے کی ضرورت رہ گئی آ اس
سے واسطے [illegible] اسکے جہاز کی
تو وہ اس [illegible]
[illegible]

اور ڈیٹر نے اوسے کہا کہ ماہی گیروں میں
آکر اوسے ملے

جولو کو روانہ کر کے وہ اس جہاز سے جس
میں وہ کرتا تھا آخری الوداع کہنے کے لئے
گیا اور ملاحوں کو اس قدر ماہی سے روپیہ
دیئے کہ ہر ایک اوس سے بہت خوش
ہوا اور اسنے دعائیں دینے لگے اور کپتان
جہاز نے یہ کہا کہ تم میں کہاں سکت پایہ
ہو کہ لئے مدد کر لو اکا تو ہم آسا
کو لکھو نگا جہازے جیسا کو روانہ ہوا
جب وہ وہاں آرہا تھا تو ایک چھوٹے سے
جہاز کی طرف میں آرہائیں ہو رہی تھی یہ چھوٹا
سا جہاز ایک انگریز کے حکم سے بنایا گیا تھا
کہ ایک اوس نے سمجھا کہ اہل سوال سے
سے جو کہ رود کے ساحل پر آباد ہیں سب سے
کی واورد وطار سر رود جہاز ہوا سے ہیں اور
حاسا تھا کہ اس قسم کا جہاز اوس کے نام پر
[illegible] اہل سوا اور اس انگریز کے
دستا [illegible] سالس ہزار ایک تھی
ڈنٹر نے اس چھوٹے سے جہاز کی طرف کی اور
پایا کہ وہ کیا او وہ تیرا ان رہیگا اور اسی
کے مالک سے کہا کہ [illegible] ہزار ایک کی
وہ جہاز دیتا ہے [illegible] کوئی [illegible]
[illegible]
[illegible] کہ وہ
[illegible]
[illegible] اور [illegible] وہاں آ [illegible]

سے میں چار مہینوں تک نہیں ہو سکتی تھی اور یہ
اس وقت میں وہ کاریگر اور جہاز جا کر تیار کر سکتا
تھا۔ اس لئے ان کے درمیان سودا ہو گیا۔
ڈسٹرکٹ مالک جہاز کو ایک یہودی کی کوٹھی میں
لے گیا اور یہودی کو اس نے کہا کہ جہاز تیار کر
جس پر وہ واپس آ کر مالک جہاز کو ساتھ
ہے اور ایک کی ہمارے گھر اور اس لئے میں
ہو کر ڈسٹرکٹ نے کہا کہ اگر آپ ایسا کریں تو
میں آپ کو طرح طرح کے کام سکھا دوں لیکن
ڈسٹرکٹ اسکا مطلب سمجھ گیا اور اس نے
انکار کیا اور کہا کہ میں سپاہی اور میں کا
یہ واسطہ نہ کر سکونگا اگر آپ خود [illegible]
لیا تھا تو میں تو ضرور مدد کرونگا۔ کہ [illegible]
[illegible] کی طرف ایک [illegible]
[illegible] میں تھے اور اس
کاریگری سے [illegible]
معلوم ہوا اس کاریگر نے خوشی سے اس کام
کو کر لیا اور کہا کہ کل یہ کام کر دونگا
ڈسٹرکٹ نے اسی وقت ارادہ کیا [illegible]
طور سے کہ وہ میں [illegible] تھا۔ ایک
[illegible] اگلے دن ڈسٹرکٹ [illegible]
[illegible] جہاز کو لیکر روانہ ہوا
لوگوں کی [illegible] امر کو [illegible]
جہاز کا آپ [illegible]
[illegible]
لیکن جب انہوں نے ڈسٹرکٹ کو پہنچایا [illegible]
[illegible] دیکھا اور وہ اس

کا پتا [illegible] کرنے لگے۔ کیونکہ وہ اس
خوف سے جہاز کو جس طرف حرکت کرنا چاہتا
تھا۔ اس طرف حرکت کرا سکتا تھا۔ یعنی
کہ اس کی [illegible] حرکت [illegible] وہ جہاز کو
[illegible] معلوم ہوتا تھا جیسے ڈسٹرکٹ کو [illegible]
ہی امتحان سے معلوم ہو گیا کہ [illegible]
جہاز کی ساخت میں [illegible] رکھے ہیں
جس [illegible] وہ چھوٹا جہاز نظر آتا رہا تھا۔ جس
[illegible] میں [illegible] اور [illegible]
لوگوں کی [illegible] کہ وہ جہاز [illegible]
گفتگو کرنے لگے بعض نے [illegible] کہ وہ [illegible]
کو جائیگا۔ بعض نے کہا۔ کہ [illegible]
بعض نے کہا کہ اگر [illegible]
[illegible]
[illegible] لگے۔ کہ [illegible] کی طرف اس
[illegible]
[illegible] کیونکہ [illegible] جہاں
ڈسٹرکٹ [illegible] جہاں وہ اگلے دن
شام کو جا پہنچا اسکا جہاز [illegible]
[illegible] کے [illegible]
سے اس جگہ آ پہنچا۔ ڈسٹرکٹ نے بڑی ہوشیاری
سے اس ساحل کے [illegible] کو دیکھ
لیا [illegible] تھا [illegible]
[illegible] ایک چھوٹی سی پہاڑی
میں لنگر ڈالا۔ اس جزیرہ میں انسان کا نام
و نشان نہیں تھا۔ اور اس سے معلوم ہوتا
تھا کہ [illegible] وہاں سے [illegible]

کوئی شخص کبھی وہاں نہیں آیا اور اس کا
مرا نہیں کہ وہ اوسے چھوڑ گیا تھا۔ جوں
کا توں پڑا ہوا ہے اگلے دن علی الصباح
وہ اس مرا ہے کو وہاں سے لانے لگ گیا
اور بستر اسے ڈھیلے کے اوس میں سب
مرا ہے کو اپنے بوسیدہ صندوق کے تو
میں نہایت عمدگی سے رکھ لیا۔

ایک ہفتہ گذر گیا ڈیشنر نے اسے جبار
کو جزیرے کے چاروں طرف گھمایا اور اس
سے ایسے طور سے اوس جبار کا امتحان کیا
کہ جیسے کوئی سوار اس گھوڑے کا امتحان
کرتا ہے جسے وہ خریدنے لگتا ہے یہاں
تک کہ تھوڑی دیر کے بعد اسے اوس کی
شناسائی اوصاف کا پتہ لگ گیا شکستہ وصفا
کی ڈیشنر نے امداد کی کوشش کی اور ہر
طرح کی اصلاح کی ۔

اوس جزیرے میں اوسے آٹھواں
دن تھا کہ اوس نے ایک چھوٹے جہاز کو
نہایت تیز جاتا ہوا اپنی طرف آتے دیکھا
جب وہ سر دیکھنے آیا تو اوس نے پہچانا
کہ یہ وہ جہاز ہے جو ہوکو اوس نے
لے کر کے دیا تھا اوس نے ذرا نشان
دیا جبکہ اوسے ہوا سب ملا۔ اور دو گھنٹے
کے بعد اس جہاز نے اس کے پاس لنگر
ڈالا ہوکو جو کوئی مردہ ستی ہنر یہاں لایا
تھا وہ سمجھا ڈیشنر مر گیا تھا اور رشتہ
سا کوئی پتہ نہیں لگتا تھا ڈیشنر نے اس

مگر کو نہایت اطمینان سے سمجھا اور کہتا
پڑھا کر اوس نے کہا کوئی اوس کے پاس
نہ آوے۔ اس کے بعد دو گھنٹے میں وہ
واپس آیا ہوکو جو کے جہاز سے دس آدمی
اس کی امداد کے لیے آئے اور اس نے
اوسی حکم دیا کہ جہاز کا رخ ناپسند
کی طرف کیا جائے۔ اپنے واسکی دوا
کا حال سمجھی کا تو اسے کسی کو یقین
تھا لیکن ڈیشنر کی طبیعت کی نسبت
اوسے کچھ سمجھ میں نہیں آتا تھا

اور ایسا راز تھا جو کہ ڈیشنر اسے
گیا ہے کہ اس کو پوری پوری ہدایت نہیں
دے سکا تھا۔ علاوہ اس بعض اور
ایسی باتیں تھیں کہ جن کی نسبت اسے
تیقن وہ نقش ولایت کا بہت آرزو
مند تھا۔ اور وہ باتیں ایسی تھیں کہ
سوائے اسکے کہ وہ خود اونکا سر ٹوٹے
اور کسی سے وہ اچھا وہ ہونا کر سکتا تھا جس
بات کا تو اسے یقین ہو گیا تھا کہ کیا آن
میں اوسے کسی سے پوچھا نہیں۔ اس لیے
جو کچھ اس راستے وہ مناسب سمجھ سکتا
تھا۔ اس لیے ایک دن جبکہ صبح کے وقت
آسمان بالکل صاف تھا۔ وہ جزائر سے
بار سیلز میں پہنچا۔ اور اس قابل بادشاہ
لنگر کے مقابل جہاں سے وہ تھوڑا اوسے
کی طرف جہاز پر سوار کیا جا کر تھا ناگہا
تھا لنگر ڈالا سے جو ڈیشنر اوس شہر

کی آمد کو جس کے ساتھ بہت آدمی آرہے
تھے اور جو اسی لئے آرہا تھا کہ شیر
اپنے کے ان جہاز کو کپتان سے
گفتگو کرنے کی اجازت تھی۔ اس نے
پاس دیکھے۔ ڈیشر نے اوسے انگریزی
پاس جو نگہبان تھے اوس نے دیکھا تھا
دیکھا یا۔ چنانچہ اوسے بڑی جلدی اس
بات سے اطلاع ہوگئی۔ کہ اوس کے
جہاز سے آدمیوں کی نسبت کوئی روپاؤ
نہیں ہے جہاز سے اترنے کے بعد
دونوں نظارہ جنگل طرف ڈیشر متوجہ
ہوا۔ یہ تھا۔ کہ اوس نے ایک ملاح
کو جو خوش قسمت جہاز پر اوس وقت جب
وہ کپتان بننے والا تھا نوکر تھا دیکھا
اپڑ لیڈا سے دیکھکر جب نے ان کے
نیچے اوس جہاز پر نوکری کی تھی خوش
ہوا۔ راستے سے اوسی کی طرح دوستی
میں اس نے سر فی الفور کر دیا تھا کہ
وہ اوسے بالکل پہچان نہیں سکتا تھا
سیدھا اسکی طرف جاکر اوس نے متفرق
باتوں کی نسبت اس سے سوال کیا
اور ہر ایک کا وہ جواب دیتا گیا اس
کے چہرے کی طرف اوس نے خوب تاڑ
لگا رکھی تھی۔ لیکن اس کے ساتھ اتنی
دیر تک گفتگو کرنے سے اوسے معلوم
ہوا۔ کہ وہ آدمی ذرہ بھی اوسے پہچان
نہیں سکا۔ اس شخص کو بہت خوش

اعلی ہی سے باتیں کرتے دیکھکر اوس
سے کچھ ادنی کے ہاتھ میں دیا اور
آگے بڑھا۔ مگر ان کے کہ وہ بہت
قدم گیا اوس آدمی نے شبہ اوچی
آواز سے پکار کر اوسے ٹھیرنے کے
لئے کہا اور بیان کیا صاحب میں
آپ سے معافی مانگتا ہوں۔ مجھے خیال
ہوتا ہے۔ کہ ایسی غلطی ہوگئی۔ تم
نے یہ دو فرانک دینا چاہتے تھے۔ مگر
تم نے ڈبل نپولین دے دئے۔

ڈیشر نے کہا۔ میرے دوست
میں تمہارا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں
دیکھتا ہوں کہ جیسے تم کہتے ہو۔ میں نے
بہت چھوٹی غلطی کی لیکن تمہاری
دیانتداری کو دیکھکر میں یہاں ایک
اور ڈبل نپولین (سکہ) دیتا ہوں۔
تاکہ تم میرا جام صحت پیو اور اپنے
دوستوں کو بھی اپنے ساتھ شامل
کرسکو۔ یہ دیکھکر وہ ملاح استقدر متعجب
ہوا۔ کہ مارے خوشی کے شکریہ ادا
کرنے کی اوسمیں تاب نہ رہی۔ اور
جب ڈیشر چلا گیا۔ تو نہایت حیران
ہوکر دیکھتا رہا آخر جب ڈیشر
بالکل غائب ہوگیا اوس نے ٹھنڈی
سانس بھری اور ہر ایک سوالے کی
اطلاع کرکے وہ کہتا ہوا بندرگاہ کی
طرف گیا۔ ایسا ہرا کچھ ساتھ نہیں ہوا۔

کہ کسی جگہ کا وہ کوئی تو اب سے
دور کون آدمی ہے جو یوں اپنا
روپیہ پھینکتا پھرتا ہے۔ دراصل
اوس نے مجھے اپنا حاصل
کرنے کے پیچھے لگنے کیا
ہے۔ میں اپنے دل دہلانے
سے اس کا حاصل کرنے
پہنچوں گا

اس اثنا میں ڈینٹن
چلتا رہا۔ جو قدم وہ
آگے رکھتا تھا اس
سے اوس کے دل
میں خوشی پیدا ہوتا
تھا۔ دو اون جگہوں کو
جہاں اپنے ایام طفولیت
میں وہ یاد کرتا تھا۔ کوئی
در خوب اور کوئی کوچہ
ایسا نہیں تھا۔ کہ جس کی
نسبت اوسے اپنے بچپن
کی باتیں یاد نہیں آتی تھیں
اسی طور سے چلتے چلتے وہ
اسی جگہ پہنچا۔ جہاں آوڈو کا
تولہر کا آخری سرا تھا۔
جہاں سے ایلیس ڈیل مین
کا نظارہ بخوبی اوسے دکھائی
دیتا تھا۔ اس جگہ سے وہ
آگے پہنچا۔ اسی کے دل اور

اسی میں قدر خوشی پیدا ہونے
لگی کہ گویا اوس کا دل
شگفتہ کو نیا ہوا۔ اوس
کی نگاہیں ڈکنڈ اٹھ لگیں
ڈینیل کا مکان اوس کی نظر
کے سامنے آگیا۔ وہ راگر
وہ ایک درخت سے سہارا
نہ لگاتا۔ تو وہ مغرور ہو کر
گر جاتا اور ان گوشوں کے
سبب آکر وہ ہمیشہ اس
جگہ گذرتی رہی نہیں گرنا
جاتا مگر ہوشی نہیں آکر
اوس نے سینہ اپنی بتیاں
سے دوبارہ اور پھر
ادس دروازہ پر جاکر
دم لیا جہاں اوس کا باپ
رہا کرتا تھا

اسی گھر کی اوپری منزل
کے دو کمروں
میں اسی کے باپ نے
کئی سال ہوئے تھے ان
میں سے ایک میں رہتا
تھا ایک درخت سے سہارا
لگا کر وہ اسی جگہ کی
طرف جہاں اوس کا باپ
ہر صبح ان دولوں کو پانی
دیا کرتا تھا۔ دیکھتا رہا اور

اس کا بڑا لڑکا ٹریج اور
افسوس سے کہا لیکن
پھر اس نے خیال کیا کہ
میں عبث رنج و افسوس
کیوں کر رہا ہوں - مجھے
وہ کام کرنا چاہیئے - جس
کام کے لیے میں آیا ہوں
چنانچہ اس نے سانس کو
جو اس کے منہ سے نکلنے
لگے تھے - ضبط کر کے وہ
دروازے کی طرف بڑھا
اور دریافت کرنے لگا
کہ آیا کوئی کمرہ خالی کرایہ
پر مل سکتا ہے - یا نہیں - گو
اس سے انکار کیا گیا - لیکن
ایسی صورت بنا کر اور
اس قدر منت و سماجت سے
اس نے مالک مکان
سے درخواست کی - کہ
بالاخر بے بسی سے داری منزل
کو اس نے دیکھ کر بجلی منزل
کرایہ کے لئے اس کو کوئی چارہ
نہ ہوا - چنانچہ مالک اوپر
گیا - اور اس نے اسے میاں
بیوی سے جو وہاں فروکش
تھے - اجازت مانگی - اور کہا
ایک شریف آدمی ہے - جو
اس جگہ کو دیکھنا چاہتا ہے
اس غریب بیمار نے مکان میں جو
ڈیڑھ سال رہا - غصہ ابستہ سا
انتہائی نظارہ گاہ تھا - ایک
نوجوان میاں بیوی جن کی
شادی ہوئی ایک ہفتہ ہوا
تھا رہا کرتے تھے - جب جب
سے اس کی آنکھوں میں
وہ سماں جس کی خاطر اٹھانے
کے لیے وہ گویا پیدا نہیں ہوا
اس کے دل میں محبت کا ایک
پیدا ہوئی - اپنا دو بچوں سے
کرے میں جہاں اس کا
باپ رہا کرتا تھا - کوئی
چیز بھی اس کے دست
کی پہنچ میں نہ تھی کہ اس کا خط تک
نہیں تھا - اور وہ اسی سبب
جو ہنر کے دست سے اپنی
جگہ کو آراستہ کئے بیٹھے
تھا - اس سے کچھ بھی باقی
نہیں تھا - حال کے زینت والو
کا پلنگ - وہی ہی طور سے
لگا ہوا تھا - جیسے کہ اس مکان
کا پہلا زینہ ڈالا لگایا کرتا
تھا چنانچہ جب بیمار کے
ایک منٹ نے اس جگہ
کی طرف دیکھا - جہاں اس

اس کے باپ نے وفات پائی
تھی۔ تو اسے اختیار
اس کی آنکھوں میں آنسو
بھر آئے۔ اس حال میں ہوئی
نہ آج سے اس کی حالت
دیکھی۔ اور جب وہ شہزادہ
وارث اشک اپنی آنکھوں
سے گرا چکا تو وہ شہزادہ
حیران ہو گئے۔ چونکہ اس
کا [illegible] کرنا برا دل سے
تھا۔ اس لئے وہ اس کی
بات کو کوئی سوال نہ کر سکے
اور نہ ہوا کہ اس جگہ سے
باہر چلے گئے تا کہ وہ تنہا
رہ کر اپنے دل کا غبار نکال
لیوے۔ جب وہ اس جگہ
سے جہاں اپنے چچا سے
ہو کر گئے اور اس قدر تکلیف
شدہ ہو چکی تھی۔ باہر چلا آیا
تو وہ بحال ہو چکی اور اس
کے آنسو اتر گئے۔ اور یہ اتفاق
ہوا ہو گئی کہ جب اس کی مرضی
ہو۔ تب آویں۔ اور اسے
اطمینان سے کہا۔ کہ جب ہم
آ گئے ہمارا گھر خانہ تمہارا
لئے حاضر ہے۔ جب [illegible] تشریف
اور [illegible] قسم کے [illegible] دروازہ دل سے

جو کچھ درستی پر گذرا تو
وہ بادشاہ دریافت کرنے
کے لئے کہ آیا کہیں دوستوں [illegible]
وہاں رہتا ہے کہ نہیں۔ شکار
[illegible] سے یہ خبر ملی۔ کہ وہ شخص
مصائب میں مبتلا ہوا اور
اسباب اس کا۔ سرائے کا جو اس
راستہ سے ہے ہم [illegible]
[illegible] کو دیا ہے ایک
[illegible]

جس اس شخص کا یہ اوپر
ذکر جس کے قبضہ میں وہ
مکان ہوتا۔ [illegible]
ساکن میں واقع تھا۔ وہ
وہاں گیا۔ اور [illegible]
کے نام سے جو وہی نام
تھا۔ جو اس کے پاس میں
مرقوم تھا [illegible] ہزار
فرینک پر اس نے وہ
چھوٹا مکان خرید لیا کم
سے کم دس ہزار فرینک
اس مکان کی حیثیت تھی
اس نے زیادہ دیئے۔
لیکن اگر اس کا مالک وہی
شخص نہ ہوتا [illegible]
تو وہ [illegible] میں کبھی صرف
نہ کرتا اور [illegible] دن شام

تکیہ وغیرہ ڈال کے سوتا
تھے جو اُس کی طرف سے
آپس میں نام [illegible] تھے وہ
کرتا تھا اُس مسلمان کی
کی وہ اپنے مکان سے باہر جا
کر [illegible] کے ساتھ باہر پہنچ
گئے - اطلاع دی کہ اُس
کمرے کو خالی کر دو -
اور اُس کمرے سے وہ
اُس میں ۱۸ لاکھ روپیہ ہے
اور گھر چاہیں لے لیں -
ایسے ہی واقعہ [illegible]
[illegible] کے سب اخبار میں [illegible]
[illegible] الگ [illegible]
[illegible] اور
[illegible] کی [illegible]
[illegible]
لیکن اُن کی [illegible]
ہی [illegible] نہیں تھی - [illegible]
سے [illegible] رکھتی ہو
لیکن اُن کا [illegible] اُس
[illegible] ۱۹۴۷ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

وہ ہر ایک کمرے میں [illegible]
اُس میں سے آتی [illegible]
[illegible] کیا [illegible]
[illegible]
[illegible] کا [illegible] ہوا تھا -
لیکن اگلے دن [illegible]
اُس میں سے [illegible]
کیا - [illegible] اُس میں [illegible]
ایک [illegible]
[illegible]
والی کرسی [illegible]
[illegible] دی - اور [illegible]
[illegible] اور
[illegible]
[illegible] ایسی [illegible] کو [illegible]
اور اُس کا [illegible]
اور کہا - لیکن [illegible] وہ
[illegible] مکان [illegible]
تو اُس میں [illegible]
ایک [illegible] کو [illegible] - اور
[illegible]
[illegible]
آگئیں [illegible]
[illegible]
[illegible] کہا ؟